

# تصرفات، کشف و کرامات

رحمۃ اللہ علیہ  
نقشبندی

حضرت  
فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقی پوری مجددی



مصنف

مؤلف  
میرزا نذیر احمد شرقی پوری

اسٹنٹ رجسٹرار جامعہ پنجاب، لاہور

297.692  
ج 58 ن  
124917

ناشر: بزم جمیل سمن آباد، لاہور موبائل نمبر: 0300-4355778



222007  
DATA ENTERED

# تصرفات، کشف و کرامات

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

چلے تو راہِ طریقت کا شاہسوار لگے  
رُکے تو ”شیرِ ربانی“ کا شاہکار لگے

مصنف: ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

ریٹائرڈ: اسٹنٹ رجسٹرار جامعہ پنجاب، لاہور

ناشر: بزمِ جمیل سمن آباد، لاہور

موبائل نمبر 0300-4355778

2970 1912

(5) 587

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱۲۳۹۱۷

حقوق اشاعت محفوظ بحق مصنف و اولاد

بفیضانِ نظر : فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقی پوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

نام کتاب : تصرفات، کشف و کرامات

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقی پوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

مصنف : ڈاکٹر نذیر احمد شرقی پوری نقشبندی مجددی

کمپوزنگ : محمد اویس ندیم بھٹی

بار اول : ذوالحجہ 1435ھ بمطابق اکتوبر 2014ء

تعداد : 500

صفحات : 128

قیمت : 120 روپے

پریس : سیف اصغر پرنٹرز، عمر پارک نزد منشی ہسپتال، بند روڈ، لاہور

بک بائینڈر : محمد صدیق، عمر پارک نزد منشی ہسپتال، بند روڈ، لاہور

ملنے کا پتہ : ڈاکٹر نذیر احمد شرقی پوری، محمد اویس ندیم بھٹی، 7 رسول پارک، شمع روڈ، لاہور

(موبائل نمبر 4355778-0300)

صفحہ	نمبر شمار مضمون	صفحہ	نمبر شمار مضمون
29	دل کی کیفیت معلوم کرنا	30	5
32	دل کی بات جاننا	31	6
33	مسئلہ حل کرنا	32	7
34	دلی خواہش پوری ہونا	33	8
35	نماز تہجد کی تلقین	34	9
36	سر کا بوجھ ختم کرنا	35	
37	بیٹیوں کا رشتہ ہونا	36	
38	صبر کا پھل بیٹھا	37	9
38	بیعت ہونا	38	9
39	پنچر کا صفایا	39	10
40	حالات سے آگاہی	40	10
41	چارہ کا ثنا	41	11
42	بیماری سے شفاء	42	12
43	بیعت ہونا	43	13
43	بیعت ہونے کا سبب	44	14
44	پلاٹ کی فرد ملنا	45	14
45	دلی مراد پوری ہونا	46	16
46	ٹرین کا ڈبہ نہ ملنا	47	17
47	مکان کی تعمیر کرنے میں غیبی مدد	48	18
49	دنیا کی ریلین خواہشات ختم	49	18
50	مکان کا قبضہ واپس ملنا	50	21
53	ستمبر کے بدھ کا شدت سے انتظار	51	21
54	راز معلوم کرنا	52	22
55	ڈپنسری کا قیام	53	22
56	گم شدہ رقم کا ملنا	54	25
57	گمشدہ لڑکا ملنا	55	26
58	علمی الجھن دور کرنا	56	26
59	خواب میں مرید کرنا	57	26
61	اول پوزیشن ملنا	58	27
61	ڈوبی ہوئی رقم ملنا	59	28
62	سدرۃ المنتہیٰ کی سیر	60	29
			1
			2
			3
			4
			5
			6
			7
			8
			9
			10
			11
			12
			13
			14
			15
			16
			17
			18
			19
			20
			21
			22
			23
			24
			25
			26
			27
			28
			29

نمبر شمار مضمون	صفحہ	نمبر شمار مضمون	صفحہ
61	الکاش کا پروفیسر بنانا	89	62
62	جن سے ملاقات کروانا	90	63
63	خواب میں داتا علی ہجویری کی اور پھر میاں صاحب کی بیعت	91	73
64	نماز جمعہ پر پہنچنا	92	75
65	خواب میں زیارت پھر ملاقات	93	76
66	خواب میں زیارت اور پھر بیعت	94	77
67	مسئلہ خل فرمانا	95	78
68	کھانے میں برکت	96	79
69	بیماری سے نجات	97	80
70	100 روپے میں برکت	98	81
71	امامت کا منصب ملنا	99	82
72	موٹر سائیکل کا ملنا	100	82
73	خراب موٹر سائیکل چلتی رہی	101	83
74	مرید کی پریشانی سے آگاہ ہونا اور مشکل کشائی فرمانا	102	84
75	مزدوروں کی پریشانی سے آگاہی	103	85
76	ڈاکہ سے بچالیا	104	87
77	خواب میں آنا اور تلقین کرنا	105	88
78	ایک کپ چائے	106	88
79	خواب میں آنا اور بیماری کا علاج فرمانا	107	89
80	گلٹی سے شفا ملنا	108	90
81	کھانے میں برکت	109	90
82	پسند کا کھانا ملنا	110	91
83	دانت درد سے نجات	111	95
84	چوری شدہ بیل کا ملنا	112	96
85	ویزا میں توسیع	113	97
86	کروڑ پتی ہونا	114	98
87	قیمتی کار کا ملنا	115	99
88	ٹیلیویشن ٹوٹنے کی خبر	116	100
		117	100

## اظہارِ تشکر

ناچیز کی کتاب تصرفات، کشف و کرامات، پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ قارئین کی خدمت میں پہنچ چکی ہے۔ خاکسار اس سلسلے میں مندرجہ ذیل حضرات کا شکر گزار ہے جنہوں نے میری علمی معاونت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر سے نوازے اور دین و دنیا میں کامرانیاں عطا فرمائے۔ آمین!

..... محمد منشاء تائبش قصوری چشتی سیالوی

..... سید جمیل احمد رضوی

..... محمد یسین قصوری شرقپوری

..... قدر آفاقی ایم۔ اے (صدر رتی ایوارڈ یافتہ)

..... قاضی محمد نور اللہ شرقپوری

..... ماسٹر احمد علی شرقپوری

..... حاجی صوفی اللہ رکھا شرقپوری

..... سعید احمد صدیقی

..... محمد رفیق شاہد شرقپوری

ناچیز محمد منشاء تائبش قصوری صاحب اور سید جمیل احمد رضوی صاحب کا علمی و

تحریری مشاورت پر خصوصی طور پر ممنون و مشکور ہے۔

احقر: ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

# انتساب

پیر طریقت، رہبر شریعت، فخر المشائخ

## حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری

نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ)

کے نام جن کی نظر فیض نے بندہ کو تحریر کے میدان میں متعارف

کرایا اور والدین مرحومین کے نام خصوصاً بالخصوص والدہ محرومہ

مغفورہ کے نام جن کی پرورش اور دعاؤں کی طفیل اللہ تعالیٰ نے مجھے

یہ مقام عطا فرمایا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت

الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین!

احقر: ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری



## حمدِ باری تعالیٰ عزوجل

بنائے اپنی حکمت سے زمین و آسماں تو نے  
 دکھائے اپنی قدرت کے ہمیں کیا کیا نشاں تو نے  
 نہیں موقوفِ خلاقِ تری اس ایک دنیا پر  
 کیے ہیں ایسے ایسے سینکڑوں پیدا جہاں تو نے  
 دلوں کو معرفت کے نور سے تو نے کیا روشن  
 دکھایا بے نشاں ہو کر ہمیں اپنا نشاں تو نے  
 محمد مصطفیٰ کی رحمۃ للعالمین سے  
 بڑھائی یارب اپنے لطف اور احساں کی شاں تو نے  
 دیا اپنے کرم سے ریزہ مور ناتواں کو بھی  
 لگائے گر سلیمان کے لیے نعمت کے خواں تو نے  
 مے لَ تَقْنَطُوا کے نشے میں سرشار رہتا ہوں  
 یہ مستوں کو بخشی ہے حیات جاوداں تو نے

(مولانا ظفر علی خان)

## نعت شریف ﷺ

سارے نبیوں کے عہدے بڑے ہیں  
 لیکن آقا کا منصب جدا ہے  
 وہ امام صفا انبیاء ہیں  
 ان کا رتبہ بڑوں سے بڑا ہے  
 کوئی لفظوں میں کیسے بتا دے  
 ان کے رتبے کی حد ہے تو کیا ہے  
 ہم نے اپنے بڑوں سے سنا ہے  
 صرف اللہ ان سے بڑا ہے  
 وہ جو اک شہر نور الہدیٰ ہے  
 جلوہ گاہوں کا اک سلسلہ ہے  
 جس کی ہر صبح شمس الضحیٰ ہے  
 جس کی ہر شام بدر الدجیٰ ہے  
 نام جنت کا تم نے سنا ہے  
 میں نے اس کا نظارہ کیا ہے  
 میں یہاں سے تمہیں کیا بتا دوں  
 ان کی نگری کی گلیوں میں کیا ہے  
 مستقل ان کی چوکھٹ عطا ہو  
 میرے معبود یہ التجا ہے  
 کوئی پوچھے تو یہ کہہ سکوں میں  
 باب جبریل میرا پتہ ہے

## تصرفات، کشف و کرامات

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

ہر مرید کی خبر گیری:

ماسٹر محمد اشرف شاد شرقپوری بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت میاں جمیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق آپ کی حویلی پر مبارک علی کو قرآن پاک اور دینی کتب پڑھانے جاتا تھا۔ ایک دن آپ فرمانے لگے: ”ماسٹر صاحب اگرچہ میں اتنا بڑا پیر نہیں ہوں لیکن اگر لندن میں بیٹھا ہوں تو مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ پاکستان میں میرے کس مرید کے دروازے کی کنڈی حرکت کر رہی ہے“۔ 1

سرور کائنات، فخر موجودات علیہ افضل الصلوات والتسلیمات کا ارشاد ہے:

إِتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ ط مومن کی فراست سے

ڈرو۔ بیشک وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے 2

بھائی بننا:

محمد عمران ولد محمد رمضان، کوٹ عبدالمالک (شرقپور خورد) کا بیان ہے کہ میں اور محمد رمضان ولد محمد نصر اللہ حضرت میاں جمیل صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی حویلی پر کام کرتے تھے۔ ایک دن ہم دونوں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ نے مجھ (محمد عمران ولد محمد رمضان) سے کہا کہ کیا تم دونوں بھائی ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تم بھائی بن جاؤ گے“۔ اس کے بعد میری محمد رمضان ولد محمد نصر اللہ کی بہن سے شادی ہو گئی اور ہم بھائی بن گئے۔ 2 (ایضاً صفحہ 24)

امام ربانی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے شیخ سید علی خواص علیہ الرحمۃ کو ارشاد فرماتے سنا: ہمارے نزدیک مردِ کامل اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے مرید کی حرکاتِ نسبی کو روزِ میثاق سے لے کر اُس کی جنت یا دوزخ میں داخل ہونے تک نہ جان لے۔ 3

### سیلاب کا رکنا:

محمد عمران ولد محمد رمضان، کوٹ عبدالمالک، شرقپور خورد کا بیان ہے کہ اگست 2013ء میں سیلاب کا پانی حضور میاں جمیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بھینسوں کی حویلی کے قریب آ گیا۔ جانوروں کو دربار حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ والی حویلی میں منتقل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ حضرت میاں جمیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ حویلی پر گئے آپ کو بتایا گیا کہ جانوروں کو دربار شریف والی حویلی میں لے جانے کا پرگرام ہے۔ آپ نے فرمایا: ”پانی اس سے آگے نہیں آئے گا۔ بابا خواجہ خضر مدد فرمائیں گے“۔ اور ویسا ہی ہوا۔ اس کے بعد پانی اترنا شروع ہو گیا۔ 4

حضرت عزیزان علیہ الرحمہ نے فرمایا: ”اس گروہ اولیاء اللہ کی نظر میں تمام زمین دسترخوان کی مانند ہے اور ہم کہتے ہیں کہ ناخن کی مثل ہے۔ ان اولیاء کرام کی نظر سے کوئی چیز غائب نہیں ہے“۔ 5

### ٹکٹ بک ہونا:

محمد انور سکندھ نوری پور نزد شرقپور شریف کا بیان ہے کہ وہ ابو ظہبی میں کام کرتا تھا۔ جب وہ پاکستان آیا اور شرقپور شریف میں حاضری کے لیے گیا۔ حضرت میاں

جمیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب وہ زمین پر بیٹھنے لگا تو آپ نے اُسے اپنے ساتھ چارپائی پر بٹھالیا۔ اس نے آپ سے درخواست کی کہ اگر آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہے تو وہ لا دیتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک الیکٹریک لائٹ لانے کا کہا۔ اس نے عرض کیا کہ ابو ظہبی جا کر کسی آدمی کے ہاتھ بھیج دوں گا ورنہ جب دوبارہ پاکستان آیا تو پیش کر دوں گا۔ جب وہ دوبارہ ابو ظہبی جا رہا تھا تو راستے میں اُسے ایک جزیرے پر ٹھہرنا پڑا۔ وہاں وہ ٹکٹ خریدنے کے لیے ایئر پورٹ گیا تو کاغذات چیک کرنے والا آدمی کہنے لگا کہ آپ کے کاغذات غلط ہیں۔ وہ واپس آ گیا۔ اُس نے کاغذ ایک گورے (انگریز) کو چیک کروائے تو وہ کہنے لگا کہ یہ کاغذات درست ہیں۔ صبح چلے جانا۔ رات کو خواب میں حضور میاں جمیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی۔ آپ فرمانے لگے۔ تم نے ٹکٹ کیوں نہیں خریدا؟ اُس نے عرض کی کہ حضور وہ کہتے ہیں کہ تمہارے کاغذات غلط ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کاغذ غلط نہیں ہیں“۔ صبح جانا۔ تمہاری ٹکٹ بک کر ادی ہے۔ جب وہ صبح گیا تو جس آدمی کو پہلے کاغذات چیک کرائے تھے۔ اس کو دوبارہ چیک کروائے تو وہ اُس کی طرف دیکھ کر کہنے لگا جاؤ تمہارے کاغذات درست ہیں۔ 6

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ عارفین کا ملین پر ہر چیز روشن اور ظاہر ہو جاتی ہے۔ امورِ غائبہ بھی منکشف ہو جاتے ہیں۔ 7

ڈاکوؤں سے حفاظت:

وحید احمد سکھ لاہور آپ کے ڈرائیور کا بیان ہے: ”کہ ایک دفعہ حضرت

میاں جمیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے شرقپور شریف بلایا۔ میں نے خیال

کیا کہ دریا کے راستے ہی جاتا ہوں۔ جلدی چلا جاؤں گا۔ جب میں دریا عبور کر کے دوسری طرف آیا تو وہاں آدمی کھڑے تھے۔ وہ کہنے لگے تمہیں کسی نے نہیں روکا؟ ہم تو ابھی ادھر سے آئے ہیں اور ڈاکوؤں نے ہم سے سب کچھ چھین لیا ہے۔ میں نے کہا نہیں، ادھر تو کوئی آدمی نہیں تھا۔“ 8

اولیاء اللہ کو لوگوں کے دلوں کے حالات اور آئندہ وقوع پذیر ہونے والے واقعات کا علم ہوتا ہے۔ 9

خواب میں مرید کرنا:

شمس چراغ ولد منظور حسین اڈاکھدیروالا تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد آف اقبال نگر بستی 203 بیان کرتے ہیں: ”میرے والد صاحب پانچ وقت کے نمازی اور تہجد گزار تھے۔ وہ کہتے تھے کہ میں اُس کا مرید ہوں گا جو سنت نبوی کا پابند ہوگا۔ 13 سال تک اسی طرح سلسلہ چلتا رہا۔ ایک رات تہجد کے وقت حضرت میاں جمیل احمد شرپوری رحمۃ اللہ علیہ میرے والد صاحب کو بازوؤں سے پکڑ کر اٹھایا اور فرمانے لگے کہ شرپور شریف آ کر بیعت ہو جاؤ۔ میں شرپور شریف کا راستہ نہیں جانتا تھا۔ صبح ہوئی تو ہماری مسجد کے امام صاحب میرے والد سے کہنے لگے کہ گاڑی تیار ہے۔ آج ہمارے ساتھ شرپور شریف چلو۔ میرے والد صاحب امام صاحب کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر شرپور شریف آ گئے اور یہاں آ کر میاں جمیل احمد شرپوری رحمۃ اللہ علیہ کے بیعت ہو گئے۔ 10

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ”اطلاع برلوح محفوظ مطالعہ

و دیدن نقوش نیز از بعض اولیاء اللہ بتواتر منقول ست۔ 11

اغوا کاروں سے چھڑوانا:

شمس چراغ ولد منظور حسین اڈاکھدیروالا تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد آف اقبال نگر بستی 203 کا بیان ہے: ”الیکشن 2013ء کی کمپین (مہم) کے دوران میں مجھے اغوا کر لیا گیا اور میرے گھر والوں سے رقم طلب کی گئی۔ میں نے ان سے کہا میرے گھر والوں کے پاس رقم نہیں ہے۔ اس لیے وہ آپ کو کچھ نہیں دیں گے۔“ رات کو مجھے حضرت میاں جمیل احمد شرقی پوری رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی۔ آپ مجھے فرمانے لگے کہ گھبرانا نہیں ہم تمہیں چھڑوا لیں گے۔ اگلے روز اغوا کاروں نے مجھے کہا: ”عمران کا جلسہ ہے۔ آپ ہمارے ساتھ چلیں۔“ پچیس تیس آدمی ٹرالی پر بیٹھے اور مجھے بھی ساتھ بٹھالیا۔ جب جلسہ گاہ پہنچے تو مجھے کسی نے پکڑا اور نیچے اتار لیا۔ وہ آدمی مجھے ڈھونڈتے رہے۔ لیکن میں اُن کو نہ ملا۔ سحری کے وقت خواب میں مجھے آپ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے مجھے بتایا کہ تم نے اس طرف کو جانا ہے۔ میں صبح کو اس راستے کی طرف چل پڑا۔ جدھر آپ نے اشارہ کیا تھا۔ مجھے ایک وین (van) نظر آئی۔ اس کو روکا۔ کنڈیکٹر کو بتایا کہ میرے پاس کچھ نہیں اور مجھے شرقی پور شریف جانا ہے۔ اس نے مجھے وین پر بٹھالیا اور شرقی پور شریف پہنچ کر مجھے وین (van) سے اتار دیا۔ 12

دیوبندی حضرات کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی اولیاء اللہ کے ان کمالات اور اوصاف کا مالک ہونے کی تائید کرتے ہوئے رقمطراز ہیں: ”یہ حالت انبیاء و اولیاء کا ملین کی ہوتی ہے کہ وہ اخلاقِ الہیہ میں سے ایک خلق (وصف اور کمال) یہ بھی ہے کہ دوسروں کو نفع پہنچانا اور نفع عام ہے۔ ظاہری بھی اور باطنی بھی۔“

## جادو کا اثر زائل کرنا:

شمس چراغ ولد منظور حسین اڈاکھدیروالا تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد آف اقبال نگر بستی 203 بیان کرتے ہیں: ”مجھے کسی نے کچھ کر دیا اور میں بیمار ہو گیا۔ میں کسی سے کچھ بات نہیں کرتا تھا۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ آپ نے فرمایا: ”اپنے گھر میں فلاں جگہ سے ساڑھے پانچ فٹ کھدائی کرو“۔ میں نے گھر والوں سے کھدائی کے لیے کہا۔ انہوں نے کہا کہ تم پاگل ہو گئے ہو؟ میں نے پھر گھر والوں سے کہا: ”حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ایسا کرنے کو کہا ہے“۔ تب ساڑھے پانچ فٹ کھدائی کی گئی تو نیچے سے سرنج نکلی جس میں بال، Blade (بلیڈ) کے ٹکڑے وغیرہ تھے۔ جب ہم نے اسے پکڑنے کی کوشش کی تو ہاتھ چلتے تھے۔ ہم نے وہ دریا میں پھینک دی۔ اس کے بعد میں تندرست ہو گیا۔ پھر جب میں آپ کے پاس حاضر ہوا تو آپ مسکرا پڑے۔“ 13

إِنَّ أَوْلِيَاءِي تَحْتَ قَبَائِي لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِي - بے شک میرے  
ولی میری قبا کے نیچے ہیں۔ جنہیں میرے سوا کوئی نہیں جانتا۔ 14

## غلط فہمی دور ہونا:

جب راقم الحروف (ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری) نے حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت کی تو اس بات کی پریشانی لاحق ہو گئی کہ آپ مریدوں کا نام لے کر بلا تے ہیں۔ میرا آپ نے کبھی نام نہیں لیا۔ اس زمانے میں آپ جامع مسجد شیر ربانی، مدینہ چوک، سن پورہ، لاہور



میں جمعہ کی نماز پڑھاتے تھے۔ محفلیں ہوتی تھیں۔ لنگر کھلایا جاتا تھا۔

جناب خادم صاحب جو میرے دفتر کے ساتھی اور پیر بھائی ہیں۔ کھانے کے برتنوں کو صاف کر کے بہت خوشی محسوس کرتے تھے۔ میری خوش قسمتی کہ میں بھی ان کے ساتھ برتن صاف کرنے میں شامل ہونے لگا اور روتا رہتا تھا کہ میں تو کسی کھاتہ میں نہیں ہوں۔ حضرت صاحب مجھے پہچانتے ہی نہیں جبکہ خادم بھائی کو نام لے کر بلاتے ہیں۔ خادم بھائی مجھے تسلی دیتے تھے کہ فکر نہ کریں آپ تجھے پہچانتے ہیں۔ وہ وقت جلد آئے گا جب آپ تم کو نام لے کر بلائیں گے۔

قدرت کے کرشمے بڑے عجیب ہوتے ہیں جو انسانی عقل میں نہیں آسکتے۔ جب قدرت مہربانی ہوتی ہے تو ہر بات کا غیب سے انتظام فرما دیتی ہے۔ جناب محمد اسحاق جو کہ بڑے خداترس، نرم مزاج، انسان دوست اور اولیاء اللہ کے عقیدت مند تھے (میرے دفتر کے ڈپٹی کنٹرولر امتحانات تھے) نے مجھ سے حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی خواہش ظاہر کی۔ ہم دونوں نے جمعہ کے روز حضرت صاحب قبلہ کی خدمت میں حاضر ہونے کا پروگرام بنایا اور جمعہ کے روز حاضری کے لیے شرقپور شریف کی طرف روانہ ہو گئے۔ اس وقت آپ شہر والی بیٹھک میں سالکین کو ملتے تھے۔ آپ کو علم ہو گیا تھا کہ ہم آپ کو ملنے کے لیے آرہے ہیں۔ آپ نے جامع مسجد ”شیر ربانی سن پورہ، لاہور“ میں جمعہ کی نماز پڑھانی تھی اور آپ کو تاخیر ہو رہی تھی۔ اس کے باوجود آپ ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ جب ہم پہنچے تو بہت دیر ہو چکی تھی۔ لنگر پیش کیا گیا۔ لنگر کھایا اور آپ نے جناب محمد اسحاق ڈپٹی کنٹرولر صاحب کا نام پوچھا اور میں نے

ان کا آپ سے تعارف کروایا۔ آپ بہت خوش ہوئے اور کچھ کتابیں ان کو بطور تحفہ عنایت فرمائیں۔ اس ملاقات سے میرے سُوئے ہوئے نصیب جاگ پڑے۔ آپ نے میرا نام لے کر فرمایا: ”جامع مسجد ”شیر ربانی و سن پورہ، لاہور“ چلو۔ وہاں جمعہ کی نماز پڑھو۔“ ہم وہاں پہنچ گئے۔ آپ نے جمعہ مبارک کی نماز پڑھائی اور مسجد کے اوپر حجرے میں تشریف لے گئے۔ لنگر شریف کھلایا گیا۔ ڈپٹی محمد اسحاق صاحب کو مزید کتابیں بطور تحفہ عنایت فرمائیں اور بڑی محبت کے ساتھ ہم دونوں کو رخصت کیا۔ اس ملاقات نے میری یہ غلط فہمی دور کر دی کہ مجھے آپ جانتے ہی نہیں۔

ایک دفعہ آپ نے میرے سب بھائیوں کا نام لے لے کر اُن کی خیریت دریافت کی اور اُن کے کاروبار کے متعلق بھی دریافت فرمایا۔ اللہ والوں کی بڑی شان ہوتی ہے۔ وقت آنے پر سارے راز کھول دیتے ہیں۔

پیشگوئی:

اور نیکی کے کاموں کے لیے دوڑ پڑتے ہیں۔ یہی لوگ صالحین میں سے ہیں۔ 15۔

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے عاشق اور فرما بردار تھے۔ آپ کے مقام و مرتبہ کو جانتے تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی اُن سے بہت پیار کرتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے عالم دین تھے۔ ان سے ہزاروں لوگوں نے علم کی شمع روشن کی۔ آپ بہت بڑے محقق تھے۔ اُن کی صلاحیتوں کا لوہا دنیا مانتی ہے۔ آپ کی آراء بہت قیمتی تھیں۔ وہ فرماتے تھے کہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف کا کام کرنے کے لیے ہزاروں کی خواہش ہوتی ہے۔ وہ

لوگ انتہائی خوش نصیب ہیں جن کو آستانہ عالیہ کی طرف سے کوئی ڈیوٹی دی جاتی ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت میاں جمیل احمد شرقی پوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی زیر صدارت ماہنامہ ”نور اسلام“ کے دفتر میں ماہنامہ ”نور اسلام“ کے بارے میں میٹنگ ہو رہی تھی کہ باتوں باتوں ہی میں پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی کہنے لگے کہ آپ صاحب کشف ولی ہیں۔ آپ کو ہر آنے جانے والے کے حالات سے آگاہی ہوتی ہے۔

اسی میٹنگ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”دنیا فانی ہے۔ اس میں آنا جانا لگا رہتا ہے لیکن دنیا کے کام نہیں رکتے“۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اشارہ اس طرح بھی کیا ”لوگ ساتھ چھوڑ بھی تو جاتے ہیں۔ ایسا وقت آنے سے پہلے بندوبست بھی ہونا چاہیے“۔ اسی میٹنگ میں آپ نے پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب سے فرمایا ”صدیقی صاحب دوسرے رائٹروں کا انتظار کرنے کی بجائے رائٹروں کی اپنی ٹیم تیار کرنی چاہیے۔ ہمارے پاس پڑھے لکھے لوگ تو موجود ہیں۔ لیکن ان کی صرف تربیت کی ضرورت ہے“۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ پیشگوئی سونی صد درست ثابت ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کچھ مخلص ساتھی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے ہیں۔ کچھ دنیاوی مجبور یوں کی وجہ سے آپ کے ساتھ کام جاری نہ رکھ سکے اور کچھ مخلص ساتھی اپنے بڑھاپے کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کاموں میں متحرک نہ رہ سکے۔

رائٹر (writer) بنانا:

راقم الحروف (ڈاکٹر نذیر احمد شرقی پوری) صرف دفتری امور سے واقف

ایک ایسے تھا۔ لکھنے پڑھنے سے لابلد تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ اور فیض کی وجہ سے آج راقم کچھ لکھنے کے قابل ہوا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کرامت ہے کہ جولائی 1996ء میں ماہنامہ ”نور اسلام“ میں میرا پہلا مضمون بعنوان ”بچے کی نگہداشت“ شائع ہوا۔ اس کے بعد تسلسل سے ماہنامہ ”نور اسلام“ میں مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ اس سے میرے پڑھنے لکھنے کے ذوق و شوق میں مزید اضافہ ہو رہا ہے۔ میں نے آپ کے فیض کی وجہ سے دن رات محنت کی اور ملک کے نامور اخباروں، رسائل و جرائد میں میرے مضامین شائع ہو رہے ہیں۔

لنگر میں شفاء:

آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے لنگر شریف میں اللہ تعالیٰ نے شفاء رکھی ہوئی ہے۔ کئی لوگوں کی بیماریاں اس لنگر شریف کو کھانے کی وجہ سے دور ہوئی ہیں۔ ایک دفعہ راقم الحروف (ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری) کی والدہ مرحومہ و مغفورہ کو پیٹ درد کا مرض لاحق ہو گیا تھا تو وہ آستانہ عالیہ شیر ربانی پر حاضر ہوئیں۔ لنگر شریف کی دال روٹی کھائی تو پیٹ کا درد ختم ہو گیا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اولیاء اللہ کے بارے میں فرمایا ہے: الشَّيْخُ فِي قَوْمِهِ كَنَبِيٍّ فِي أُمَّتِهِ۔ شیخ (مرشد کامل) اپنی قوم (مریدوں) میں ایسے ہوتا ہے جیسا کہ ایک نبی اپنی امت میں۔

رقم کا بندوبست ہونا:

راقم نے اپنے پیر و مرشد حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے دفتر ماہنامہ ”نور اسلام“ کا شانہ شیر ربانی، مکان نمبر 5۔ اجمیری سڑیٹ، ہجویری محلہ،

داتا گنج بخش، لاہور میں ایک میٹنگ کے دوران کتاب ”انوار شیر ربانی“ چھپوانے کی اجازت طلب کی تو آپ فرمانے لگے: ”پیسے کون لگائے گا؟“ میں نے عرض کی: ”حضور پیسے میں خود لگاؤں گا۔“ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے دوبارہ چھپوانے کی اجازت فرمادی۔ اس کتاب کو چھپوانے کا میں نے کسی سے ذکر نہیں کیا تھا۔

جب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کتاب کو دوبارہ چھپوانے کی اجازت لے کر دفتر واپس گیا تو سید ابرار حسین شاہ ولد نصار حسین شاہ آف سبزہ زار سکیم، لاہور جو کہ میرے ساتھ کام کرتا تھا۔ اُس نے مجھے کہا کہ اُسے پتہ چلا ہے کہ میں نے کوئی کتاب چھپوانی ہے۔ میں نے کہا ”ہاں! میں نے کتاب چھپوانی ہے“۔ اُس نے اسی وقت بغیر کوئی بات کیے مجھے 500 روپے دے دیے اور کہنے لگا کہ کتاب کا کام شروع کرو۔ کتاب کا جتنا خرچہ ہو گا وہ ادا کرے گا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اگلی میٹنگ پر میں نے یہ بات بتائی کہ کتاب کی چھپوائی کا آپ کی دعا سے بندوبست ہو گیا ہے۔ فلاں آدمی نے کتاب کی چھپوائی کے تمام اخراجات پورے کرنے کا وعدہ کیا ہے تو آپ بہت خوش ہوئے اور فرمانے لگے کہ جلدی سے اُس شخص سے سارے پیسے لے لو کہیں وہ بدل نہ جائے۔ اس کتاب پر نظر ثانی محترم قدر آفاقی صاحب نے کی تھی اور انہوں نے اس کا نام ”انوار شیر ربانی“ تجویز کیا تھا جو کہ ضاحر زادہ حضرت میاں جمیل احمد شرقی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے پسند فرمایا۔ کتاب ”انوار شیر ربانی“ قریباً سترہ مقالات کا مجموعہ ہے۔ اس کے 240 صفحات ہیں اور یہ مکتبہ نور اسلام کی طرف سے 1999ء میں شائع کی گئی تھی۔ اس پر کل خرچہ 22000 روپے آیا تھا جو سارے کا سارا سید ابرار حسین

شاہ نے ادا کیا۔ یہ کتاب بہت مقبول ہوئی اور اس کا دوسرا ایڈیشن چند اضافوں کے ساتھ فروری 2008ء میں شائع ہوا۔

مزید براں سید ابرار حسین شاہ نے مزید 4 ہزار روپے اُس وقت خرچ کیے جب میری کتاب ”انوار شیر ربانی“ کی ”تعافی تقریب“ بتاریخ 5- ستمبر 1999ء بروز اتوار بوقت بعد از ظہر بمقام ”دارالمبلغین حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ شرقپور شریف“ زیر صدارت شیخ المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ انعقاد پذیر ہوئی تھی۔ سید ابرار حسین شاہ نے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لیے کپڑوں کا ایک بڑا قیمتی جوڑا خریدا۔ حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر کپڑے اور پھولوں کی چادریں چڑھانے کے لیے خریدیں۔ لاہور سے کرائے پر گاڑی لے کر گیا۔ پانچ کلو مٹھائی آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے خریدی۔ دربار شریف پر چادریں چڑھائیں۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو مٹھائی اور کپڑوں کا جوڑا پیش کیا۔ کچھ نذرانہ بھی پیش کیا۔ اس طرح سید ابرار حسین شاہ کے تقریباً 26000 روپے خرچ ہو گئے تھے۔

سید ابرار حسین شاہ نے راقم کو یہ بات بتائی کہ جب حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سٹیج پر چڑھنے لگے تو آپ نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا تو میں نے اپنے سارے جسم میں ٹھنڈک محسوس کی۔

حضور ﷺ نے فرمایا: ”سادات میری صلب سے پیدا ہوئے ہیں۔ علماء میرے سینے سے پیدا ہوئے ہیں اور فقراء اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں ☆

## دستگیری فرمانا:

محمد سیف اللہ بھٹی آف گوجرانوالہ بیان کرتے ہیں: ”غالباً 1973ء کا زمانہ تھا۔ میں سالانہ عرس پاک حضرت ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ شرقپور شریف رات کے پروگرام میں شامل ہوا۔ رات کی محفل کے اختتام پر میں مین بازار مسجد ”لوہاراں والی“ میں آ گیا۔ مجھے اپنی نیند پر بھروسہ نہ تھا۔ اسی کشمکش میں رہا کہ کہیں نماز فجر نہ رہ جائے اور میں سویا رہوں۔ میری آنکھ لگ گئی اور میرا مقدر جاگ گیا۔“

خواب میں حضور میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور فرمایا: ”اٹھ بھٹی! نماز کا وقت ہو گیا ہے، نماز پڑھو“۔ اسی اثنا میں جاگ گیا اور نماز فجر وقت پر ادا کی۔ گویا کہ قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے میری دستگیری فرمائی۔ 16۔

## دل کی خواہش پوری ہونا:

محمد سیف اللہ بھٹی آف گوجرانوالہ کا بیان ہے کہ میرا بیٹا احمد رضا آج سے 15 سال قبل کوریا کے لیے روانہ ہوا مگر ایئر پورٹ پر ڈی پورٹ کر دیا گیا۔ میں پریشان ہو گیا اور اسی پریشانی کے عالم میں شرقپور شریف حضور قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کے لیے حاضر ہوا۔ مگر ملاقات نہ ہو سکی۔ دربار شریف پر حاضری دی اور واپس چلا آیا۔ نماز عشاء ادا کرنے کے بعد پریشانی کی حالت میں سو گیا۔ خواب میں حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کرم فرمایا۔ آپ کی زیارت ہو گئی۔ آپ نے فرمایا: کونسا بیٹا ہے جو باہر نہ جاسکا؟ میں نے کہا یہ بیٹا احمد رضا ہے۔ آپ نے فرمایا: مجھے وضو کراؤ۔ میں نے آپ کو وضو کروا دیا۔ آپ نے دعا فرمائی اور میری آنکھ کھل گئی اور میں کافی حد تک مطمئن ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے میری پریشانی دور کر دی

ہے اور ایسا ہی ہوا کہ حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دعا فرمائی۔  
میرا بیٹا ایک ہفتہ کے اندر ہی کوریا پہنچ گیا۔ 17

عذاب سے بچانا:

محمد سیف اللہ بھٹی آف گوجرانوالہ بیان کرتے ہیں: ”میں نے ایک کتاب موت کا منظر پڑھی جس میں یہ واقعہ درج تھا کہ قیامت کے روز میدان حشر میں ایک کنواں ہوگا۔ جس میں اگر ایک پتھر بھی پھینکا جائے تو وہ پچاس ہزار سال بعد نیچے پہنچے گا۔ یہ خوفناک منظر پڑھ کر پریشان ہوا۔ اس کے بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت کا منظر ہے اور مجھے کسی نے اس کنواں میں پھینک دیا ہے۔ اچانک ایک ہاتھ میری طرف بڑھا اور مجھے پکڑ کر باہر نکال دیا۔ دیکھا تو مجھے باہر نکالنے والے حضور میاں جمیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ میرے مرشد پاک تھے۔ اس خوفناک منظر سے مجھے حضور میاں جمیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بچالیا۔ جب آنکھ کھلی تو تمام پریشانی دور ہو چکی تھی۔ یہ سب کچھ حضور میاں جمیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کرم کا نتیجہ تھا۔ جیسے آپ کی ذات اس جہان میں ہمارے لیے دستگیر و راہنما ہے۔ اسی طرح قیامت کے روز اللہ کے حکم سے اور نبی پاک ﷺ کی نظر رحمت اور اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شر قپوری رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان نظر سے اگلے جہان میں بھی ضرور دستگیری فرمائیں گے۔ 18

دوائی یاد دلانا:

ڈاکٹر فقیر حسین، جنرل ہسپتال، لاہور کا بیان ہے: وہ ایک دفعہ جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شر قپوری رحمۃ اللہ علیہ کے

۱۲۷۹۱۷



پاس بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اشفاق پٹواری ساکن موہلنوال کو بلانے کے لیے بھیجا۔ اشفاق پٹواری ابھی تھوڑی دور ہی تھا کہ حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے کھڑے ہونے کا حکم دیا اور فرمایا: ابا جی! کو جا کر ملو۔ اتنی دیر میں اشفاق پٹواری آپ کی خدمت میں پہنچ گیا اور حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کرنے لگا کہ آپ نے ڈاکٹر فقیر حسین کو بلایا ہے۔ اسی وقت میں آپ کے پاس پہنچ گیا۔ آپ اندروالی بیٹھک میں بیٹھے تھے۔ آپ نے مسکراتے ہوئے مجھ سے فرمایا: تُو نے صرف میاں خلیل ہی کی حاضری بھرنی ہے یا مجھے کچھ وقت دینا ہے۔ میں (ڈاکٹر فقیر حسین) ہاتھ جوڑ کر عرض گزار ہوا جیسے آپ فرمائیں گے۔ میری کیا جرأت کہ میں حکم عدولی کروں جس پر آپ فرمانے لگے کہ ایک دفعہ دریائے راوی میں سیلاب آ گیا۔ مجھے کسی ضروری کام سے لاہور جانا تھا۔ ہر طرف پانی ہی پانی تھا۔ لہذا میں ایک ٹریکٹر پر بیٹھ کر لاہور کی طرف چلا۔ پورے راستہ میں میں نے میڈیکل کیمپ لگے ہوئے دیکھے۔ جن پر بیئر لگے ہوئے تھے جن پر لکھا تھا ”فری میڈیکل کیمپ برائے سیلاب زدگان“۔ اُن کو دیکھ کر خیال آیا کہ ہمیں بھی میڈیکل کیمپ لگانا چاہیے۔ میں نے حکیم علی احمد نیر واسطی سے رابطہ کیا کہ میں نے شرقپور شریف میں ”فری میڈیکل کیمپ“ لگانے کا ارادہ کر لیا ہے۔ جس پر حکیم صاحب نے جواب دیا کہ میں حاضر ہوں۔ میں خود بھی وقت دوں گا اور طبیہ کالج سے چوتھے سال کے کچھ طالب علموں کی بھی ڈیوٹی لگا دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ہم نے کیمپ لگایا جس میں اتنے مریض آئے جس کا سوچا بھی نہ تھا کہ اس قدر کیمپ کامیاب ہوگا۔ اب میں نے ارادہ کیا ہے کہ ایک ”فری ڈسپنسری“ کا اہتمام کیا جائے۔ جس پر بندہ ناچیز عرض

گزار ہوا کہ حضور آپ جیسے حکم فرمائیں گے میں حاضر ہوں۔ آخر کار آپ نے ڈپنسری تیار کروائی اور 2002ء میں اس کے باقاعدہ افتتاح کے لیے ہمیں دعوت نامے دیئے گئے۔ جس میں بندہ ناچیز (ڈاکٹر فقیر حسین)، ڈاکٹر محمد یوسف صاحب لگو منڈی والے، ڈاکٹر سمیع اللہ صاحب، میڈیکل سپرینٹنڈنٹ، شیخ محمد ارشد پشاور والے، ڈاکٹر محمد خالد موہلنوال والے حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا ہمیں نے ڈپنسری بنا دی ہے۔ اب اسے چلانا آپ لوگوں نے ہے اور جذباتی طور پر ہاں کرنی بلکہ اپنی ذات کو مد نظر رکھتے ہوئے وقت دینا ہے۔ آپ لوگوں کے اپنے معاملات میں بھی کسی قسم کا خلل نہ آئے۔ جس پر فیصلہ ہوا کہ ڈپنسری ہفتہ میں دو دن کھلے گی۔ (جمعۃ المبارک کے دن اور اتوار کے دن)۔ اُس کے بعد آپ نے کھانا کھلایا اور آپ نے فرمایا: چلو ڈپنسری چل کر افتتاح کرتے ہیں۔ آپ کرسی پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: اگر قاعدے ڈاکو سے لوگوں کو شفا ہو سکتی ہے تو اس ڈپنسری سے بھی ضرور لوگوں کو شفا ملے گی اور اُس کے بعد دعا فرمائی۔ پھر آپ واپس بیٹھک میں تشریف لے گئے۔ اس کے بعد حسب معمول ڈپنسری کھلنا شروع ہو گئی۔ آپ نے بندہ ناچیز (ڈاکٹر فقیر حسین) کو بطور ڈائریکٹر ”شیر ربانی فری ڈپنسری“ مقرر فرمایا اور مجھے فرمایا: پریشان نہیں ہونا۔ میں آپ کے ساتھ ہوں اور پھر اس طرح نگرانی فرمائی کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ ادویات جو اچانک ضرورت کے لیے منگوانی ہوتیں وہ بندہ ناچیز لاہور سے لے آتا۔ ایک دفعہ کچھ دوائیاں ختم ہو گئیں۔ وہ دوائیاں میں نے ذہن میں رکھ لیں کہ پرسوں اتوار کو لیتا آؤں گا۔ جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ شام کی نماز پڑھ کر لنگر شریف کھایا۔ آپ سے اجازت لی اور لاہور ہمراہ حاجی محمد اسلم اعظم مارکیٹ والے چلا گیا۔ گھر تقریباً رات 9 بجے پہنچا تو میرے ذہن میں خیال آیا

کہ ادویات کے نام ایک کاغذ پر لکھ لوں تاکہ کوئی دوائی رہ نہ جائے۔ 4 دوائیوں کے نام لکھ لیے لیکن پانچویں دوائی ذہن سے نکل گئی کہ کونسی ہے؟ رات کو سو گیا۔ آپ خواب میں تشریف لائے اور آپ نے ہاتھ میں ایک شیشی پکڑی ہوئی تھی۔ مجھ سے پوچھنے لگے کہ یہ دوائی ہماری ڈپنسری میں موجود ہے۔ یہ وہی سیرپ کی شیشی تھی جو میرے ذہن سے نکل گئی تھی۔ بندہ فوراً اٹھا اپنی جیب سے کاغذ اور پنسل نکالی۔ دوائی کا نام لکھ لیا۔ اگلے دن میں نے اپنے ساتھیوں کو بتایا کہ ڈپنسری ہم نہیں چلا رہے بلکہ آپ خود چلا رہے ہیں۔ ڈپنسری کی ایک ایک دوائی سے واقف ہیں۔ 19۔

پرچی فیس لینے کے پروگرام سے آگاہی:

ڈاکٹر فقیر حسین جنرل ہسپتال، لاہور کا بیان ہے: ”ڈاکٹر محمد یوسف صاحب نے ایک دفعہ ہم سے مشورہ کیا۔ آپ سے عرض کرتے ہیں کہ جس طرح سرکاری ہسپتالوں میں پرچی کی 10 روپے فیس ہے۔ ہمیں بھی رکھنی چاہیے۔ جس پر ہم نے ان کی ہاں میں ہاں ملا دی کیونکہ ایک تو وہ عمر میں ہم سے بڑے تھے۔ دوسرے وہ خالص عقیدت تھے۔ اُس وقت ظہر کا وقت تھا۔ آپ کے حکم کے مطابق ملاقات عصر کے بعد ہوتی تھی۔ آپ نے مجھے بلایا اور فرمانے لگے ہم نے پرچی فیس نہیں رکھنی، باقی لوگوں نے اگرچہ پرچی فیس رکھی ہے اور اگر ہم بھی رکھ دیں تو یہ کام مثالی نہیں ہوگا۔“ آپ نے فرمایا: ”یہ اتنا بڑا کام میں نے یہ سوچ کر شروع کیا ہے کہ حضرت ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ فرما کر گئے ہیں کہ (میاں توجہ بڑے کم نون ہتھ پاویں گا ضرور توڑ چڑھے گا) یعنی کامیابی ضرور ہوگی۔“ آپ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

سوہنیاں اچیاں شانناں والا میرا سوہنا پیر لاثانی

قطب وقت بنایا جس نون حضرت شیر ربانی 20

آپ کی دعا سے بچے پیدا ہونا:

مولانا کرامت علی نقشبندی مجددی، امام و خطیب جامع مسجد نقشبندیہ مجددیہ محلہ جہانگیر آباد، شیخوپورہ کا بیان ہے: ”اُس کے ہاں شادی کے بعد 3 سال تک اولاد پیدا نہ ہوئی۔ اُس نے فخر المشاخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے دعا کروائی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا سے اُسے 4 بیٹے اور 1 بیٹی عطا فرمائی۔“ 21

خوابیدہ صلاحیتوں سے آگاہی:

جٹس (ر) نذیر احمد غازی لکھتے ہیں: ”میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خلوت اور جلوت میں مشفق بزرگ پایا۔ وہ اپنے سے چھوٹوں پر تربیت کا فیضان جاری رکھتے تھے۔ اچھے کام پر حوصلہ اور داد دینے میں کبھی بخل سے کام نہیں لیتے تھے۔“ کراچی میں مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے دوران جب جٹس (ر) نذیر احمد غازی نے انہیں دورہ پنجاب کی دعوت دی تو نورانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خوشگوار حیرت سے یہ پوچھا: ”ایسا کیسے ممکن ہے؟“ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”اس دھان پان جسم والے نوجوان لیڈر کی خوابیدہ صلاحیتوں سے آپ سب واقف ہوں گے۔ جب آپ لاہور تشریف لائیں گے۔“ 22

آخری سفر کی خبر دینا:

(1) جٹس (ر) نذیر احمد غازی لکھتے ہیں: ”میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی منزل کو یاد رکھنے والے وہ مسافر حق تھے جو اپنی جلوہ منزل سے اپنے چراغ راہ کو منور رکھتے تھے۔ دنیائے فانی سے بقائی حیات کی وادی میں اترنے سے چند روز

پہلے اپنے ایک محبوب مرید شیراز بھٹی کو طلب کیا اور فرمایا: ”بھٹی صاحب اب ہمارا چل چلاؤ ہے۔ مجھے اپنی والدہ مرحومہ کی باتیں یاد آتی ہیں کہ لقمائے محبوب کے جو یا کو ان کی منزل تک بہت جلدی پہنچا دیا کرتے ہیں“۔ میاں صاحب اپنی دانگی آرامگاہ میں اپنے بزرگوں کے سایہ عاطفت میں فوز المرام ہو کر امر ہو گئے ہیں اور اب ہمارے اور ان کے درمیان دو دنیاؤں کا فاصلہ حائل ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر خورشید رضوی کی زبان سے نکلا یہ شعر عالم حیرت میں بار بار زبان پر آتا ہے۔

وہ جو لوگ اہل کمال تھے وہ کہاں گئے  
وہ جو لوگ اپنی مثال تھے وہ کہاں گئے

غیبی مہمانوں کی خبر دینا:

حضرت صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شرقپوری نے راقم سے اپنے داد جان، فخر المشائخ الحاج حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی آخری ملاقات کے واقعہ کو کچھ اس طرح بیان فرمایا کہ بروز منگل 10 ستمبر 2013ء کو رات 12 بجے کے قریب قبلہ دادا جان رحمۃ اللہ علیہ کے خادم محمد ایوب کا فون آیا کہ آپ کو حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ یاد فرما رہے ہیں۔ میں فوراً حاضر خدمت ہوا۔ اسی دوران آپ کا خادم بابا عبدالغفور بھی کمرے میں داخل ہوا۔ آپ نے بابا عبدالغفور کو میرے آنے سے پہلے ہی 200 روپے لے کر آنے کا حکم فرمایا تھا۔ آپ نے مجھے فرمایا یہ 200 روپے بابا عبدالغفور سے لے لو اور دو بیلی آئے ہیں ان کو 100، 100 روپے نذر دے دو۔ میں نے ادھر ادھر دیکھا وہاں ہمارے سوا کوئی موجود نہ تھا۔ میں نے کمرے سے باہر نکل کر بابا عبدالغفور کو اشارے

سے باہر بلایا اور اسے پوچھا کہ کوئی ساتھی آئے ہیں۔ اُس نے کہا کہ ہمارے علاوہ کوئی نہیں۔ میں دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: ”دو ساتھی آئے ہیں۔ انہیں 100، 100 روپیہ نذر دے دو اور انہیں اندر سے لنگر شریف لا کر کھلاؤ۔“ میں نے عرض کیا دادا جان خادین کے سوا اور کوئی یہی موجود نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: ”باہر جا کر دیکھو۔ دو، تین بار آپ نے یہی فرمایا۔“ میں نے آپ کے حکم کی تعمیل میں ایسا ہی کیا۔ مگر مجھے کوئی بھی ساتھی نظر نہ آیا۔ میں نے عرض کیا ابا حضور! کوئی ساتھی اندر یا باہر موجود نہیں ہے۔ آپ جیسے حکم فرمائیں۔“ آپ نے کچھ دیر خاموشی اختیار کی پھر تبسم فرمایا اور فرمایا: ”اچھا جیسے تمہاری مرضی۔ جاؤ، جا کر آرام کرو۔“ یہ قبلہ دادا جان سے میری آخری ملاقات تھی۔ میرا گمان یہ ہے کہ وہ کوئی جلیل القدر ہستیاں تھیں۔ جن کی خدمت کا آپ مجھے حکم فرما رہے تھے۔ شاید وہ آپ کے استقبال کے لیے آئی تھیں۔ اگلے دن ہی آپ نے صبح خادین سے کہا کہ پانی گرم کیا جائے اور غسل کرایا جائے۔ خادین نے عرض کیا کہ ایک بچے کرا دیں گے۔ آپ نے فرمایا: ”نہیں ابھی ابھی ہی کراؤ۔“ آپ نے ان الفاظ کو دو، تین بار دہرایا بلکہ کچھ سختی سے بھی فرمایا۔“ غسل کیا، لباس تبدیل کیا، نماز ظہر ادا کی۔ نماز عصر کی تیاری کے لیے وضو فرمایا اور عصر کی نماز ادا کرنے سے پہلے ہی بروز بدھ تقریباً شام 5 بجے 11 ستمبر 2013 کو وصال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ط۔ 24

وصال سے قبل تابوت کی تیاری کا حکم:

حضرت صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شرقی پوری نے راقم سے مستری محمد

اکبر اور باؤ گجر کی آپ سے ملاقات کا واقعہ اس طرح بیان فرمایا کہ بروز منگل دادا جان نے اپنے وصال سے ایک روز قبل عصر کے وقت (مستری محمد اکبر اور باؤ گجر) دونوں کو طلب کیا۔ تقریباً ایک گھنٹہ ان دونوں کو اپنے پاس بٹھائے رکھا اور وقفے وقفے سے مستری اکبر سے کہتے رہے کہ تم سے کچھ لکڑی کا کام کروانا ہے۔ پیسے جتنے لینے ہیں ابھی لے لو۔ اس نے عرض کیا جب آپ حکم فرمائیں گے میں آپ کا کام پورا کر کے پیسے وصول کر لوں گا۔ اسے اس بات کی اس وقت سمجھ نہ آئی۔ جب آپ کا وصال شریف ہوا تو اس وقت اسی مستری محمد اکبر نے آپ کا لکڑی کا تابوت اپنے ہاتھوں سے تیار کیا کیونکہ حضرت میاں خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر بھی اسی مستری ہی کو تابوت تیار کرنے کی سعادت ملی تھی۔ 25

### آخری سفر کی طرف اشارہ کرنا:

راقم (ڈاکٹر نذیر احمد شر قیوری) کی آپ سے آخری ملاقات یکم ستمبر 2013ء کو بروز اتوار 3.00 بجے سہ پہر آپ کے کمرہ مبارک میں ہوئی۔ میرے ساتھ میرا ساتھی (Colleague) محمد نذیر ولد غلام رسول بھی تھا۔ آپ نے اپنی آنکھوں سے فیض کے جام بھر بھر کر پلائے اور ہاتھ کے اشارہ سے اپنے آخری سفر کا پیغام بھی دے دیا۔ یہ ملاقات ایک یادگار ملاقات تھی جو مجھے ہمیشہ یاد رہے گی اور مرتے دم تک تڑپاتی رہے گی۔ آپ پر رحمت خداوندی ہمیشہ سایہ فگن رہے۔

### دل کی کیفیت معلوم کرنا:

سید جمیل احمد رضوی اپنی کتاب [حضرت میاں شیر محمد شر قیوری نقشبندی

مجددی] (توضیحی کتابیات و وضاحتی اشاریہ "نو اسلام" متعلقہ مقالات و مناقب) [

کا پس منظر اس طرح لکھتے ہیں ”اس پس منظر کا تعلق ایک روحانی کیفیت کے ساتھ ہے۔ انسان کو اپنی زندگی میں بہت سے مسائل اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان حالات میں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور ان کے حل کے لیے دعا سے کام لیتا ہے۔ لیکن اگر یہ دعا اللہ کے برگزیدہ بندوں کے توسل سے کی جائے تو اس کی قبولیت کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ راقم السطور ایک ایسی کیفیت سے دوچار تھا اور منت مانی تھی کہ اللہ تعالیٰ حضرت شیرزبانی میاں شیر محمد شرقی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلے سے اس مشکل کو حل کر دے تو یہ خاکساران کے متعلق ایک کتاب لکھے گا۔ یہ خیال میرے ذہن میں پرورش پاتا رہا اور پختہ ہوتا رہا۔ اس کا اظہار میں نے کسی سے نہیں کیا تھا۔

اسی دوران 22 جولائی 2012ء کو بروز اتوار فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقی پوری نقشبندی مجددی (م 11 ستمبر 2013/4۔ ذیقعد 1434ھ) کی خدمت میں حاضری کا موقع ملا۔ میرے ساتھ چوہدری محمد حنیف صاحب (چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور) اور حامد علی انصاری صاحب (سینئر لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور) تھے۔ حاضری کا مقصد میاں صاحب کی خدمت میں بندہ کی ایک تالیف پیش کرنا تھا۔ اس کتاب کا عنوان ہے: ”ذخیرہ کتب صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقی پوری نقشبندی مجددی مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور (نادر و کمیاب کتب کا تعارف)“۔ اس کو چوہدری صاحب نے اپنی ذاتی حیثیت سے شائع کیا تھا۔ اس کے پچاس نسخے حضرت میاں صاحب کی خدمت میں پیش کرنا تھے۔ ہم حضرت میاں صاحب کی خدمت میں حاضر



ہوئے۔ کتاب ان کی خدمت میں پیش کی گئی۔ وہ اس کو ہاتھ میں لے کر دیکھتے رہے۔ خوشی کے آثار ان کے چہرے پر واضح تھے۔ انہوں نے کتاب دیکھ کر ”شکریہ“ اور ”مہربانی“ کے الفاظ ادا کیے۔

میاں صاحب کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ اپنے بستر (Bed) پر لیٹے ہوئے تھے۔ قریباً پون گھنٹے تک ان سے مختلف نکات پر باتیں ہوتی رہیں۔ جب ہم اجازت لینے لگے تو اس سے تھوڑی دیر پہلے میری طرف مخاطب ہو کر میاں صاحب نے فرمایا: ”شاہ صاحب! حضرت وڈے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ (یعنی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ) پر چند کتابیں یہاں شائع ہوئی ہیں۔ آپ ان کو دیکھیں اور کوئی کتاب ان کے بارے میں لکھیں۔ اس کا انگریزی ترجمہ پروفیسر منور حسین صاحب سے کروالیں گے“ یہ وہ خیال تھا جو میرے ذہن میں پنہاں تھا، میاں صاحب نے اشارہ و کنایہ میں اس کو ظاہر کر دیا۔ میں نے عرض کی کہ حضرت! میرے ذہن میں ایک خیال ہے کہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر ایک کتابیاتی کام (Bibliographical work) کروں گا۔ اس پر چوہدری محمد حنیف صاحب نے کہا کہ اس کتابیاتی کام کے ساتھ نوٹس (Notes) بھی ہوں گے۔ میں نے کہا ہاں، انشاء اللہ اس کے ساتھ نوٹس (Annotations) بھی ہوں گے۔ اس کے ساتھ ہی چوہدری محمد حنیف صاحب نے کہا کہ ”اس کتاب کو میں شائع کروں گا۔ آپ کام کریں“۔ میں نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت لے کر ہم ان کی رہائش گاہ سے باہر آ گئے۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دی۔ ذہن

میں جو باتیں تھیں، ان کے متعلق دعائیں بھی مانگیں۔ پھر ہم حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر بھی حاضر ہوئے۔ وہاں بھی دعا مانگی۔ اس طرح میرے ذہن میں جو خیال تھا، اس کی تائید حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کر دی۔ چنانچہ اس تحقیقی منصوبے پر گذشتہ سال (2012ء) سے کام شروع کر دیا تھا۔ 26

دل کی بات جاننا:

پیر ثناء اللہ طیبی نقشبندی مجددی ایڈیٹر ماہنامہ ”مجلہ حضرت کرماں والا“ بیان کرتے ہیں کہ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو ذاتی طور پر اصلاح و تبلیغ سے کتابیں شائع کروا کر تقسیم کروانا بے حد پسند تھا۔ اکثر اپنے معتقدین اور وابستگان کو بھی تاکید فرمایا کرتے تھے کہ تبلیغی لٹریچر شائع کروا کر تقسیم کریں۔ جب آپ نے انگریزی زبان میں ”شیر ربانی ڈائجسٹ“ کا اجرا کروایا تو بے حد خوش ہوئے۔ مجھے بطور خاص لاہور مدعو کیا اور انتہائی مسرت کے ساتھ ”شیر ربانی ڈائجسٹ“ کا پہلا شمارہ عنایت فرمایا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں ابھی تک کسی سلسلہ عالیہ میں باقاعدہ شامل نہیں ہوا تھا۔ ان دنوں آپ مجھے اکثر بلوایا کرتے تھے۔ آپ بے حد شفقت اور محبت فرماتے تھے۔ آپ کی تقویٰ پسند طبیعت، انداز محبت، دین کی تبلیغ کا جذبہ اور میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے اُن کی نسبت میرے من کو بھاگئی۔ حتیٰ کہ میں نے یہ بات سوچ لی کہ میں آپ کے ذریعے سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی بیعت اختیار کروں۔ میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا ارادہ ظاہر کرنے کی ٹھان لی۔ جب میں آپ کی خدمت

میں پہنچا تو آپ نے پہلے لنگر شریف منگوا لیا۔ لنگر شریف کھانے کے بعد میں ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ آپ کی خدمت میں درخواست پیش کروں۔ اچانک آپ نے مجھے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: ”اس سے بڑھ کر تمہاری خوش قسمتی اور کیا ہوگی؟ تمہارا مرشد سید بھی ہو۔ سخی بھی ہو اور سوہنا بھی ہو“۔ مجھے آپ کے اشارے کی سمجھ آ گئی۔ میں نے اسی وقت فیصلہ کر لیا کہ میں بابا جی سید میر طیب علی شاہ بخاری مدظلہ العالی، سجادہ نشین حضرت کرمانوالا شریف کی بیعت اختیار کروں۔ درحقیقت فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ میرے محسن تھے۔ آپ کی زبان سے نکلے ہوئے وہ تین الفاظ آج بھی میرے کانوں میں گونجتے ہیں۔ میرا دل آپ کی عقیدت سے لبریز ہو جاتا ہے۔ 27

مسئلہ حل کرنا:

پیر ثناء اللہ طیبی نقشبندی مجددی ایڈیٹر ماہنامہ ”مجلہ حضرت کرمان والا“ بیان کرتے ہیں کہ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بیٹھار مقامات پر میری رہنمائی فرمائی۔ ہمارے شجرہ طریقت میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اسم مبارک کے بعد آپ کے بڑے بیٹے حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کا نام درج ہے۔ اُن کے بعد حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کا نام درج ہے۔ میرے لیے یہ بات الجھن کا باعث بن گئی۔ کیونکہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں ہی حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا تھا۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ نقشبندیہ کی خلافت حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کو عطا کی۔ اس لیے شجرہ طریقت میں حضرت مجدد الف ثانی

رحمۃ اللہ علیہ کے بعد حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کا نام آنا چاہیے جبکہ حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کا نام شجرہ میں شامل نہیں ہونا چاہیے تھا۔ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس بات کا ذکر کیا۔ آپ میری بات سن کر مسکرائے۔ کچھ دیر توقف کیا اور پھر فرمایا: کرماں والیو! آپ نے شجرہ میں بابا جی سید محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا نام بھی شامل کیا ہوا ہے اور بابا جی سید عثمان شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور پھر ان کے صاحبزادے کی طرف آیا ہے۔ آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ بابا جی سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ مدظلہ العالی، سجادہ نشین حضرت کرماں والا شریف نے ہمیں تاکید فرمائی تھی کہ میرے تایا جان کا نام شجرہ طریقت میں شامل رکھیں۔ آپ نے مسکرا کر ارشاد فرمایا: بس ایسا ہی کچھ معاملہ وہاں بھی ہے۔ ہم نے خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کا نام شجرہ طریقت میں شامل رکھنا ہے۔ بلاشبہ آپ اللہ کے ولی اور نہایت برگزیدہ ہیں۔ آپ کی شان سمجھنے کے لیے بس اتنی بات کافی ہے کہ اگر ایک طرف آپ میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے اور میاں غلام اللہ ثانی لاٹانی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے ہیں تو دوسری طرف میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی ہیں۔ 28

ولی خواہش پوری ہونا:

غلام رسول ولد سراج دین (موبائل نمبر 03224635816) سکنہ شمس آباد، سکیم نمبر 3 شاہدرہ، لاہور بیان کرتے ہیں کہ ان کے دل میں یہ خیال آتا تھا کہ کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہوں نے حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

کی زیارت کی ہوگی۔ وہ ایک دن اسی خیال سے حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لیے دفتر ماہنامہ ”نور اسلام“ شرقپور شریف، کاشانہ شیر ربانی، مکان نمبر 5، 1، جمیری سٹریٹ، ہجوری محلہ داتا گنج بخش، لاہور حاضر ہوا۔ وہ اوپر والی منزل میں دوسرے مریدوں کے ہمراہ آپ کی زیارت کے لیے بیٹھا ہوا تھا اور بڑے غور سے حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ غلام رسول نے دیکھا کہ حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ کے گنبد سے نور کی کرنیں منعکس ہو کر آپ کے دل سے ٹکرا کر واپس گنبد شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف جا رہی تھیں اور آپ اُسے بالکل حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی شبیہ نظر آ رہے تھے۔ یہ نظارہ دیکھ کر اُس کی آنکھوں سے زار و قطار آنسو جاری ہو گئے۔ آپ نے اس کی یہ حالت دیکھ کر ماسٹر احمد علی صاحب سے فرمایا: بیلیوں! کو باہر بھیج دیں۔ اُس دن سے اُس کا یہ خیال پختہ ہو گیا کہ جس نے حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کرنی ہو تو وہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کرے۔

### نماز تہجد کا اشارہ اور تلقین:

غلام رسول ولد سراج دین ہی بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ جمعۃ المبارک کے دن حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے جمعہ کی نماز پڑھنے کے لیے آستانہ عالیہ شرقپور شریف حاضر ہوا۔ وہ حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دے رہا تھا کہ اُس کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ جس شخص کو حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ نماز تہجد پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے تو وہ تہجد

گزار ہو جاتا تھا۔ اسی خیال میں وہ نماز جمعہ کے بعد حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ اس کے دل کی بات کو سمجھ گئے اور فرمانے لگے بیلو! تہجد کی نماز پڑھا کرو۔ تہجد کی نماز پڑھنا اچھی بات ہے۔ عاجزی و انکساری سے فرمایا: میری زبان شیر ربانی جیسی تو نہیں لیکن پھر بھی.....

سر کا بوجھ ختم ہونا:

غلام رسول ولد سراج دین ہی بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ حاجی معراج دین فرنیچر والے سکنہ شمس آباد، سکیم نمبر 3 شاہدرہ، لاہور جو کہ حضرت ثانی لا ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہیں کے ساتھ نماز جمعہ پڑھنے کے لیے آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے حاجی معراج دین سے فرمایا: بیلو! لکڑی کی ایک الماری بڑی بنوا کر لاؤ۔ جس میں زیادہ کتابیں رکھی جاسکیں۔ ہم دونوں جمعہ پڑھنے کے بعد واپس آئے اور شاہدرہ میں لکڑی کے کام کے کارخانہ میں گئے۔ وہاں سے حکم کے مطابق لکڑی کی بڑی سی الماری بنوائی اور پھر بس پر رکھ کر شرقپور شریف دربار حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے جا کر بس سے اتاری۔ وہاں چار آدمیوں نے یہ الماری اُن کر سر پر رکھ دی تاکہ وہ اُسے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹھک میں پہنچا دے مگر اُس الماری کا وزن اتنا زیادہ تھا کہ اُس کی گردن اور پورا جسم شیل ہو گیا اور وزن کونہ سہا رسکا۔ قریب تھا کہ وہ الماری کوزمین پر پھینک دیتا کہ اُس کے دل میں اچانک خیال آیا کہ ایسے وقت میں اپنے پیر و مرشد کو مدد کے لیے پکارنا چاہیے۔ اُس کے دل میں اس خیال کا آنا تھا کہ وزن اتر گیا اور وہ الماری لے کر بیٹھک تک پہنچ

گیا۔ جب بابا صوفی عبدالغفور نے اُسے دیکھا تو اُس نے شور مچا دیا کہ اکیلے آدمی نے اتنی بھاری الماری اٹھا رکھی ہے۔ الماری کو پکڑو اور اُس کے سر سے اتارو۔ چار سے پانچ منٹ تک کوئی آدمی نہ آیا۔ پھر پانچ آدمی اکٹھے ہوئے انہوں نے اُس کے سر سے یہ الماری اتاری۔ سب آدمی حیران اور ششدر تھے کہ کس طرح اتنی بھاری الماری اکیلا آدمی اٹھا کر لے آیا ہے۔

بیٹیوں کا رشتہ ہونا:

غلام رسول ولد سراج دین ہی بیان کرتے ہیں کہ اُس کی بیٹی قاریہ و حافظہ، عاملہ فاضلہ اور بی۔ اے پاس تھی۔ اُس کو دیکھ کر ایک دو خاندان چلے گئے اور رشتہ طے نہ ہو سکا۔ اس پر غلام رسول اور اُس کی بیوی بہت رنجیدہ ہوئے۔ غلام رسول کی بیوی نے کہا کہ اپنے مرشد کے پاس جاؤ۔ اُس نے وضو کیا اور حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دفتر ماہنامہ ”نور اسلام“ کا شانہ شیر ربانی، 5۔ اجمیری سٹریٹ، ہجویری محلہ، نزد دربار داتا گنج بخش، لاہور میں حاضر ہوا اور دل میں یہ ارادہ کیا کہ آج آپ سے کوئی بات نہیں کرنی ہے۔ وہ حاضر ہو کر آپ کے قدموں میں بیٹھ گیا۔ آپ نے اُس کو دیکھ کر فرمایا: ”بیلیا! بڑا پریشان ایں۔ اسی دعا کرنے ہاں۔ رب تیریاں پریشانیاں دور کرے“۔ آپ نے دعا کری۔ اُس کے دل میں فوراً حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ آیا۔ جب حضور ﷺ نے اُس سے پوچھا تھا کہ اے! قتادہ آنکھ لینی ہے کہ جنت تو حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے تھے۔ حضور ﷺ آنکھ میری طلب ہے، جنت آپ عطا کر دیں۔ غلام رسول نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ اُس کی بیٹی نوجوان تعلیم

یافتہ ہے۔ آپ نے جب اُس کی تعلیمی قابلیت سنی تو بہت خوش ہوئے اور دعا کی۔ پیر کے روز آپ نے دعا کی اور اگلے ہی روز یعنی منگل کو اُس کی بیٹی کا اچھے گھرانے میں رشتہ طے ہو گیا۔

صبر کا بیٹھا پھل:

غلام رسول ولد سراج دین ہی بیان کرتے ہیں کہ اُن کی مین روڑ پر چھ دوکانیں تھیں۔ اُن کے بھائیوں نے اُن دوکانوں میں سے اُسے اُس کا حصہ نہ دیا۔ وہ ایک دن مایوس ہو کر حضرت قبلہ میاں جمیل احمد شر قپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جا کر خاموشی سے بیٹھ گیا اور کسی قسم کا کوئی سوال نہ کیا۔ آپ اس کی مایوسی کی وجہ کو سمجھ گئے اور فرمانے لگے: بیلیا! ”جب ہم علیحدہ ہوئے تھے تو ہمارے پاس کیا تھا۔ صبر کا پھل بیٹھا ہوتا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سب کچھ ہے۔“ آپ نے دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے بھائیوں سے اچھی دکانیں اور کاروبار عطا کر دیا ہے۔

بیعت ہونا:

غلام رسول ولد سراج دین ہی بیان کرتے ہیں کہ اُس کے دل میں بچپن ہی سے کامل مرشد کی خواہش تھی اور وہ کامل مرشد کی تلاش میں لگا رہا۔ اسی خواہش کی تکمیل کے لیے اس نے بہت سے بزرگوں کی زیارت کی مگر کہیں دل کی تسلی نہ ہوتی تھی۔ اُس کا ایک دوست حاجی معراج دین جو کہ اُس کا محلہ دار بھی تھا یعنی شمس آباد شاہدرہ موڑ کارہنے والا تھا ہر جمعہ کو شر قپور شریف جمعہ پڑھنے کے لیے جایا کرتا تھا۔ غلام رسول جب کبھی اُس سے پوچھتا کہ وہ کہاں گئے ہوئے تھے تو اُس نے جواب



میں کہنا ”سائیاں کول گیا ساں“۔ غلام رسول کی سمجھ میں یہ بات نہ آتی اور وہ خاموش ہو جاتا۔ اُس نے ایک دفعہ اسی طرح حاجی معراج دین سے سوال کیا تو حاجی صاحب نے جواب دیا ”اپنے خصماں کول گیا ساں“۔ حاجی معراج دین نے یہ بات کچھ اس لہجے میں کہی کہ غلام رسول کے دل میں یہ بات اتر گئی اور اُس نے سوچا کہ وہ تو بغیر خصم ہی زندگی بسر کر رہا ہے۔ چنانچہ وہ اگلے جمعۃ المبارک کو حاجی معراج دین کے ساتھ جمعہ پڑھنے کے لیے آستانہ عالیہ شرقپور شریف گیا اور حضرت قبلہ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوا۔ اُس کی بچپن کی یہ خواہش پوری ہو گئی کہ کامل مرشد کی بیعت کرنی ہے۔ اُس کا کہنا ہے کہ واقعی اُس نے اپنے پیر و مرشد حضرت قبلہ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو کامل مرشد پایا ہے۔ دل میں جو بھی نیک تمنا کی اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دعا سے پوری کی۔

### پنچر (Benchs) کا صفایا:

غلام رسول ولد معراج دین ہی بیان کرتے ہیں کہ وہ اور حاجی معراج دین شرقپور شریف میں جمعہ کے روز حضرت قبلہ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ حاجی معراج دین سے فرمانے لگے: ”کچھ پنچر (Benchs) بنا کر لے آؤ“۔ اگلے جمعۃ المبارک تک ہم دونوں (میں اور حاجی معراج دین) نے سات پنچ تیار کروالیے اور لے جا کر آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ آپ نے ان پنچوں کو بھینسوں والی حویلی میں رکھنے کی ہدایت فرمائی اور ہم نے ان پنچر (Benchs) کو آپ کے حکم کے مطابق ایک کمرہ میں رکھ دیا۔ دوسرے جمعۃ المبارک کو ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ فرمانے

لگے: ”حاجی صاحب! آپ کے بنائے ہوئے بیچ بہت اچھے ہیں اور بہت کام آتے ہیں۔“ ہم نے سوچا کہ چل کر دیکھتے ہیں کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان بچوں سے کیا کام لے رہے ہیں؟ چنانچہ ہم نے جا کر دیکھا کہ کمرہ میں بیچ ترتیب سے جوڑ کر رکھے ہوئے تھے۔ ہم دونوں کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہاں نہ تو کوئی بچے ہیں اور نہ کوئی اور پڑھنے والا ہے۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بیچ بہت کام آتے ہیں۔ حاجی معراج دین نے مجھ (غلام رسول) سے سوال کیا بیلیا! یہ بیچ کس کام آتے ہوں گے؟ تو میں نے جواب میں کہا یہاں یا تو جنات پڑھتے ہوں گے یا پھر باہر کی کوئی مخلوق (جنات) ہوگی۔

حالات سے آگاہی:

غلام رسول ولد سراج دین ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ وہ اپنے پیرو مرشد حضرت میاں جمیل شرفپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جمعہ کے روز بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اور آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم دونوں آپ کی خدمت میں حاضر تھے۔ وہ آدمی غریب ہونے کے باوجود آپ کی خدمت میں 500 روپے نذرانہ پیش کر رہا تھا اور آپ لے نہیں رہے تھے۔ وہ آدمی زار و قطار رونے لگا اور عرض کرنے لگا: ”حضور میں غریب ہوں۔ اس لیے آپ میرا نذرانہ نہیں لے رہے اور اگر میں امیر ہوتا تو مجھ سے نذرانہ لے لیتے۔“ آپ نے فرمایا: بیلیا! ”آپ کی طرف سے آگے ہیں۔“ آپ نے فرمایا: ”میں تمہیں اپنی طرف سے دیتا ہوں، رکھ لو۔“ مگر وہ روتا رہا اور عرض کرنے لگا کہ میں نے یہ پیسے آپ کے لیے رکھے ہیں۔ آپ کو ہی دینے ہیں۔ آپ نے اس کی محبت کے پیش نظر مجبوراً وہ پیسے قبول کر لیے۔ پھر وہ آدمی عرض کرنے لگا حضور! مجھے تھوڑی سی محبت دے دیں۔ غلام رسول کہتا ہے

کہ اُس کے دل میں بھی یہ خیال آیا کہ اگر اُس کے پاس بھی 500 روپے ہوتے تو وہ بھی 500 روپے نذرانہ پیش کر کے آپ کی محبت لے لیتا۔ آپ دلوں کے راز جانتے تھے۔ اس لیے آپ نے میرے سوچنے پر، مجھے بھی اپنی محبت عطا کر دی۔

### چارہ کا ثنا:

غلام رسول ولد سراج دین ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ وہ نماز فجر کے فوراً بعد بس سٹاپ پر پہنچ گیا اور اسی وقت خالی ویگن سٹاپ پر پہنچ گئی۔ وہ اس خالی ویگن پر بیٹھ کر صبح سویرے ہی شرفپور شریف پہنچ گیا۔ بابا صوفی عبدالغفور سے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں دریافت کیا۔ بابا عبدالغفور نے کہا کہ آپ حویلی پر چلے گئے ہیں۔ حویلی پر جا کر دریافت کیا کہ آپ یہاں تشریف لائے ہیں تو وہاں سے پتہ چلا کہ آپ حویلی پر تشریف نہیں لائے۔ غلام رسول کہتا ہے کہ اُس نے اپنے دل میں خیال کیا کہ بابا فیروز (بابا فیروز آپ کے موشیوں کو چارہ وغیرہ ڈالا کرتا تھا) کو ہی مل لیتا ہوں۔ جب اُس نے بابا فیروز کو تلاش کیا تو وہ بھی حویلی میں نہ تھا۔ پھر اُس نے کھیتوں کی طرف دیکھا تو ایسا معلوم ہوا کہ سامنے آپ شمالاً (چارہ) کاٹ رہے ہیں۔ جب وہ وہاں گیا تو وہاں کوئی آدمی بھی نہیں تھا۔ حیرانی کے عالم میں ادھر ادھر دیکھنا شروع کیا تو ایک دو ایکڑ کے فاصلے پر چارہ کے کھیت میں کچھ لوگ بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ جب غلام رسول اُن کے پاس پہنچا اور سلام دعا کی۔ پھر ان سے آپ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہم سوچ رہے تھے کہ آج آپ کے موشیوں کے لیے چارہ کون کاٹے گا؟ ہم تو بیمار ہیں۔ جب میں نے آپ کے خادموں کی یہ بات سنی تو معلوم ہوا کہ آپ نے

کیوں اور کس لیے مجھے صبح سویرے شمس آباد شاہدرہ لاہور سے شرقپور شریف بلوایا ہے؟ اصل بات تو یہ تھی کہ آپ کے خادم بیمار تھے۔ چارہ کاٹنے والا کوئی نہیں تھا اور آپ نے میری چارہ کاٹنے کی ڈیوٹی لگادی تھی۔

بیماری سے شفاء:

غلام رسول ولد سراج دین ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک نوجوان آدمی چارہ دائر (درانتی) سے بیٹھ کر کاٹ رہا تھا۔ جب میں نے اُس نوجوان سے چارہ بیٹھ کر کاٹنے کی وجہ پوچھی تو وہ کہنے لگا کہ وہ 8 دن سے پچیس کی بیماری میں مبتلا ہے اور اُسے افاقہ نہیں ہو رہا۔ پیٹ میں مروڑاٹھتے ہیں۔ غلام رسول نے اُسے کہا کہ وہ حکیم و طبیب کے آستانہ پر ہے۔ وہ تو یہاں بیمار ہو ہی نہیں سکتا۔ یہاں تو بیمار آتے ہیں اور تندرست ہو جاتے ہیں۔ بھلا تو کیسے بیمار رہ سکتا ہے؟ یہ کہہ کر میں نے چارہ کاٹنا شروع کر دیا اور چارہ کاٹا گیا اور حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامتیں سنانا شروع کر دیں۔ میں نے ابھی چند ہی کرامتیں سنائی تھیں کہ اُس بیمار آدمی کی بیماری جاتی رہی اور اُس نے کہنا شروع کر دیا کہ مجھے آرام آ گیا ہے۔ میری بیماری بالکل ختم ہو گئی ہے۔ بس کریں۔ مزید کرامتیں نہ سنائیں۔ میں باقی کا چارہ خود ہی کاٹ لوں گا۔ اُس کے بعد اُس آدمی سے کئی بار ملاقات ہوئی اور اُس کی خریدت دریافت کرتا رہا۔ اُس آدمی نے پھر کبھی پیٹ درد کی شکایت نہ کی جبکہ چارہ کاٹتے ہوئے اُس کے کپڑے اکثر خراب ہو جاتے تھے۔ اُس کے بعد اُس آدمی کو کبھی پچیس کی بیماری لاحق نہیں ہوئی۔ غلام رسول کا کہنا ہے کہ جب وہ کام سے فارغ ہو کر حویلی میں پہنچا تو میرے پیر و مرشد حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے تبسم فرمایا

اور فرمایا: بیلیا! لنگر کھا اور اپنے گھر بھاگ جا۔ میں یہ سوچتا ہوا واپس گھر پہنچ گیا کہ  
شاند آج صبح صبح پیرو مرشد کی یاد یہ اعزاز ملنے کے لیے آئی تھی۔

بیعت ہونا:

غلام رسول ولد سراج دین ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک آدمی میرے  
پیرو مرشد حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیعت ہونے  
کے لیے حاضر ہوا۔ لیکن وہ صبح سے شام تک آپ کی محفل میں خاموش بیٹھا رہا۔ جب  
شام ہوئی تو آپ نے اُس آدمی سے پوچھا: ”بیلیا! کدھر آیا تھا؟“ تو اُس آدمی نے  
جواب میں کہا: ”بیعت ہونے کے لیے آیا تھا مگر آپ کی کوئی کرامت نہیں  
دیکھی۔“ آپ نے اُس آدمی سے فرمایا: ”بیلیا! تم صبح سے یہاں بیٹھے ہو کیا تم نے کوئی  
کام شریعت کے خلاف دیکھا ہے؟ کیا اس سے بڑی کوئی اور کرامت ہوگی؟“ وہ  
آدمی آپ کی یہ بات سُن کر کہنے لگا نہیں اور بہت شرمندہ ہوا۔ آپ سے معافی کا  
طلب گار ہوا اور آپ سے بیعت ہونے کی درخواست کی۔ آپ نے مہربانی فرماتے  
ہوئے اُسے بیعت فرمایا اور آئندہ گناہوں سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ حقوق اللہ  
اور حقوق العباد ادا کرنے کی ہدایت فرمائی۔ نماز پنجگانہ باجماعت ادا کرنے کی خصوصی  
تاکید فرمائی۔

بیعت ہونے کا سبب:

غلام رسول ولد سراج دین ہی بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک دفعہ اپنے پیرو  
مرشد حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیعت ہونے سے  
پہلے حاضر ہوا اور ایک ایسے شخص کی زیارت کی جو کہ اعلیٰ حضرت شہر محمد شرقپوری رحمۃ

اللہ علیہ ”شیر ربانی“ کا مرید تھا۔ اُس شخص نے اپنا واقعہ خود مجھے سنایا کہ اُس کی دائیں ٹانگ ٹوٹ گئی تھی اور اُس نے حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دعا کے لیے اس نیت عرض کیا کہ اگر اُس کی ٹانگ ٹھیک ہوگئی تو وہ پیدل چل کر شرقِ پور شریف میں جمعہ پڑھنے کے لیے آیا کرے گا۔ حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے اُس کی ٹوٹی ہوئی ٹانگ پر ہاتھ پھیرا تو ٹانگ بالکل ٹھیک ہوگئی اور وہ شخص لگاتار تمام جمعے شرقِ پور شریف میں ادا کرتا ہے۔ اُس کی بائیں ٹانگ میں تو کبھی کبھار درد ہوتی ہے مگر دائیں ٹانگ جو ٹوٹی تھی اُس میں کبھی درد نہیں ہوا۔ غلام رسول کہتا ہے کہ جب اُس نے اُس شخص سے اعلیٰ حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کرامت سنی تو وہ اُسی وقت اپنے پیرو مرشد حضرت میاں جمیل احمد شرقِ پوری رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہو گیا۔

### پلاٹ کی فرو ملنا:

غلام رسول ولد سراج دین ہی بیان کرتے ہیں کہ اُس نے اپنا پلاٹ فروخت کرنا تھا۔ پلاٹ کی فرد لینے کے لیے پٹواری کے پاس گیا تو اُس کے منشی نے کہا کہ پلاٹ کا تو انتقال ہی نہیں ہوا تو ملکیتی کاغذات ”فرد“ کیسی؟ میں نے بہت منت سماجت کی۔ لیکن منشی نہ مانا۔ جب میں نے زیادہ زور دیا تو اُس نے کہا کہ آپ کچھری جائیں۔ وہاں سے آپ کو ”فرد“ ملے گی۔ کیونکہ آپ کا انتقال نہیں ہوا۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ ایسے وقت میں اپنے پیرو مرشد کو یاد کرنا چاہیے۔ ہو سکتا ہے کہ کچھری میں کوئی اپنا پیر بھائی مل جائے جو میری مدد کرے۔ چنانچہ میں نے سادہ ٹوپی سر سے اتاری اور ”شیر ربانی“ مسٹرک والی ٹوپی پہن لی۔ میں جو نہی کچھری پہنچا ایک باریش بزرگ ملے اور انہوں نے مجھ سے دریافت کیا اے! پیر بھائی آپ

کیوں کچھری میں گھوم رہے ہیں؟ میں نے اُس سے عرض کیا کہ مجھے یہاں ایک کام ہے۔ بزرگ نے مجھ سے پوچھا کیا کام ہے؟ میں نے عرض کی کہ ملکیتی کاغذات ”فرد“ لینی ہے۔ بزرگ نے کہا کاغذات کدھر ہیں؟ مجھے دو۔ میں آپ کا کام کرواتا ہوں۔ میں نے کاغذات بزرگ کے حوالے کیے۔ وہ کاغذات لے کر اندر چلا گیا اور متعلقہ افسر سے دستخط کروا کر کاغذات مجھے واپس کر دیئے۔ بزرگ فرمانے لگے بیلیا! یہ کام دو ماہ تک بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ میں دوبارہ پٹواری کے پاس گیا۔ اُس کا منشی کہنے لگا کل آنا۔ میں نے تقریباً ایک ہفتہ چکر لگائے۔ منشی کہنے لگا آپ نے رشوت تو دینی نہیں کیونکہ آپ شرفیور شریف والوں کے مرید ہیں۔ اُن کے مرید نہ رشوت لیتے ہیں نہ دیتے ہیں۔ اس لیے آپ کا کام نہ ہوگا۔ اسی دوران وہی بزرگ وہاں آگئے۔ بزرگ مجھے گلے ملے اور فرمانے لگے ”بیلیا! کی گل اے“۔ میں عرض کرنے لگا کہ وہی ملکیتی کاغذات ”فرد“ لینی ہے جس کی آپ نے منظوری لے کر دی تھی۔ اُس نے مجھ سے پوچھا کہ فرد کے کتنے پیسے لیتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ 500 روپے۔ بزرگ نے کہا 500 روپے مجھے دو اور میں نے اُسے 500 روپے دے دیئے۔ اس نے مجھے فرد لے دی۔ پٹواری نے مجھے کہا اگر میں یہ کام کرتا تو میری نوکری جاسکتی تھی اور دو سال قید بھی ہو سکتی تھی۔ کیونکہ پلاٹ کا تو انتقال ہی نہیں ہے۔ لیکن میں نے پھر بھی باباجی کے کہنے پر آپ کو ملکیتی کاغذات ”فرد“ بنا دی ہے۔

دلی مراد پوری ہونا:

غلام رسول ولد سراج دین ہی بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کی نماز ادا کرنے کے بعد وہ اپنے پیرو مرشد حضرت میاں جمیل احمد شرفیوری رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے

لیے حاضر ہوا۔ لیکن کسی وجہ سے زیارت نہ ہو سکی۔ پھر اتوار کے روز آپ کی زیارت کے لیے گیا مگر پھر زیارت نہ ہو سکی۔ وہ بڑا پریشان تھا کہ آپ کی زیارت نہیں ہو رہی۔ جب آپ کا وصال ہوا تب بھی اس کی خواہش تھی کہ آپ کا دیدار نصیب ہو جائے مگر رش کی وجہ سے آپ کا دیدار نصیب نہ ہو سکا۔ بڑی پریشانی لاحق ہو گئی۔ آپ کی قبر کھودنے میں مصروف ہو گیا مگر دل میں یہی خواہش انگڑائیاں لے رہی تھی کہ کسی نہ کسی طرح آپ کی زیارت ہو جائے۔ آپ کا جنازہ گراونڈ میں پہنچ چکا تھا۔ جنازہ کی صفیں تیار ہو چکی تھیں۔ جنازہ پڑھنے کی مکمل تیاری ہو چکی تھی۔ اب زیارت کا کوئی چانس باقی نہیں رہا تھا مگر دل چاہتا تھا کہ زیارت ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ مُسَبَّبُ الْأَسْبَابِ ہے۔ عین نمازِ جنازہ کے وقت آپ کے ایسے چاہنے والے آگئے جن کو آپ کا آخری دیدار کرایا گیا۔ میری بھی قسمت جاگ اٹھی۔ میں فوراً اُن کے ساتھ دیدار کرنے لگا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میری دیدار کرنے کی تمنا پوری کر دی۔ جس کے لیے میں اللہ تعالیٰ کا بہت شکر گزار ہوں۔

ٹرین کا ڈبہ نہ ملنا:

ایک دفعہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے ساہیوال میں جلسہ کی صدارت کرنی تھی۔ آپ نے بذریعہ ٹرین وہاں جانا تھا اور آپ نے وہاں سے کراچی جانا تھا۔ راقم (ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری) کو آپ کا ٹرین کا خریدنا ہوا ٹکٹ اور آپ کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی دے دی گئی اور کہا گیا کہ میں ٹرین میں بیٹھ کر ساہیوال پہنچ جاؤں اور اگر کوئی ٹکٹ چیک کرنے آئے تو میں اُسے کہہ دوں کہ میں ہی میاں جمیل احمد ہوں۔ آپ نے ساہیوال سے اُسی ٹرین پر بیٹھ کر کراچی جانا تھا۔ لیکن بعد میں آپ کا پروگرام تبدیل ہو گیا اور آپ بذریعہ ہوائی جہاز کراچی چلے گئے۔ میں مقررہ وقت پر لاہور ریلوے اسٹیشن پر پہنچ گیا اور ٹکٹ والی بوگی کو تلاش



کرنے لگا۔ خدا کی قدرت دیکھیے! میں اُس بوگی تک پہنچ گیا مگر لاکھ کوشش کے باوجود میں ٹکٹ والی بوگی کا نمبر نہ پڑھ سکا۔ حالانکہ میں اُس کے ارد گرد چکر کاٹ رہا تھا۔ ٹرین چلنے کے قریب تھی۔ میں بڑا پریشان تھا کہ اب کیا ہوگا؟ اگر بوگی نہ ملی تو میں ساہیوال نہیں پہنچ سکوں گا اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی کراچی جانے سے رہ جائیں گے۔ میں اسی کشمکش میں تھا کہ حافظ محمد عالم صاحب اور صوفی اللہ رکھا صاحب لاہور ریلوے اسٹیشن پر پہنچ گئے۔ مجھے تلاش کرتے کرتے مقررہ بوگی اور میرے پاس پہنچ گئے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پروگرام تبدیل کر لیا ہے اور آپ بذریعہ ہوائی جہاز سیدھے کراچی چلے گئے ہیں۔ ہم تینوں نے ٹکٹ واپس کر کے پیسے واپس لیے۔

### مکان تعمیر کرنے میں غیبی مدد:

غالباً 1984ء کی بات ہے کہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ جامع مسجد شیر ربانی چوک ناخدا (مدینہ چوک) دکن پورہ، لاہور میں جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ نے حاضرین سے فرمایا کہ میں زیارت حرمین شریف کے لیے جا رہا ہوں اور آپ لوگوں نے یہاں ہی آکر نماز جمعہ ادا کرنی ہے۔ اس مسجد کی نسبت حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ سے۔ اس میں بڑی برکات ہیں۔ میری عدم موجودگی میں اس مسجد میں آنا نہیں چھوڑنا اور آپ لوگوں کا کوئی کام نہیں رُکے گا۔ یہاں آتے رہنا اور اگر آپ کا کوئی کام رُک گیا تو میری واپسی پر مجھ سے پورا کر لینا۔

راقم (ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری) نے اپنا مکان تعمیر کرنا تھا مگر پیسے موجود

نہیں تھے۔ آپ کا ارشاد مبارک سنا تو بہت خوشی ہوئی۔ دل میں خیال آیا کہ اب مکان شروع کر دینا چاہیے۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی سبب ضرور بنا دے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ مُسَبَّبُ الْأَسْبَابِ ہے اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فرمادیا ہے کہ کوئی کام نہیں رُکے گا۔ میں اسی خیال سے ابھی گھر پہنچا ہی تھا کہ میری نیک سیرت بیوی نے مجھے کہا کہ مکان بنالیں۔ میں نے کہا کہ پیسے تو ہیں نہیں، مکان کیسے بنے گا؟ میں نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ پیسے ہیں؟ اُس نے ہاں میں جواب دیا۔ ہم نے مکان شروع کر دیا پھر پتہ نہیں اللہ تعالیٰ نے کس طرح اور کہاں کہاں پیسے دیے اور مکان تعمیر ہو گیا۔ اللہ والوں کے منہ سے جو بات نکلتی ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی رضا شامل ہوتی ہے۔ اس لیے اللہ والوں کے منہ سے نکلی ہوئی بات پوری ہو جاتی ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے: ”جو بات تیرے منہ سے نکلی پوری ہوئی“

پلاٹ کا قبضہ واپس ملنا:

حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ تو صاحب کرامت ولی تھے ہی مگر آپ کے صاحبزادوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی فضل و کرم سے یہ خصوصی وصف عطا کر رکھا ہے۔

راقم نے 1986ء میں ساکن چندرائے، تحصیل و ضلع، لاہور میں ایک قطعہ اراضی رقبہ پانچ مرلے خریدا۔ جس پر محمد ارشد بھٹی ولد شاہ محمد ولد نواب دین، قوم راجپوت بھٹی، ساکن چندرائے نے 1992ء میں اس رقبہ پر قبضہ کر لیا۔ میں نے اپنے طور پر اس رقبہ کو چھوڑانے کی بہت کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ ایک دن

ماہنامہ ”نور اسلام“ کے دفتر واقع مسجد شیر ربانی 21۔ ایکڑ سکیم نیو مزنگ لاہور میں ماہنامہ ”نور اسلام“ کی اشاعت کے سلسلے میں ایک میٹنگ ہوئی تو صوفی اللہ رکھا صاحب نے حضرت صاحبزادہ میاں جلیل احمد صاحب شرقپوری سے اس کا ذکر کیا کہ راقم کے پلاٹ کا قبضہ واپس نہیں ملا تو حضرت صاحبزادہ میاں جلیل احمد صاحب شرقپوری نے بڑے تعجب کا اظہار کیا اور دعا فرمائی۔ صاحبزادہ صاحب کی دعا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہوئی اور مجھے پلاٹ کا قبضہ واپس مل گیا جو عرصہ دراز سے نہیں مل رہا تھا۔ 29

دنیا کی رنگینیوں کی خواہش ختم ہونا:

راقم (ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری) جب کوئی عالیشان مکان دیکھتا تو دل میں خیال پیدا ہوتا کہ ایسا ہمارا بھی مکان ہونا چاہیے اور اس طرح ہر خوبصورت چیز کی خواہش پیدا ہوتی رہتی تھی۔ اللہ تعالیٰ خود بھٹکے ہوئے انسانوں کی رہنمائی فرماتا ہے لیکن رہنمائی کے لیے اپنے کسی خاص نیک بندے کی ڈیوٹی لگا دیتا ہے۔ یا تو وہ نیک بندہ رہنمائی فرمانے کے لیے خود جس کی رہنمائی اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کے پاس پہنچ جاتا ہے یا پھر بھٹکے ہوئے انسان کو نیک بندے کے پاس بھیج دیتا ہے۔

ایک دفعہ اسی طرح کا واقعہ راقم کے ساتھ بھی پیش آیا۔ وہ اس طرح کہ راقم نے عصر کی نماز جامع مسجد چاہ مغل چکیاں اچھرہ، لاہور میں ادا کی اور نماز کی ادائیگی کے بعد مسجد سے باہر نکلا۔ ابھی چند گز کے فاصلے پر گیا تھا کہ ایک خوبصورت بلڈنگ دیکھی تو اس جیسی بلڈنگ کی خواہش دل میں پیدا ہوئی تو کسی (غیبی طاقت) نے اپنا ہاتھ میرے دائیں کندھے پر رکھا اور یہ الفاظ کہے ”بیٹا یاد رکھو! خوبصورت مکانات

میں رہنے والوں کی زندگی بڑی اجیرن ہوتی ہے۔ خوبصورت مکانات میں رہتے ہیں، خوبصورت لباس پہنتے ہیں، خوبصورت اور نرم بستروں پر سوتے ہیں۔ مگر ان کو رات بھر نیند نہیں آتی۔ اچھی غذا کھاتے ہیں۔ ان کو ہضم نہیں ہوتی۔ اچھے مشروبات پیتے ہیں وہ ان کے لیے بیماری بن جاتے ہیں۔ مگر وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا نہیں کرتے۔ بیٹا! مزدور دن بھر مزدوری کرتا ہے۔ میلا کچیلو لباس پہنتا ہے۔ روکھی سوکھی روٹی کھاتا ہے۔ سادہ پانی پیتا ہے۔ کھر درے فٹ پاتھ پر یا ٹوٹی پھوٹی چارپائی پر سوتا ہے مگر گہری نیند سوتا ہے۔ سوتے وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے۔ صبح اٹھتے ہی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اور روزی کی تلاش میں لگ جاتا ہے۔ بیٹا! کیا امیر کی زندگی اچھی ہے یا غریب کی؟“ اس کے بعد غیبی ہاتھ اٹھ جاتا ہے۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو مجھے کچھ نظر نہ آیا۔ اس طرح حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے میری غیبی طور پر رہنمائی فرمائی۔ اس واقعہ کے بعد میں سکون کی زندگی گزار رہا ہوں۔

آنکھ والا تیرے جو بن کا تماشا دیکھے  
دیدہ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

مکان کا قبضہ واپس ملنا:

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ تو صاحب کرامت ولی تھے ہی مگر آپ کے صاحبزادوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی فضل و کرم سے یہ خصوصی وصف عطا کر رکھا ہے۔

ایک دفعہ راقم السطور کی بیٹیوں کے مکان پر چوہدری جاوید اقبال نے قبضہ کر لیا اور میں نے حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے

دعا کروائی تو مکان کا قبضہ واپس مل گیا۔ یہ پورا واقعہ کچھ اس طرح سے ہے۔

چوہدری جاوید اقبال ولد چوہدری خوشی محمد، خوشی ٹریڈرز، روم نمبر 1، فسٹ فلور، امام دین میڈیسن مارکیٹ، بیرون لوہاری گیٹ، لاہور نے راقم السطور سے راقم کی بیٹیوں کا مکان واقع چھٹہ کالونی نمبر 2 شرق پور روڈ، لاہور مورخہ 9- اکتوبر 2010ء کو 3000 روپے ماہوار کرایہ پر لیا۔ راقم مکان کو کرایہ پر دے کر اپنی اہلیہ کو ساتھ لے کر حج بیت اللہ کی ادائیگی کے لیے سعودیہ چلا گیا۔ جب میں حج کر کے واپس آیا اور کرایہ دار کے پاس گیا تو کرایہ دار چوہدری جاوید اقبال نے مکان کے صحن میں موجود جامن کے درخت کو کاٹا ہوا تھا۔ ایک کمرہ جس میں ہمارا سامان پڑا ہوا تھا۔ اُس کا تالا توڑ کر سامان باہر پھینکا ہوا تھا اور اُس کمرے پر قبضہ کر کے اپنا سامان رکھا ہوا تھا۔ جب اُس سے باز پرس کی گئی تو اُس نے آنکھیں دکھانا شروع کر دیں۔ سال بھر کا کرایہ بھی نہ دیا اور اُلٹا مکان پر قبضہ کر کے بیٹھ گیا۔ اُس نے دھمکیاں دینا شروع کر دیں کہ اگر میں نے کرایہ کا مطالبہ کیا یا مکان خالی کرنے کے لیے کہا تو وہ مجھے اور میرے بچوں کو جان سے مار دے گا۔

کرایہ دار چوہدری جاوید اقبال کا یہ رویہ دیکھ کر میرے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ کرایہ دار کے پیچھے ایک بڑی پارٹی تھی۔ جس کا کام ہی زمینوں، مکانوں اور پلاٹوں پر قبضہ کرنا تھا۔ بڑے اثر و رسوخ والی پارٹی ہے۔ حکومت کے ایوانوں تک اُس پارٹی کی رسائی تھی۔ میں اُن کے مقابلہ میں رائی کے دانہ کے برابر بھی نہ تھا۔ اسی لئے انہوں نے مکان پر قبضہ کیا کہ شریف آدمی ہمارا کیا کر لے گا۔

حافظ محمد عالم صاحب نے مجھے بتایا کہ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد

صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی کا فرمان ہے کہ جس کسی کو کوئی مشکل پیش آئے وہ جامع مسجد شیر ربانی، مدینہ چوک (چوک ناخدا) سن پورہ لاہور میں دو رکعت نفل پڑھ کر دعا کرے تو اس کی مشکل حل ہو جائے گی۔ کیونکہ اس مسجد کی نسبت حضور میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ہے۔ میں نے دو نفل مسجد شیر ربانی سن پورہ، لاہور میں ادا کیے اور پھر شرقپور شریف روانہ ہو گیا۔ وہاں پہنچ کر پیر میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ سے دعا کروائی اور پھر مکان کا قبضہ چھوڑانے کی کوششیں شروع کر دیں۔

چوہدری جاوید اقبال کراہیہ دار نے اپنے پارٹنر ملک شوکت علی ولد نیک محمد، ساکن نزد پہاڑی محلہ، درس بڑے میاں مغلیہ پورہ لاہور سے میرے خلاف ایک جھوٹا مقدمہ نمبر 2011.565.c.663 مورخہ 5.7.2011 بعد الت عاصمہ تحسین صاحبہ، سول جج فسٹ کلاس فیروزوالہ میں دائر کروایا۔ اللہ پاک کی رحمت سے اور پیر میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا سے اس میں وہ بُری طرح ناکام ہوا۔

چوہدری جاوید اقبال کراہیہ دار نے اپنے پارٹنر ملک شوکت علی سے میرے اور میرے اکلوتے بیٹے محمد اویس ندیم بھٹی کے خلاف ایک فوجداری مقدمہ بذریعہ درخواست نمبری 1715 مورخہ 6.7.2011 کو ڈی۔ آئی۔ جی شیخوپورہ کے دفتر میں درج کروایا۔ انکواری ہوئی۔ پیر میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کی برکت سے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس ناجائز مقدمہ کی انکواری بھی ہمارے حق میں ہوئی۔

پھر چوہدری جاوید اقبال کرایہ دار نے اپنے پارٹنر کی مدد سے ہم دونوں باپ بیٹا کے خلاف ایک تیسرا فوجداری ناجائز مقدمہ رجسٹرڈ کروانے کے لیے مقدمہ نمبر 567 مورخہ 5۔ اگست 2011ء کو عبدالرزاق، ایڈیشنل سول سیشن جج فیروز والہ والا کی عدالت میں دائر کروایا اور پیرمیاں خلیل احمد شرقی پوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کی برکت سے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس مقدمہ میں بھی اُسے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

چونکہ پیرمیاں خلیل احمد شرقی پوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا اور اللہ تعالیٰ کا فضل ہمارے شامل حال تھا۔ اس لیے ہم اپنی کوشش میں لگے رہے اور ایک جائز مقدمہ نمبر 1114.11 مورخہ 22.9.2011 کو بجرم 308 کرایہ دار چوہدری جاوید اقبال کے خلاف رجسٹرڈ کروانے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ جرم ناقابل ضمانت تھا۔ اس لیے کرایہ دار چوہدری جاوید اقبال بُری طرح پھنس گیا اور اُس کے بچنے کے سارے راستے بند ہو گئے۔ اس مقدمہ سے بچنے کے لیے اُس کے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا کہ وہ ہم سے صلح کرے۔ چنانچہ اُس نے حاجی محمد اشرف ڈار اور پوٹ (محمد امین ڈار) جو کہ ہمارے ملنے والے تھے اُن کی وساطت سے صلح کر لی اور اُس کی ضمانت کنفرم ہو گئی۔ پیرمیاں خلیل احمد شرقی پوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کے نتیجہ میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی اور ہمیں ہمارے مکان کا قبضہ واپس مل گیا۔ 30

ستمبر کے بدھ کا شدت سے انتظار:

حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقی پوری لکھتے ہیں: ”آخری ایام میں

آپ (والد گرامی) کی خدمت کرنے والے ڈاکٹر خالد صاحب، ڈاکٹر فقیر حسین صاحب، محمد ایوب صاحب اور بابا عبدالغفور صاحب اور چند دیگر ساتھی جنہوں نے آپ کی خدمت میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا۔ ہمیشہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس رہے۔ ان کے ساتھ جب میں نے آپ کے بارے میں کچھ باتیں کیں تو محمد ایوب نے اپنی ایک ڈائری دکھائی اور بتایا کہ دو ماہ قبل آپ مجھ سے ہر آئندہ آنے والے بدھ کی تاریخ پوچھتے رہتے اور لکھواتے رہتے۔ جب ماہ ستمبر کے بدھ آنے شروع ہوئے تو آپ نے لکھوانا بند کر دیا۔ جیسے کئی ماہ پہلے سے ماہ ستمبر کے آخری ایام کا شدت سے انتظار تھا اور ان آخری ایام میں سالانہ عرس مبارک کی تمام تیاریاں مکمل کروا چکے تھے۔ ہر ایک کو بلا کر اُس کی ڈیوٹی کی یاد دہانی کئی بار آپ نے کروائی۔ لنگر شریف کے معاملات کو کئی بار دیکھا اور ایک ماہ قبل مجھے بطور خاص طلب فرمایا۔ اُس وقت میری والدہ ماجدہ بھی آپ کی خدمت میں موجود تھیں اور آپ فرمانے لگے: ”میاں ولید احمد اور میاں محمد صالح ان دونوں کو میں تمہارے سپرد کر رہا ہوں۔ میرے بعد تم نے ان کی سرپرستی کرنی ہے۔“ میں نے عرض کیا حضور! میں تو شروع دن سے ہی ان کو اپنے بیٹے سمجھتا ہوں اور آپ کے سب پوتے، پوتیاں میرے لیے بچوں کی طرح ہیں۔“ 31۔

آپ 11 ستمبر 2013ء کو بروز بدھ اس دارِ فانی سے اس سفر پر روانہ ہو گئے جس کا مسافر کبھی لوٹ کر واپس نہیں آتا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ط۔ 32  
راز معلوم کرنا:

علامہ محمد انور قمر شرفپوری رحمۃ اللہ علیہ راقم کے دو طرح سے استاد تھے۔



ایک تو میں نے اُن سے گورنمنٹ پابلیٹ ہائیر سیکنڈری سکول شرقپور شریف سے تعلیم حاصل کی تھی۔ دوسرے یہ کہ میں نے اُن سے کچھ لکھنا پڑھنا بھی سیکھا تھا۔ ویسے بھی آپ مجھ سے بہت پیار کرتے تھے۔

علامہ محمد انور قمر شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ دورانِ گفتگو مجھے بتایا کہ جب حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے نام کے ساتھ لقب ”فخر المشائخ“ لکھا جانے لگا تو میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام کے ساتھ کس طرح اور کیونکر ”فخر المشائخ“ لکھا جانے لگا ہے۔ اس کی کوئی دلیل ہے یا پھر آپ نے خود ہی اپنے نام کے ساتھ ”فخر المشائخ“ لکھوانا شروع کر دیا ہے۔ اس بات کا میں نے ابھی کسی سے ذکر نہیں کیا تھا۔

اگلی صبح میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کے لیے حویلی پر جا رہا تھا۔ جب میں دونوں سڑکوں کے سنگھم پر پہنچا جہاں ایک سڑک آپ کی حویلی کو جاتی ہے تو آپ کی گاڑی لاہور کی طرف سے آئی اور میرے قریب آ کر رُک گئی۔ آپ گاڑی سے باہر نکلے اور گاڑی کی ڈیش بورڈ پر پڑی ایک کتاب اٹھائی اور مجھے دے دی اور فرمایا: قمر صاحب اس کتاب کو پڑھو اور تمہیں تمہارے سوال کا جواب مل جائے گا۔ مجھے بڑی بے چینی تھی۔ میں کتاب گھرنے لگا اور گھر جاتے ہی اس کو پڑھنے لگا۔ جب میں نے ورق الٹا تو وہی صفحہ نکلا جس پر میرے سوال کا جواب تھا یعنی ”فخر المشائخ“ آپ کے نام کے ساتھ کیوں لکھا جانے لگا ہے۔

ڈپنٹری کا قیام:

راقم کی اس بارے میں فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد

صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ سے کبھی بات نہیں ہوئی تھی کہ میری بیوی ڈیکل لائن کی ہے۔ اچانک آپ نے ایک دن فرمایا: ”اپنی بیوی کو کہنا کہ وہ گھر کی عورتوں کو دوائی دے دیا کرے“۔ چنانچہ آپ کے فرمان کے مطابق گھر کے اندر عورتوں کے لیے ایک چھوٹی سی ڈپنسری قائم کر لی۔ میں اور میری بیوی عرصہ دراز تک جمعہ کے روز شرقپور شریف جاتے رہے اور میری بیوی عورتوں کو ان کی بیماری کی تشخیص کر کے دوائی دیتی رہی۔ پھر 2002ء میں میری بیوی کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور ہمیں یہ ڈپنسری مجبوراً بند کرنا پڑی۔ لیکن اس کی وجہ سے آپ کے اہل خانہ سے میری بیوی کی اتنی محبت بڑھی کہ آپ کے اہل خانہ کا ہر فرد میری بیوی کو جانتا اور پہنچاتا ہے اور اپنے گھر کا ایک فرد سمجھتا ہے۔ ایسی ملاقاتیں تو نصیبوں سے حاصل ہوتی ہیں۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قتل شریف کے دن امی جی (آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ محترمہ) نے میری بیوی کو خصوصی ہدایت فرمائی کہ اب پہلے سے زیادہ چکر لگایا کرنا۔ آنا جانا چھوڑنا نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس محبت کو ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔ آمین!

فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ اپنے آباؤ اجداد کے مطابق اتباع سنت مصطفیٰ ﷺ کو ہی اپنی سب سے بڑی کرامت گردانتے تھے۔ آپ کا ہر عمل شریعت مطہرہ اور سنت نبوی ﷺ کے عین مطابق ہوتا تھا۔ آپ اپنے مریدین اور عقیدت مندوں کو بھی سنت نبوی ﷺ اپنانے کی تلقین فرماتے تھے۔

گمشدہ رقم کا ملنا:

جناب حاجی عصمت اللہ صاحب آف دو گج شریف، لاہور بیان کرتے

ہیں کہ ایک دفعہ میں فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں شرقپور شریف حاضر ہوا۔ میری موجودگی میں اچانک ایک عمر رسیدہ آدمی پریشانی کے عالم میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا، حضور! میرے پاس تو ہزار سات کی رقم تھی جو گر گئی ہے۔ آپ دعا فرمائیں وہ میل جائے۔ آپ نے فرمایا: پہلے تم کھانا کھاؤ۔ چنانچہ حسب ارشاد اس آدمی نے کھانا کھایا اور پھر آ کر آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ حاضرین کی موجودگی میں سفید کپڑے پہنے ہوئے ایک شخص بیٹھک کے دروازے پر آیا اور آپ کی طرف رومال میں لپٹی ہوئی کوئی پھینک کر تیزی سے غائب ہو گیا۔ آپ نے وہ رومال پکڑ کر جلدی سے کپڑوں کے نیچے چھپا لیا۔ آپ احباب سے یکے بعد دیگرے گفتگو فرماتے ہوئے متاثرہ شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تمہاری رقم گم ہوئی ہے؟ اُس نے عرض کیا ہاں حضور! میری رقم گم ہوئی ہے۔ آپ نے رومال اُسے پکڑا دیا اور فرمایا: ”دیکھو یہی تمہاری رقم ہے؟“ اس نے رقم ملاحظہ کرنے کے بعد عرض کیا: حضور! یہ میری ہی رقم ہے۔ متاثرہ شخص بہت خوش ہوا اور اجازت لے کر اپنے گھر روانہ ہو گیا۔ 33

گمشدہ لڑکے کا ملنا:

جناب حاجی عصمت اللہ صاحب آف دو گنج شریف، لاہور کا بیان ہے کہ موضع پھلروان کا ایک لڑکا گم ہو گیا۔ اس کے والدین اور عزیز واقارب نے اسے بہت تلاش کیا لیکن لڑکا نہ مل سکا۔ اسے تلاش کرتے ہوئے سات مہینے گزر گئے۔ ایک دن لڑکے کے والدین اور عزیز واقارب فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں

جمیل احمد صاحب شرقی پوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کرانے کا پروگرام بنایا۔ وہ سرزمین شرقی پور شریف میں پہنچے اور آپ کی خدمت میں آپ کی بیٹھک میں حاضر ہو کر سلام پیش کیا۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں سے چمٹ گئے اور عرض کیا حضور! ہمیں اپنا لڑکا ابھی چاہیے۔ جب تک لڑکا نہیں ملے گا ہم آپ کے قدم نہیں چھوڑیں گے۔ آپ نے انہیں سمجھایا کہ میں دعا کروں گا۔ لڑکا مل جائے گا۔ لیکن انہوں نے آپ کے قدم نہ چھوڑے۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں فرمایا: تم اپنی آنکھیں بند کرو۔ انہوں نے حسب ارشاد اپنی آنکھیں بند کیں اور کھول کر دیکھا تو لڑکا موجود تھا۔ اس کے بعد حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ جلدی سے اپنے گھر تشریف لے گئے اور وہ لوگ اپنا لڑکا لے کر خوشی خوشی اپنے گھر روانہ ہو گئے۔ 34

علمی الجھن دور کرنا:

علامہ محمد انور قمر شرقی پوری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک رات میں کوئی مضمون لکھنے بیٹھا تو اُس وقت جو کچھ لکھنا چاہا وہ ذہن میں نہ آیا۔ میں نے مطلوبہ چیز کتابوں میں تلاش کی۔ لیکن دستیاب نہ ہوئی۔ آخر نصف رات کے وقت ناکامی کے بعد سو گیا۔ صبح کو قبلہ حضرت میاں جمیل احمد شرقی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے مطابق کنوئیں پر موجود لڑکوں کو خوشحالی سکھانے کے لیے گیا۔ وہاں موجود احباب نے پیغام دیا کہ صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ شاہدرہ تشریف لے گئے ہیں اور آپ کا حکم ہے کہ قمر صاحب کو یہاں ٹھہرانا۔ چنانچہ میں کافی دیر تک انتظار کرتا رہا۔ چونکہ سکول کا وقت ہو رہا تھا۔ اس لیے میں چل پڑا۔ جب میں دربار حضرت ”شیر ربانی

“کے مقابل پہنچا تو آپ کار پر تشریف لے آئے اور وہاں ملاقات ہو گئی۔ آپ کے پاس ایک کتاب تھی جو کار میں سوار ایک لڑکے کے ہاتھ میں تھی۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ڈرائیور کو حکم دیا کہ ماسٹر صاحب کو سکول چھوڑ آؤ۔ جب ڈرائیور مجھے لے کر چلا تو آپ نے رکنے کا اشارہ فرمایا: گاڑی رکنے پر حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس مقصد کے لیے نہیں نے تمہیں یہاں روکا تھا وہ یہ کتاب ہے۔ کتاب عنایت فرماتے ہوئے فرمایا: اسے پہلے خود پڑھو پھر میاں نور محمد نصرت نوشاہی صاحب کو پڑھنے کے لیے دینا۔ وہ کتاب ”نام و نسب“ مؤلف نصیر الدین نصیر (گوٹروی) کی تھی۔ یہ کتاب لے کر میں سکول پہنچا۔ اس کی سرورق گردانی سے مضامین دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ سکول سے میں نے علامہ نصرت نوشاہی صاحب سے فون پر کتاب کے بارے میں گفتگو کی اور انہیں کہا کہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے کتاب عنایت فرمائی ہے اور حکم دیا ہے کہ پہلے خود پڑھو اور پھر میاں نوشاہی صاحب کو پڑھوانا۔ میں چاہتا ہوں کہ پہلے آپ پڑھ لیں۔ حضرت نور محمد نصرت نوشاہی صاحب نے کہا کہ جیسا میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا حکم ہے ویسا ہی کریں۔ پہلے تم خود پڑھو اور پھر میں پڑھوں گا۔ جب میں گھر آیارات کو کتاب (نام و نسب) کھولی تو گزشتہ رات کو مضمون نویسی میں جو چیز رکاوٹ بن رہی تھی وہ اس کتاب میں موجود تھی۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تصرف اور نظر عنایت سے مجھے مضمون کی تیاری میں مدد مل گئی۔ 35

خواب میں مرید کرنا:

جناب حاجی عصمت اللہ صاحب آف دو گنج شریف، لاہور بیان کرتے

ہیں کہ مجھے خواب میں حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی موجودگی میں مجھے مرید کیا۔ درود شریف، نماز، اکلِ حلال اور والدین کے حقوق وغیرہ کی پابندی کرنے کے سلسلے میں ہدایات ارشاد فرمائیں۔ نیز آپ نے سید طالب حسین گردیزی مہتمم جامعہ برکات العلوم مغلیہ پورہ کے پیچھے نماز جمعہ پڑھنے کا حکم فرمایا۔

جناب حاجی عصمت اللہ صاحب آف دو گنج شریف، لاہور بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ قبلہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خواب میں زیارت ہوئی تو آپ نے شرقپور شریف آنے کا حکم دیا۔ میں نے عرض کیا حضور! میں نے تو راستہ نہیں دیکھا تو آپ نے فرمایا: مولانا سید طالب حسین گردیزی صاحب کے ساتھ آجانا۔ چنانچہ میں آپ کے ارشاد جمیل کے مطابق شرقپور شریف میں حاضری کے لیے شاہ صاحب مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ شاہ صاحب اور میں شرقپور شریف پہنچے تو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ قبلہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ہوا پر سوار ہو کر بیٹھک میں تشریف لائے اور حاضرین کی باتیں سماعت فرمانے لگے۔ جب گفتگو میں ہماری باری آئی تو شاہ صاحب نے عرض کی، حضور! اس لڑکے کو مرید کرنے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اس لڑکے کو تو ہم پہلے سے جانتے ہیں (جبکہ اس سے قبل میں ظاہری طور پر آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا تھا) اور آپ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے مزید فرمایا: جو اوراد و وظائف ہم تم کو بتا چکے ہیں ان پر عامل رہو۔ صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ

علیہ کے اس عجیب طریقے سے مجھے مرید کرنے پر شاہ صاحب متعجب ہوئے۔ 36

اول پوزیشن:

پروفیسر خالد بشیر صاحب (ریٹائرڈ) پرنسپل لکھتے ہیں کہ انہوں اپنے بڑے بیٹے رافع احمد کو 2006ء میں قبلہ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کا مرید کرایا اور وہ میٹرک کے امتحان میں پاکستان انٹرنیشنل پبلک سکول، گجرات سے 850 میں سے 786 نمبر لے کر سکول میں اول آیا۔ پھر آپ کی دعا سے 2009ء میں ایف۔ ایس۔ سی میں اس کے بیٹے نے گوجرانوالہ بورڈ میں تیسری پوزیشن حاصل کی اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے اسے دو لاکھ روپے انعام سے نوازا۔ 37

ڈوبی ہوئی رقم ملنا:

پروفیسر خالد بشیر صاحب (ریٹائرڈ) پرنسپل لکھتے ہیں کہ قبلہ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت سے کار خریدنے کی جستجو کر رہا تھا۔ ایک پرانے واقف کار نے کہا کہ میری گاڑی دیکھ لیں۔ میں نے کہا کہ مجھے ڈرائیونگ نہیں آتی۔ اس نے مجھے ڈرائیونگ سکھانے کا وعدہ کیا اور دو لاکھ روپے مجھ سے ہتھیالیے۔ جب میں نے گاڑی کا مطالبہ کیا تو اس مکار آدمی نے وعدے وعید کر کے ٹرخانے لگا۔ میں نے شرقپور شریف میں حاضر ہو کر قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے دعا کی درخواست کی۔ آپ نے دعا فرمائی اور فرمایا: ”گھبرانا نہیں اللہ مدد کرے گا“۔ چند دنوں کے بعد میں اپنے گھر واقعہ صابو وال روڈ گجرات میں رات دس بجے سونے کی تیاری کر رہا تھا کہ میرے

گھر کی بیٹھک میں ہلکی سی روشنی ہوئی اور آقائے دو جہاں نبی کریم ﷺ پختن پاک کے ساتھ تشریف لائے اور فرمایا: ”ارے! تم میاں جمیل احمد شرقی پوری کے مرید ہو۔ ہم تمہارے پیسے ضائع نہیں ہونے دیں گے۔“

چند دنوں کے بعد ہیڈ مرالہ روڑ پر واقعہ شیخ چوگانی میں حضرت امنون علیہ السلام کے مزار مبارک کے متولی پیر سید شہزادی شاہ سے ملاقات ہوئی تو اُس نے کہا کہ پیسے آپ کو ضرور واپس ملیں گے۔ بیس دن کے بعد شاہ صاحب نے رقم اس مکار آدمی سے لے کر گجرات میں میرے گھر پہنچا دی۔ 38

سدرۃ المنتہیٰ کی سیر:

پروفیسر خالد بشیر صاحب (ریٹائرڈ) پرنسپل لکھتے ہیں کہ میں ایک نوات اپنے گھر میں سویا ہوا تھا کہ تہجد کے وقت قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکاشفے میں تشریف لائے۔ مجھے بازو سے پکڑا اور آپ نے آسمانوں کی طرف پرواز شروع کر دی۔ پہلا، دوسرا، تیسرا، حتیٰ کہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس جا کر آپ نے میرا بازو چھوڑ دیا اور میں سجدے میں گر گیا اور آپ لامکاں کی طرف اوپر پرواز کر گئے۔ 39

انگلش کا پروفیسر بنوانا:

پروفیسر خالد بشیر صاحب (ریٹائرڈ) پرنسپل لکھتے ہیں کہ میں فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقی پوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک بے روزگار نوجوان کی حیثیت سے آیا تھا اور آپ نے مجھے نہ صرف انگلش کا پروفیسر بنوایا بلکہ آپ کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے مجھے پرنسپل کے عہدے پر فائز کیا۔



مجھے کون جانتا تھا تیری دوستی سے پہلے  
آپ نے خرید کر مجھے انمول کر دیا

جن سے ملاقات کروانا:

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی رحمۃ اللہ علیہ جن کا آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے روحانی رشتہ بڑا مضبوط تھا نے اپنی کتاب ”میرے مخدوم“ کے صفحہ 80-88 پر ایک جن سے اپنی ملاقات کا واقعہ تحریر کیا ہے۔ انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:

”حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کے فروغ اور ان کی تعلیمات سے روشناس کرانے کی مہم پورے زوروں پر تھی کہ اسی دوران ایک دلچسپ واقعہ پیش آیا۔ راقم الحروف کو 1966ء میں ڈاکٹریٹ کا مقالہ لکھنے کی اجازت حاصل ہوئی۔ چونکہ موضوع تفسیر سے متعلق تھا۔ لہذا قدیم تفاسیر کے ساتھ ساتھ عصر حاضر میں بھی لکھی جانے والی تفاسیر کے مطالعے کا موقع ملا۔ ان جدید تفاسیر میں بعض متجددین کی تفاسیر بھی نظر سے گزریں۔ اپنے اصل موضوع سے مربوط و متعلق علمی تحقیقی مواد جمع کرتے ہوئے دوران مطالعہ متجددین کی تفاسیر میں جنات کے بارے میں عجیب و غریب تاثرات سامنے آئے۔ مثلاً یہ کہ پہاڑوں اور جنگلوں میں رہنے والے انسان جو لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوتے ہیں جن ہیں (جن کے معنی ہیں پوشیدہ مخلوق۔ قرآن حکیم میں یہ لفظ اپنے لغوی معنی میں بھی مستعمل ہوا ہے۔ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَى كَوْكَبًا۔ پھر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رات کا اندھیرا آیا تو انہوں نے ایک تارادیکھا) یا بقول بعض مغرب میں رہنے والے وہ انسان جن کا شب و روز آگ سے ربط و تعلق ہے، جن ہیں (کیونکہ جنات آگ سے پیدا کیے

گئے ہیں۔ قرآن حکیم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: **وَ خَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ** ترجمہ: اور جن کو پیدا فرمایا آگ کے لوکے سے) گویا متجددین نے لغت اور قرآن حکیم کی آیات کا صحیح سہارا لینے کی بجائے اپنے نقطہ نگاہ درست قرار دینے کے لیے غلط طور پر سہارا لے کر جن کی حقیقت کا انکار کیا اور اسے انسان ہی کی ایک قسم قرار دیا۔ جبکہ قرآن حکیم کا معمولی علم رکھنے والا بھی اس امر سے آگاہ ہے کہ جن اور انسان الگ الگ مخلوق ہیں۔ قرآن حکیم میں ہے: **قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْنِي مِنْ نَّارٍ وَ خَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ** ترجمہ: شیطان بولا (جو جن تھا) میں اس سے بہتر ہوں۔ تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا۔

ذہن میں یہ خلش پیدا ہوئی کہ جب قرآن حکیم کے مطابق جن اور انسان الگ الگ مخلوق ہیں تو پھر انسان ہی کو کسی خاص عمل سے متعلق ہونے کی بنا پر جن کیسے قرار دے دیا گیا؟ یا اللہ! یہ ماجرا کیا ہے؟

اپنے معمولات یومیہ ادا کرتا رہا لیکن یہ خلش (انسان کو جن قرار دینا) ذہن میں چٹکیاں لیتی رہی۔ ایک رات نمازِ عشاء کے بعد ابھی بستر کی طرف بڑھنے کا ارادہ کر رہا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ دروازہ کھولا تو معلوم ہوا کہ حضرت صاحبِ قبلہ رحمۃ اللہ علیہ بلا رہے ہیں۔ جلدی ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹھک میں حاضر ہو گیا۔ آپ چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ کمرے میں بچھی ہوئی صفوں پر آٹھ دس افراد بیٹھے تھے۔ میرے داخل ہوتے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ”ان سے ملیے!“۔

دیکھا تو معلوم ہوا کہ کچھ لوگ ایک نوجوان لڑکے کو ساتھ لے کر آپ کی

خدمت میں دعا کے لیے حاضر ہوئے ہیں اور درخواست کی ہے کہ اس نوجوان پر جن کا اثر ہے۔ آپ دعا فرمائیں کہ اثر زائل ہو جائے۔ اس کی طبیعت بحال ہو جائے۔ راقم الحروف تو پہلے ہی ذہنی خلش کا ازالہ کرنا چاہتا تھا۔ اس نوجوان لڑکے سے استفسار کیا: آپ کا نام کیا ہے؟ دیہاتی نوجوان کے اندر موجود جن نے اردو میں جواب دیا سلطان۔

راقم الحروف (ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی) کو محسوس ہوا کہ میرا مخاطب دیہاتی لڑکا نہیں بلکہ جن ہے۔ ذہن میں یکدم سوالات کا تلاطم برپا ہو گیا۔ چنانچہ یکے بعد دیگرے سوالات کرنے لگا۔ محترم سلطان صاحب سے بصد ادب درخواست ہے کہ فقیر حقیر نے اپنی یادداشت کے مطابق مکالمہ کو ٹھیک ٹھیک بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر کوئی فرو گذاشت ہو گئی ہو تو براہ کرم فریاد خدلی سے عفو درگزر سے کام لیں۔ میں جہاں مخدوم و ممدوح کا شکر گزار ہوں کہ ان کے توسط سے یہ ملاقات ہوئی، وہاں محترم سلطان صاحب کا ممنون ہوں کہ ان کے جوابات سے انتہائی مفید معلومات حاصل ہوئیں۔

مکالمہ:

س: آپ کا نام؟

ج: سلطان۔

س: آپ کی عمر؟

ج: 1500 برس

س: آپ کا شغل؟

ج: 2500 (اڑھائی ہزار) جٹوں کا سردار ہوں۔

س: پھر تو آپ کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہوا ہوگا۔ آپ زیارتِ رسول کریم ﷺ سے مشرف ہوں گے؟

ج: نہیں! 800 برس کفر میں گذرا۔ 700 برس سے مسلمان ہوا ہوں۔

س: کس کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے؟

ج: ایک نقشبندی بزرگ کے ہاتھ پر مسلمان ہوا۔

س: اس بچے کے درپے کیوں ہوئے ہیں؟

ج: اس نے ہماری خوراک کو پلید اور ناپاک کیا۔ (اور مجھے حضور ﷺ کا وہ ارشاد گرامی یاد آ گیا جس میں ہڈی اور گوبر سے طہارت کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ کیونکہ اس میں تمہارے بھائیوں (جٹوں) کی خوراک ہے۔

س: کیا آپ کا عمل دخل مسکن برصغیر میں ہے، یورپ وغیرہ ممالک میں نہیں؟

ج: ہم دنیا میں ہر جگہ موجود ہیں۔ ہم انسانوں کی تعداد سے دگنے ہیں۔ لیکن ہمارا اکثر بسیرا جنگلوں اور ویرانوں میں ہوتا ہے۔

س: آپ کی اقسام بھی ہیں؟

ج: ہاں! بھوت، پریت، بڈاوا، چڑیل وغیرہ۔

س: کیا اپنی زیارت کرائیں گے؟

ج: نہیں! تم ڈر جاؤ گے۔

س: آپ کی ساخت کیا ہے؟

ج: ہوا کی طرح۔

س: آپ کی غذا؟

ج: ہڈی میں کوئی شے۔

سوال و جواب کا یہ سلسلہ جاری تھا کہ حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا: ”کیا تم نے حضرت نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کا مزار دیکھا ہے؟“  
سلطان صاحب نے سر نیچے کیا جیسے سجدے میں جانے لگے ہیں۔ ایک منٹ بھی نہ گزرا تھا کہ سر اٹھایا اور کہا ہوا آیا ہوں۔

آپ (حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ) نے حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر فرمایا تو سلطان صاحب نے پھر سر نیچا کیا۔ ابھی ایک منٹ بھی نہیں گزرا تھا کہ پہلے کی طرح کہا ہوا آیا ہوں۔ دو کتابیں مرقد پر موجود ہیں۔ آپ نے فرمایا: ہاں! وہ گلستان بوستان ہیں۔

پھر آپ نے مہمانوازی کے حوالے سے ان سے پوچھا آپ کو کیا پیش کریں؟ جواب میں انہوں نے ”امرود“ کہا۔ چنانچہ آپ نے ایک شخص کو امرود لانے کے لیے بھیجا۔ چونکہ رات کا ابتدائی حصہ گزر چکا تھا۔ اس شخص نے (غالباً) (معراج دین صاحب موچی) اپنے تعلق سے کسی دوست دکاندار کی دکان کھلوا کر امرود فراہم کر دیئے۔ محترم سلطان صاحب امرود منہ میں ڈالتے تھے اور بغیر چبائے کھائے جا رہے تھے جیسے کوئی چیز منہ کے ذریعے چبائے بغیر براہ راست معدے میں ڈالی جا رہی ہے۔ میرے لیے یہ اچنبھے کی بات تھی اور بڑی حیرت سے ان کے کھانے کے اس انداز کو دیکھ رہا تھا۔ میرے ایک سوال کے جواب میں محترم سلطان صاحب نے یہ بتایا کہ جنوں میں بھی مختلف مسالک ہیں جو جن جس استاد سے تعلیم

حاصل کرتا ہے۔ اسی مسلک کا ہو جاتا ہے۔

میرے مختلف اور متنوع سوالات سے محترم سلطان صاحب کو یہ خیال آیا کہ گویا میں ان کی باتوں پر یقین نہیں کر رہا۔ چنانچہ انہوں نے حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ پروفیسر صاحب کو اگر یقین نہیں آ رہا تو نشانی کے طور پر یونیورسٹی کی کوئی دیوار توڑ ڈالوں؟ (حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشفقانہ اور کریمانہ انداز میں میرا تعارف کروا چکے تھے) میں نے جواباً عرض کیا کہ نہیں مجھے ان کی باتوں پر کامل اطمینان ہے۔

محترم سلطان صاحب نے حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ میری کسی خدمت کی ضرورت ہو تو فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: ”بزرگوں کا دیا سب کچھ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں ہو سکتا۔“

آپ کے فرمان پر محترم سلطان صاحب نے بچے پر اپنا اثر ختم کر دیا اور کہا کہ میں اس بچے کو چھوڑتا ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں تو کبھی سلام کے لیے حاضر ہو جایا کروں۔ آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔

دوران گفتگو میں دیکھ رہا تھا کہ بچے کی آنکھیں گویا بند ہیں۔ بچے نے صحیح ہونے پر آنکھیں کھول لیں اور پنجابی میں بات کرنے لگا۔

مجلس ختم ہو گئی اور میں یہ سوچنے لگا کہ میزے مخدوم کا کتنا کرم ہے کہ میں نے اپنی ذہنی خلش کا آپ سے ذکر تک نہیں کیا اور آپ نے بفضلہ تعالیٰ اپنی شفقت سے میری ملاقات محترم سلطان صاحب سے کروائی اور شکوک و شبہات کے تمام

کانٹے دور فرما دیئے۔

میں نے دوبارہ سورۃ احقاف اور سورۃ جن کے مضامین کا مطالعہ کیا۔ ایک اقتباس قارئین کرام کی دلچسپی کے لیے پیش خدمت ہے۔ سورۃ الرحمن کے تعارف میں پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں: ”نوع انسانی کے ساتھ ایک دوسری نوع کا ذکر بھی یہاں خصوصیت سے کیا گیا ہے جسے جن کہا جاتا ہے۔ ان دونوں کے مادہ تخلیق میں جو فرق ہے وہ بھی بتا دیا اور فسای الاء ربکما تکذبان کے بار بار تکرار سے اس حقیقت سے بھی آگاہ کریا کہ قرآن کے مخالف صرف انسان ہی نہیں بلکہ جنات بھی ہیں اور جب وہ قرآن کے احکام پر عمل کرنے کے مکلف ہیں تو واضح ہو گیا کہ وہ حضور نبی رحمت ﷺ کے امتی ہیں اور حضور ﷺ جن و انساں دونوں کے نبی ہیں“۔ 41

”وَ خَلَقَ الْجَانَّ“ کی تشریح میں پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: ”جان جنوں کے پہلے باب کا نام ہے۔ جس طرح آدم علیہ السلام کی تخلیق مٹی سے ہوئی۔ اسی طرح جان کی تخلیق خالص آگ سے ہوئی۔ پھر جنوں کی نسل کو چلانے کے لیے ازواج کا وہی نظام یہاں بھی جاری ہے جو انسانوں میں ہے۔ مارج کہتے ہیں خالص آگ کو جس میں دھوئیں کا نام و نشان نہ ہو۔ قرآن کریم کی ان دو آیتوں 42 میں صراحت بتا دیا کہ انسان اور جن دو مختلف نوع ہیں۔ ایک کا اصل مٹی ہے اور دوسرے کا اصل آگ ہے۔ اب جو لوگ جنات کو الگ نوع تسلیم نہیں کرتے بلکہ نوع انسانی کے بعض افراد کو جن کہنے پر بضد ہیں۔ وہ قرآن کریم کی ان آیتوں کو بار بار پڑھیں“۔ 43

سورۃ الاحقاف: آیات 29 اور 32 کی تفسیر میں پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ واضح کرتے ہیں: جنّات بھی حضور ﷺ کی امت دعوت میں شامل ہیں۔ اس آیت میں بارگاہ رسالت ﷺ میں جنّات کی پہلی حاضری کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ اکثر مفسرین کے قول کے مطابق یہ واقعہ وادی نخلہ میں پیش آیا جبکہ حضور ﷺ عشاء کی نماز یا صبح کی تلاوت فرما رہے تھے۔ جنّوں کے ایک گروہ کا گزر ایک وادی سے ہوا۔ یہ اثر انگیز کلام سن کر وہ رُک گئے اور ایک دوسرے کو تاکید کی کہ خاموشی سے سنیں۔ جب انہوں نے قرآن کریم کی آیات کو سنا تو ان کے دل کی دنیا بدل گئی۔ خود اسلام قبول کیا اور اسلام کے داعی اور مبلغ بن کر اپنی قوم کے پاس پہنچے۔ انہیں بتایا کہ کس طرح انہیں کلام الہی سننے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ وہ کلام ہے جو گزشتہ انبیاء اور ان کی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔ راہ حق کو واضح کرتا ہے۔ ان جنّوں نے اپنی قوم کو دعوت دی کہ وہ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اس پر ایمان لائیں۔ ان کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ انہیں عذاب الہی سے نجات مل جائے گی۔

اس کے علاوہ ہجرت سے پہلے اور ہجرت کے بعد جنّات کی حاضری کا سلسلہ جاری رہا۔ وہ حضور ﷺ کی زبان اقدس سے کلام الہی سنتے شریعت کے مسائل دریافت کرتے اور اپنی قوم میں جا کر ان کی تبلیغ کرتے۔ علامہ خفّاجی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ہجرت سے پہلے چھ بار جنّات حاضر خدمت اقدس ہوئے۔ 44

اس آیت میں ”من بعد موسیٰ“ کے الفاظ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ

جنّ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے امتی تھے۔ 45



درج بالا مباحث کا خلاصہ یہ ہے:

- 1۔ جن اور انسان دو الگ الگ نوع کی مخلوق ہیں۔
- 2۔ دونوں کا مادہ تخلیق بھی الگ الگ ہے یعنی آدم علیہ السلام کی تخلیق مٹی سے ہوئی جبکہ جنوں کی تخلیق خالص آگ سے ہوئی۔
- 3۔ قرآن کے مخاطب صرف انسان ہی نہیں بلکہ جن بھی ہیں اور حضور ﷺ جن اور انسان دونوں کے نبی ہیں۔ دونوں قرآن حکیم کے احکام پر عمل کرنے کے مکلف ہیں۔
- 4۔ قرآن حکیم کی صوتی تاثیر سے جس طرح انسان متاثر ہوئے ہیں۔ اسی طرح جن بھی قرآن حکیم کی اثر انگیزی سے متاثر ہوئے۔ اِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا 46
- 5۔ جنات میں کچھ تو فرمانبردار ہیں اور کچھ حق سے منحرف اور ظالم ہیں۔ 47
- 6۔ جنوں کی عمریں خاصی طویل اور لمبی ہوتی ہیں جیسا کہ ”مِن بَعْدِ مُوسَى“ کے الفاظ سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ سے قرآن حکیم سننے والے جن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے امتی تھے۔ 48

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت کو سلام جنہوں نے کمال شفقت سے راقم (ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی) کو ذہنی خلش سے نجات بخشی اور محترم سلطان صاحب کا بھی بے حد شکر گزار ہوں کہ ان سے ملاقات کی بنا پر جو مشاہدہ حاصل ہوا۔ اس نے ایمان میں تازگی اور استحکام پیدا ہوا۔ قرآن حکیم میں مذکور ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ایمان و یقین حاصل ہونے کے باوجود بارگاہِ صمدیت میں درخواست کی ”رَبِّ ارْنِي كَيْفَ تُخَيِّمُ الْمَوْتَى

قَالَ أَوْلَمْ تُؤْمِنُ قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي“ 49 ترجمہ: اے میرے پروردگار دکھا مجھے تو کیسے زندہ فرماتا ہے مردوں کو؟ فرمایا: کیا تم اس پر یقین نہیں رکھتے؟ عرض کی ایمان تو ہے لیکن (یہ سوال اس لیے ہے تاکہ مطمئن ہو جائے میرا دل) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کا مشاہدہ کرایا اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ 50

مشاہدہ کی افادیت کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ انبیاء کرام کے معجزات اور اولیائے کرام کی کرامات کا اظہار اور مشاہدہ اس لیے کرایا جاتا ہے کہ گمراہ لوگ راہ راست پر آجائیں اور ایمان والوں کی قوت ایمانی اور زیادہ مستحکم ہو جائے۔

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کرامت اپنے اندر حکمت کے بہت سے پیرا دلے ہوئے ہے۔ (اولاً) لڑکے کے سر پرست مطمئن ہو گئے کہ فضل خداوندی سے ان کا بچہ جن کے اثر سے آزاد ہو گیا۔ (ثانیاً) بزرگوں کی خدمت میں حاضر ہونے سے جہاں روحانی نعمتیں حاصل ہوتی ہیں وہاں دنیوی مصیبتوں سے بھی، ان بزرگوں کی دعا قبول فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ انہیں نجات عطا فرماتا ہے۔ (ثالثاً) حاضرین مجلس کو آپ کی عظمت اور روحانی کمال کو دیکھتے ہوئے دین سے وابستگی اور زیادہ مستحکم ہوئی۔ (رابعاً) لوگوں کو جنت کی ان قوتوں کا کچھ اندازہ ہوا جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کر رکھی ہیں۔ (خامساً) جب اللہ تعالیٰ کی ان گنت مخلوقات میں سے ایک مخلوق کو یہ قوت حاصل ہے کہ دور دراز سفر منٹوں میں نہیں لمحوں میں طے کر لیتی ہے تو لاکھوں مخلوقات کا خالق

حقیقی خود کتنی عظمتوں اور قدرتوں کا مالک ہے۔ راقم الحروف (پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی) اپنی ذہنی خلش کے ازالے کا پہلے ہی ذکر کر چکا ہے۔ گویا جتنا بھی غور و فکر سے کام لیں اولیائے کرام کے ہاتھوں پر کرامت کے اظہار کی اہمیت و افادیت اجاگر ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم سے ہمیں اولیائے کرام کے فیوض و برکات سے بیش از بیش مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! بجاہ

سید المرسلین ﷺ - 51

### خواب میں بیعت کی بشارت:

مختار احمد ولد خوشی محمد صاحب (03334382423) آفیسر انتظامیہ، شعبہ اطلاقی نفسیات، پنجاب یونیورسٹی، لاہور کا بیان ہے کہ وہ ذہنی طور پر دینی و دنیاوی مسائل کی بنا پر بڑا پریشان رہتا تھا۔ اپنی ذہنی پریشانیوں کو دور کرنے کے لیے اُسے مرشدِ کامل کی تلاش تھی۔ اس نے بہت کوشش کی کہ کہیں نہ کہیں اس کا بیعت کا سلسلہ جُڑ جائے مگر لاکھ کوشش کے باوجود کامیاب نہ ہو سکا۔ جب اللہ تعالیٰ مہربان ہوتا ہے تو وہ غیب سے سبب فرمادیتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی مُسَبَّبُ الْأَسْبَابِ ہے۔ مختار احمد صاحب نے اپنے رفیق کار (Colleague) محمد نذیر ولد غلام رسول سے اپنی پریشانی کا ذکر کیا تو اُس نے اُسے ایک ازمودہ نسخہ بتایا کہ وہ ہر جمعرات کو حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دیا کریں اور وہاں دعا کیا کریں ”اے اللہ تعالیٰ! مجھے میرا مُرشد ملادے“۔ تو حضور داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ خود ہی اُن کی رہنمائی فرمادیں گے۔ چنانچہ مختار احمد صاحب نے باقاعدگی سے ہر جمعرات کو حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے

مزار شریف پر حاضری دینا شروع کر دی۔ ابھی اُس نے چند جمعراتیں، حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دی تھی کہ حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اُس کے خواب میں آئے اور اُس کو حکم دیا کہ آپ شہرِ قیور شریف چلے جائیں اور وہاں جا کر صاحبزادہ حضرت میاں جمیل احمد شہرِ قیور نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کر لیں۔ حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے مختار احمد صاحب کو صاحبزادہ میاں جمیل احمد شہرِ قیور نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کا خواب میں حلیہ مبارک اور نشست گاہ بھی دکھادی تاکہ کوئی ابہام نہ رہے۔

یہ خواب مختار احمد صاحب نے اپنے رفیق کار (Colleague) محمد نذیر ولد غلام رسول کو سنایا تو محمد نذیر صاحب نے اُسے کہا کہ ہمیں فوراً شہرِ قیور شریف جانا چاہیے۔ چنانچہ مختار احمد صاحب اور محمد نذیر صاحب دونوں بروز جمعرات نماز عصر کے وقت شہرِ قیور شریف پہنچے اور ابھی انتظار گاہ میں داخل ہوئے ہی تھے کہ پیغام ملا: ”حضرت صاحب آپ لوگوں کا انتظار کر رہے تھے اور آپ تمہیں بلا رہے ہیں۔ جلدی سے آپ کے پاس چلو اور ملاقات کر لو“۔ جب وہ دونوں حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ملنے کے لیے کمرہ کے اندر داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا: ”آگے ہو“ اور مجھے بیعت فرمایا۔

مختار احمد صاحب نے مزید بتایا کہ جیسا حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے اُسے خواب میں حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شہرِ قیور نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کا حلیہ مبارک دکھایا تھا۔ آپ کا حلیہ مبارک ویسا ہی پایا اور دیکھا۔ جیسی آپ کی نشست گاہ دکھائی گئی تھی، ویسی ہی دیکھی۔ جیسے آپ کو نشست گاہ میں بیٹھے

ہوئے دکھایا گیا تھا ویسے ہی آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ پُر نُو ر چہرہ پر چھم چھم نُو برس رہا تھا۔

مختار احمد صاحب نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اُن کو مُرشدِ کامل مل گیا اور اُس کی ساری دینی و دنیاوی مشکلیں آسان ہو گئیں ہیں۔ دل کو سکون ملا۔ نمازی بنا۔ آپ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے متشرع بنایا اور بھی بہت سے انعامات سے اللہ تعالیٰ نے نوازاجن کو لفظوں میں بیان کرنا ناممکن ہے۔

**قلیل وقت میں نماز جمعہ پر پہنچنا:**

عبدالرحمن ولد حسین خاں (0323.4548072) ریٹائرڈ ڈرائیور پنجاب یونیورسٹی، لاہور کا بیان کہ ایک دفعہ وہ دورہ (Tour) سے واپس آ رہا تھا۔ جب وہ ہیڈ ٹریموپر پہنچا تو اس نے ارادہ کیا کہ آج شرقپور شریف جا کر فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی امامت کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنی ہے۔ مگر سفر بہت زیادہ تھا۔ ہم ہیڈ ٹریمو سے شورکوٹ گئے۔ وہاں سے امتحانی پیپرز لینے۔ وہاں سے جھنگ پہنچے اور امتحانی پیپرز اٹھائے، وہاں سے فیصل آباد آئے اور وہاں سے امتحانی پیپرز حاصل کیے۔ وہاں سے جڑانوالہ گئے وہاں سے امتحانی پیپرز لے کر ہم ٹھیک جمعہ کے وقت پر شرقپور شریف پہنچ گئے اور فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی امامت کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کی۔ اتنے قلیل وقت میں اتنے شہروں میں جانا اور پھر پیپرز اکٹھے کر کے ٹھیک جمعہ کے وقت پر پہنچنا آپ کی کرامت کی جیتی جاگتی دلیل ہے۔

## خواب میں زیارت اور پھر ملاقات:

نذر السلام ولد محمد اسلام صاحب (0321.4745784) آف مکان نمبر 151.C رحمان پورہ اچھرہ، لاہور کا بیان ہے کہ وہ ایک جلسہ میں گیا تو مقرر صاحب نے اپنی تقریر کے دوران حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شر قپوری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ بیان فرمایا: حضرت میاں شیر محمد شر قپوری رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ نماز کی امامت فرما رہے تھے۔ آپ نے نماز پوری کرنے کے بعد دائیں طرف سلام کیا تو دائیں طرف کے سب نمازی حافظ قرآن ہو گئے اور جب بائیں طرف سلام کیا تو بائیں طرف کے سب نمازی قرآن کے ناظرہ قاری ہو گئے۔

نذر السلام جلسہ گاہ سے گھر واپس آئے تو کافی دیر ہو چکی تھی۔ وہ بستر پر لیٹ کر حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خیالوں میں گم ہو گیا۔ اسی حالت میں اُس کو نیند آ گئی۔ جب وہ سویا ہوا تھا تو اُس نے خواب میں دیکھا کہ حضرت میاں جمیل احمد شر قپوری رحمۃ اللہ علیہ کو بقعہ نور میں بیٹھے تھے اور اسی بقعہ نور میں اوپر آسمانوں کی طرف پرواز کر گئے۔ جب نذر السلام صاحب نیند سے بیدار ہوئے تو بڑے متعجب ہوئے۔ اُن کے دل میں خیالوں کا ایک طوفان اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا دل شر قپور شریف جا کر زیارت کے لیے مچلنے لگا۔ وہ شر قپور شریف جانے کے لیے بے تاب ہو گئے۔ انہوں نے پہلے شر قپور شریف نہیں دیکھا ہوا تھا۔ وہ اس سوچ میں پڑ گئے کہ وہ کس طرح شر قپور شریف جائیں۔ بہر حال وہ گھر سے باہر نکلے اور دوستوں سے شر قپور شریف کا راستہ پوچھا اور راستہ معلوم کرنے کے بعد بس پر سوار ہو کر شر قپور شریف پہنچے۔ حضرت میاں شیر محمد شر قپوری رحمۃ اللہ علیہ کے دربار شریف

پر حاضری دی اور مراقبے کی صورت میں بیٹھ گئے۔ حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ اُن کے تصور میں آئے۔ اُن کو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے دلی سکون ملا۔ پھر وہ وہاں سے اٹھے اور حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹھک میں گئے۔ جو حلیہ انہوں نے آپ کا خواب میں دیکھا ویسا ہی اُن کو پایا۔ آپ نے فرمایا: پہلے لنگر کھائیں پھر میرے پاس آئیں۔ نذر السلام صاحب نے لنگر کھایا اور آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

### خواب میں بیعت کی بشارت:

رانا محمد افضل ولد عبدالستار (0300.9430284) اہلکار جامعہ پنجاب، لاہور کا بیان ہے کہ اُس کو عرصہ دراز سے کامل مُرشد کی تلاش تھی مگر اُس کو کامل مُرشد نہیں مل رہا تھا۔ اس سلسلہ میں اُس نے بزرگوں کے بتائے ہوئے وظائف بھی کیے مگر عقدہ حل نہ ہوا۔ اُس نے کامل مُرشد کی تلاش میں مختلف لوگوں سے ملاقاتیں بھی کیں تاکہ اُسے کوئی کامل مُرشد مل جائے۔ لیکن اُسے کامل مُرشد نہ مل سکا۔ وہ کامل مُرشد کی تلاش میں بہت زیادہ پریشان رہنے لگا۔ اُس کی پریشانی میں روز بروز اضافہ ہونے لگا۔ آخر کار اُسے کسی نے بتایا کہ حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر اس ارادے سے حاضری دو کہ تمہیں تمہارا مُرشد مل جائے گا۔ چنانچہ اُس نے حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر جمعرات کے روز حاضری دینی شروع کر دی۔ اس نے ابھی حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر چند جمعراتیں ہی حاضری دی تھی کہ اُس نے خواب میں دیکھا کہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کہیں کھڑے ہیں کہ آسمان

سے بادل کا ایک ٹکڑا نیچے اُترا۔ آپ اُس بادل کے ٹکڑے پر سوار ہو کر آسمان کی طرف پرواز کر گئے۔

رانا محمد افضل صاحب آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں بیعت کے لیے حاضر ہوئے۔ جیسا انہوں نے حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا نورانی چہرہ خواب میں دیکھا تھا ویسا ہی پایا۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے رانا محمد افضل صاحب کو دیکھتے ہی فرمایا: ”آگئے ہو“۔ آپ نے رانا محمد افضل صاحب کو بیعت فرما کر حلقہ مریدین میں داخل فرمایا۔

مسئلہ حل فرمانا:

رانا محمد افضل صاحب کا ہی بیان ہے کہ وہ بہت زیادہ ریاضت کرنے لگا جس کی وجہ سے اُس کی صحت خراب ہو گئی۔ اُس نے خواب میں اپنے پیرو مُرشد حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو وعظ کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ سامعین سے فرما رہے تھے کہ اسلام میں جبر نہیں ہے اور آپ نے قرآن حکیم کی یہ آیت کریمہ پڑھی ”لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّينِ“ 52۔ کچھ زبردستی نہیں دین میں۔ اس طرح آپ نے رانا محمد افضل صاحب کی خواب میں رہنمائی فرمادی۔ میانہ روی یا اعتدال پسندی بھی نبی کریم ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔ نبی کریم ﷺ ہر معاملہ میں میانہ روی خود بھی اختیار کرتے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی میانہ روی کی تلقین فرماتے تھے۔ حتیٰ کہ عبادت و ریاضت میں بھی میانہ روی اختیار کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے طرز عمل کے متعلق فرمایا: ”میں اللہ تعالیٰ سے تم سب کی نسبت زیادہ ڈرنے



والا ہوں مگر روزہ بھی رکھتا ہوں اور نہیں بھی رکھتا۔ نماز بھی پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں۔ اس طرح عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ پھر فرمایا: ”یہ میرا طریقہ سنت ہے جس نے میرے طریقے کو چھوڑا وہ میری امت میں سے نہیں۔“

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ سے ہمیشہ روزہ سے رہنے کی اجازت مانگی تو فرمایا: زیادہ سے زیادہ تم صوم داؤد یعنی ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھ سکتے ہو۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے بدن کا بھی حق ہے، تیرے گھر والوں کا بھی تجھ پر حق ہے۔ آپ ﷺ کی میانہ روی صرف زبانی حد تک ہی نہیں تھی بلکہ خورد و نوش اور دوسرے تمام معاملات میں بھی آپ ﷺ میانہ روی کو پسند فرماتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: ”میں ایک عبد کی طرح زمین پر بیٹھتا ہوں۔“

کھانے میں برکت:

مد جاوید اقبال ولد محمد اسماعیل آف قلعہ غوث نزد شہر قپور شریف کا بیان ہے کہ اُن کے والد محترم نے حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شہر قپوری رحمۃ اللہ علیہ کو کھانے کی دعوت دی تو آپ نے قبول فرمائی۔ آپ مقررہ تاریخ کو (غالباً اتوار کا دن تھا) بعد نمازِ ظہر گاؤں تشریف لے آئے۔ جب آپ کی گاڑی سڑک سے نیچے اتری تو آپ پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کی گئیں۔ آپ پہلی مرتبہ ہمارے گاؤں میں تشریف لائے تھے۔ اس لیے خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ آپ نے آتے ہی فرمایا کہ اب کیا پروگرام ہے۔ نمازِ عصر کا وقت ہونے والا ہے۔ محمد جاوید اقبال نے عرض کیا کہ جیسے آپ کی مرضی ہے ویسے کر لیں۔ آپ جو حکم فرمائیں گے ویسے کریں گے۔ لوگوں کا ایک جم غفیر تھا۔ آپ نے حاجی ملک محمد حیات صاحب

کو فرمایا کہ ختم پڑھیں۔ حاجی ملک محمد حیات صاحب نے ختم شریف پڑھا۔ آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔ دعا کے بعد آپ نے حاجی ملک محمد حیات صاحب کو لنگر شریف تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ لنگر شریف پلیٹوں میں ڈالا گیا۔ حاضرین کے آگے لنگر شریف رکھا گیا۔ آپ کے لیے ایک دیسی مرغ کے گوشت اور کدو شریف کا سالن بنایا گیا تھا۔ حاجی ملک محمد حیات صاحب نے لنگر شریف آپ کے آگے رکھا تو آپ نے فرمایا کہ اس گوشت میں سے ایک ایک بوٹی سب مہمانوں کی پلیٹوں میں ڈال دو۔ چنانچہ ملک صاحب نے ایسا ہی کیا۔ سب کو دیسی مرغ کی ایک ایک بوٹی مل گئی اور آپ نے بھی کھانا تناول فرمایا۔ کچھ سالن بیچ بھی گیا۔ اس طرح ایک مرغ کا گوشت پچاس ساٹھ آدمیوں نے کھایا۔ یہ آپ کی کرامت ہے۔

بیماری سے نجات:

محمد جاوید اقبال ہی کا بیان ہے کہ نومبر، دسمبر 1989ء کی بات ہے۔ اُس کے والد صاحب گاؤں ٹوریا میں محمد حسن نمبردار کے گھر گئے۔ نمبردار کی بھینس سوئی ہوئی تھی اور والد صاحب کو بھینس کے پہلے دن کے دودھ (بوہلی) پیش کیا گیا جو انہوں نے نوش کر لیا۔ والد صاحب کو بوہلی پیتے ہی پیٹ میں سخت درد شروع ہو گیا۔ حالانکہ وہ اس سے پیشتر کئی بار بوہلی پی چکے تھے۔ رات کو گاؤں کے ڈاکٹر صاحب سے دوائی لے کر آئے اور والد صاحب کو دی۔ رات سکون سے گزر گئی مگر صبح ہوتے ہی پیٹ میں شدید درد شروع ہو گیا۔ میوہ ہسپتال کی ایمرجنسی وارڈ میں لے کر گئے۔ ڈاکٹروں نے معائنہ کیا اور بتایا کہ آنتوں میں گرہ لگ گئی ہے۔ یورن بیگ (Urine bag) لگا دیا۔ دوائی لکھ دی اور کہا کہ تندرست ہو جائیں گے۔ ہسپتال

سے فارغ کر دیا۔ ہم والد صاحب کو لے کر گھر واپس آ گئے۔ والد صاحب کو پیٹ درد کا کوئی آفاقہ نہ ہوا۔ والد صاحب پیشاب کرنے کے لیے غسل خانہ میں گئے تو نالی اتار دی۔ پھر ہم والد صاحب کو لے کر امین ہسپتال، نین سکھ لے گئے۔ ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر افتخار احمد چوہدری نے والد صاحب کو چیک کیا اور بتایا کہا آنتوں میں گرہ لگ گئی ہے۔ اس لیے اپریشن کرنا پڑے گا۔ لیکن میں پوری کوشش کروں گا کہ اپریشن نہ کرنا پڑے۔ میں (جاوید اقبال) نے ڈاکٹر صاحب کو بتایا کہ میں اور میرے والد صاحب حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ علاج میں کرتا ہوں اور دعا آپ کروائیں۔ میں اپنے والد صاحب سے اجازت لے کر آستانہ عالیہ شرقپور شریف گیا۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا اور والد صاحب کا سلام عرض کیا۔ آپ سے عرض کیا کہ والد صاحب نے مجھے آپ کے پاس دعا کروانے کے لیے بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”کدال پکڑو اور مویشی خانہ کی صفائی کرو“۔ ادھر میں نے مویشی خانہ کی صفائی کی ادھر میرے والد صاحب کے پیٹ کی صفائی ہو گئی۔ آپ سے پانی دم کروایا اور جا کر والد صاحب کو پلایا۔ رات والد صاحب کی سکون سے گزری۔ پاخانے آئے۔ پیٹ صاف ہو گیا۔ آپ کی دعا سے والد صاحب کی بیماری جاتی رہی اور تندرست و توانا ہو گئے۔ اس کے بعد پھر کبھی پیٹ درد نہیں ہوا۔ یہ آپ کی کرامت ہے۔

**100 روپے میں برکت:**

محمد جاوید اقبال کا بیان ہے کہ وہ اپنے والد صاحب کے ہمراہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی حویلی پر گیا۔ وہاں اینٹوں کا سولنگ لگانا تھا۔

مٹی کو ہموار کیا گیا۔ والد صاحب اور امیر علی نے اینٹوں کا سولنگ لگایا۔ شام کے وقت حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے والد صاحب اور امیر علی کو مزدوری دی۔ آپ نے مجھے بھی 100 روپے عنایت فرمائے۔ گھر آ کر 100 روپے کے نوٹ کو نشانی لگا کر محفوظ کر لیا۔ اس 100 روپے کی برکت سے میرے گھر میں کسی چیز کی کمی نہیں رہی۔

امامت کا منصب ملنا:

محمد جاوید اقبال کا بیان ہے کہ جب حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ہمارے گھر دعوت پر تشریف لائے تو میں نے آپ سے عرض کیا کہ مجھے امامت کرانے کی اجازت فرمائیں۔ آپ نے مہربانی فرماتے ہوئے مجھے امامت کرنے کی اجازت فرمائی اور خصوصی دعا بھی فرمائی تو مجھے ایک مسجد میں امامت کا منصب مل گیا۔ یہ آپ کی دعا کا نتیجہ تھا۔

موٹر سائیکل کا ملنا:

محمد جاوید اقبال کا بیان ہے کہ کوئی سواری نہیں تھی۔ اس لیے کہیں بھی آنے جانے میں دقت پیش آتی تھی۔ اُس نے پروگرام بنایا تھا کہ وہ عید سے پہلے یا بعد میں سواری خرید لے گا۔ مگر ہوتا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ بندہ کی نہیں چلتی۔ عید کے دوسرے دن اُس کے بڑے بیٹے کا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اُس کی بیٹی بھی بیمار ہو گئی۔ ان دونوں کی بیماری پر اُس کا کافی خرچ ہو گیا تھا۔ کوئی ایسا سبب بھی نہیں بن رہا تھا کہ موٹر سائیکل خرید لی جائے۔ سخت پریشانی لاحق تھی۔ کسی سے ادھار پیسے لے کی موٹر سائیکل خریدنے میں بھی مشکل پیش آرہی تھی۔ ایک رات میں نے حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو تصور میں لاتے ہوئے

دعا کی کہ سواری نہیں ہے۔ پیدل دھکے کھا رہا ہوں۔ کوئی سواری مل جائے۔ پیسے بھی نہیں ہیں۔ حالات پریشان کن ہیں۔ اللہ تعالیٰ مُخَلِّلَ الْمُشْكَلَاتِ اور مُسْتَبِنِ الْأَسْبَابِ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب کسی بندے کی مشکل حل کرنی ہوتی ہے تو اُسے اپنے کسی نیک بندے کی خدمت میں بھیج دیتا ہے۔ نیک بندے کی دعا سے اللہ تعالیٰ مشکل آسان بنا دیتا ہے۔ محمد جاوید اقبال صبح آستانہ عالیہ شرقپور شریف گیا۔ نماز فجر وہاں ادا کی۔ دعا کروائی اور واپس اپنے گاؤں آ گیا۔

جب وہ اگلے دن دفتر گیا تو اُس کی میز پر کمیٹی کے پیسے پڑے تھے۔ اُس نے میاں محمد ریاض صاحب شاہ دی کھوہی والے کو فون کیا کہ میاں صاحب مجھے کوئی موٹر سائیکل لے دو۔ میاں محمد ریاض صاحب میرے ساتھ گئے اور ہم نے موٹر سائیکل خرید لی۔ آپ کی دعا سے میری مشکل حل ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے موٹر سائیکل خریدنے کی توفیق بخشی۔

خراب موٹر سائیکل چلتی رہی:

محمد جاوید اقبال کا بیان ہے کہ اُس نے کافی دنوں سے حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دینے کا ارادہ کیا ہوا تھا مگر جانے کا کوئی سبب نہیں بن رہا تھا۔ میں نے اپنے پیر و مرشد حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا تصور کر کے دعا کی۔ قبولیت کی گھڑی آ گئی تھی۔ میری دعا فوراً قبول ہوئی اور میں نے اپنے بیٹے محمد عثمان کو اپنے ساتھ لیا اور ہم دونوں گھر سے موٹر سائیکل پر سوار ہو کر گولڑہ شریف کے لیے روانہ ہو گئے۔ جب ہم گاؤں سوہا وہ پہنچے تو اندھیرا اچھا چکا تھا۔ موٹر سائیکل گھڑے میں لگی تو چین سے آوازیں آنا شروع ہو گئیں۔ میں نے آواز کی پرواہ کیے بغیر اپنا سفر جاری رکھا۔ جوں جوں ہم آگے کی طرف بڑھتے گئے۔

چین کی آواز بھی بڑھتی گئی۔ جب ہم جامع مسجد روڈ راولپنڈی پہنچے تو چین کی آواز بہت زیادہ ہو گئی۔ میں نے موٹر سائیکل روک دی اور نیچے اتر دیکھا تو چین ٹوٹا ہوا تھا۔ قریب ہی ایک نوجوان کھڑا تھا۔ اُس نے سوال کیا کہ کہاں سے آئے ہو؟ میں نے اُسے بتایا کہ شہر قپور شریف سے۔ اُس نے ایک اور سوال کیا کہ موٹر سائیکل کا تو چین ٹوٹا ہوا ہے یہ کیسے چلتی رہی؟ میں نے کہا آپ نے تو خود دیکھا ہے کہ ہم نے چلتی ہوئی موٹر سائیکل کو روکا ہے۔ وہ نوجوان بڑا متعجب ہوا۔ میں نے اُس نوجوان سے کہا کہ یہ میرے پیر کی دعا کا نتیجہ ہے۔ متعجب ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔

پریشانی سے آگاہ ہونا اور مشکل حل فرمانا:

ڈاکٹر فقیر حسین کا بیان ہے کہ وہ شروع سے گاؤں 53/5 گیمبر ضلع ساہیوال میں رہتے تھے۔ اس نے جنرل ہسپتال لاہور میں ملازمت اختیار کر لی تھی۔ جس کی وجہ سے لاہور ہی میں رہتا تھا۔ لیکن والدین بیوی بچے گاؤں میں ہی رہتے تھے۔ میرا بیٹا ریاض احمد بیمار ہو گیا تھا۔ جس کا علاج معالجہ کروایا گیا۔ لیکن شفا یاب نہ ہوا۔ جس پر میں نے اسے لاہور لانے کا فیصلہ کیا اور بچے کو بچہ وارڈ جنرل ہسپتال لاہور میں داخل کروا دیا۔ لیکن نہ تو اس کا بخار اُتر اور نہ ہی قے رُکی۔ اس کی دن بدن حالت زیادہ خراب ہوتی گئی۔ میں بہت پریشان ہوا اور اپنی بیوی سے کہا کہ اس کو گھر لے چلتے ہیں۔ لگتا ہے اس کا وقت پورا ہو گیا ہے۔ جس وجہ سے اس کی حالت خراب ہوتی جا رہی ہے۔ گھر آ کر بچے کو لٹا دیا اور میں خود بھی پریشانی کے عالم میں نیچے والی منزل کے کمرے میں آ کر لیٹ گیا۔ میری آنکھ لگ گئی یعنی مجھے نیند آ گئی۔ آپ خواب میں تشریف لائے اور آپ کے ہاتھ میں ایک آم کا جوس اور ایک بند تھا۔ آپ نے مجھے عطا کیا اور فرمایا: ”بچے کو یہ کھلاؤ اس سے ٹھیک ہو

جائے گا۔“ میں فوراً اٹھا اور گھر کے سامنے کریا نہ سٹور پر گیا۔ وہاں سے آم کا جوس اور بن خریدا۔ اوپر والی منزل میں گیا اور اپنی بیوی سے کہا: ”یہ اسے کھلائیں“۔ وہ کہنے لگی کہ بچے کو ایک قطرہ پانی یا دودھ کا دیں تو وہ فوراً قے کر دیتا ہے۔ جوس میٹھا ہے۔ کیسے ہضم کرے گا؟ اس سے اسہال زیادہ آئیں گے۔ میں نے کہا کہ میاں صاحب نے بتایا ہے: ”اس سے ٹھیک ہو جائے گا“۔ لہذا آپ اسے کھلائیں۔ اُس نے دو چار قطرے اُس کو پلائے اور بن کھلانے کی کوشش کی۔ لیکن اُس نے نہ کھایا۔ بار بار کوشش کرنے سے تھوڑا بہت کھا لیا۔ رات کو بخار کچھ ہلکا ہوا صبح دیکھا تو بچے کے جسم پر خسرے کے دانے نمودار ہو چکے تھے۔ ہم نے دوائی ساری بند کر دی تھی۔ صرف آم کا جوس ڈبے والا اور بن ہی دیتے رہے۔ شام تک بخار اتر گیا اور دانے بھی غائب ہو گئے۔ میرے ذہن میں بار بار خیال آتا تھا کہ آم کے جوس اور گندم کے بن میں کیا ہے؟ جس سے شفا یابی ہوئی ہے۔ اگلے دن جمعہ تھا، حسب معمول شرقپور شریف حاضر ہوا تو ذہن میں وہی خیال تھا۔ جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد آپ کے پاس بیٹھک میں گئے۔ جب ہاتھ ملانے لگا تو آپ فرمانے لگے: ”گندم کی تاثیر گرم ہوتی ہے اور آم کی تاثیر بھی گرم ہوتی ہے اور گرم تاثیر کی وجہ سے جسم میں دبے ہوئے خسرہ کے دانے نمودار ہو جاتے ہیں“۔ اس طرح بندہ کو سمجھ آ گئی۔ 53

مزدوروں کی پریشانی سے آگاہی:

محمد اسحاق بھنڈر صاحب (4338974-0301) کا بیان ہے کہ

2013ء کا واقعہ ہے کہ روزوں سے پہلے حضرت پیر میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ

اللہ علیہ کے مزار کی تعمیر کا کام شروع کرنا تھا۔ محمد شہزاد شفیق صاحب گجرات والے

مزدوروں کو وہاں چھوڑ گئے تھے۔ جہاں پر حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ

علیہ کا مزار تعمیر کرنا تھا۔ یہ جمعہ کا دن تھا۔ گرمی کا موسم تھا۔ مزدوروں کے لیے پنکھے کا کوئی انتظام نہ تھا۔ گرمی کی وجہ سے مزدور نڈھال ہو رہے تھے۔ اُن کو نیند نہیں آرہی تھی۔ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے کمرے میں تھے۔ لیکن مزدوروں کی پریشانی سے آگاہ تھے۔ چنانچہ آپ نے محمد اسحاق بھنڈر جو کہ رات کے گیارہ بجے آپ کی خدمت میں حاضر تھا کو آپ نے فرمایا: ”شہزاد کو فون کرو، وہ فوراً آجائے۔“ میں حیران تھا کہ محمد شفیق شہزاد صاحب ابھی مغرب سے پہلے تو آپ سے اجازت لے کر گئے ہیں۔ میرا گمان تھا کہ شاید آپ کسی اور شہزاد کو بلا رہے ہیں۔ میں نے تصدیق کرنے کے لیے آپ سے عرض کیا: ”حضور! گجرات والے شہزاد کو بلانا ہے۔“ آپ نے فرمایا: ”ہاں! اسی ہی کو بلانا ہے۔“ میں نے شہزاد کو فون کیا کہ آپ فرما رہے ہیں کہ تم فوری واپس آ جاؤ۔ شہزاد صاحب کہنے لگے کہ وہ ابھی گجرات پہنچے ہیں۔ اس وقت رات کے گیارہ بجے تھے۔ آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے شہزاد صاحب اسی وقت گجرات سے شرقپور شریف کے لیے روانہ ہو گئے اور رات کے ایک بجے شرقپور شریف پہنچ گئے۔ میں نے آپ کو اطلاع دی کہ حضور شہزاد صاحب آ گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اُس کو کہو کہ اندر آ جائے۔“ شہزاد صاحب اندر آ گئے۔ جب شہزاد صاحب اندر آپ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: ”یہ تینوں پنکھے (بیٹری چارج ایبل) اٹھاؤ اور مزدوروں کے پاس لے جاؤ جو گرمی میں میاں خلیل احمد کا جہاں مزار بنانا ہے۔ وہاں بے چین بیٹھے ہیں اور اُن کو نیند نہیں آرہی۔“ مجھے بھی فرمایا: ”تم وہاں ٹھہرو۔“ میں بھی شہزاد صاحب کے ساتھ پنکھے اٹھا کر ان کے ساتھ مزدوروں کے پاس گیا۔ بہت گرمی اور جس تھا۔ جس



کی وجہ سے مزدوروں کو نیند نہیں آرہی تھی اور وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ مزدوروں نے شہزاد صاحب سے کہا کہ اُس نے بہت اچھا کیا ہے کہ ان کے لیے سچھے لے آئے ہو۔ اب ہمیں نیند آجائے گی۔ ہم دونوں واپس آپ کے پاس آئے۔ راستے میں شہزاد صاحب نے مجھے کہا کہ میں نے صبح سکول میں Function کروانا ہے۔ اس لیے مجھے آپ سے اجازت دلوادیں۔ میں نے آپ سے عرض کیا کہ حضور شہزاد صاحب اب واپس جانا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”ٹھیک ہے۔ اب چلے جائیں۔“

ڈاکوؤں سے بچالیا:

محمد اسحاق بھنڈر صاحب (4338974-0301) کا بیان ہے کہ اُسے فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ظاہری حیات کے آخری پانچ چھ ماہ کی راتوں کو آپ کے پاس ٹھہرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ صبح کی نماز کے بعد آپ مجھے دفتر جانے کے لیے اجازت فرمادیتے تھے۔ ایک دن آپ نے مجھے کافی دیر کے بعد دفتر جانے کے لیے اجازت فرمائی۔ پہلے کی نسبت تقریباً ایک گھنٹہ تاخیر سے جانے کی اجازت فرمائی۔ جب میں شرقپور شریف والے حفاظتی بند کے قریب اپنی موٹر سائیکل پر پہنچا تو وہاں کچھ آدمی کھڑے تھے اور سڑک بند کر رہے تھے۔ وہاں پولیس کی ایک گاڑی بھی آگئی۔ محمد اسحاق بھنڈر صاحب نے دریافت کیا کہ کیا ماجرا ہے؟ سڑک کیوں بند کی جا رہی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اس جگہ پر ڈاکو ساری رات مسافروں اور راہگیروں کو لوٹتے رہے ہیں۔ یہ سلسلہ ابھی چند منٹ پہلے بند ہوا ہے۔ ڈاکو فرار ہو گئے ہیں۔ اس طرح میں ڈاکوؤں سے بچ گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو اپنے فضل و کرم سے حالات سے آگاہی فرماتا

ہے اور وہ لوگوں کی رہنمائی فرماتے ہیں۔

خواب میں آنا اور تلقین فرمانا:

محمدی ندیم نقشبندی آف گاؤں نابلہ مانگا روڑ رائے ونڈ  
(0320-4847964) کا بیان ہے کہ اُس کا بدنذہبوں کے ساتھ ایک بہت  
بڑا مسئلہ چل رہا تھا۔ جس پر وہ ثابت قدمی کے ساتھ ڈٹا رہا۔ اپنے اور غیر اُس کو غلط  
سمجھتے تھے۔ لیکن وہ اس مسئلہ کو درست سمجھتا تھا۔ جب وہ اس مسئلہ سے بہت زیادہ  
پریشان ہوا تو اُس نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی کہ اگر وہ حق پر ہے تو اُس کو آج  
کی رات اُس کا مرشد ملا دے تاکہ وہ اس مسئلہ کے بارے میں اُس کی رہنمائی فرما  
دیں۔ چنانچہ اُس رات اُس کے پیرومرشد فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد  
شرقی پوری رحمۃ اللہ علیہ اُس کی خواب میں آئے اور فرمایا: ”بیٹا! ثابت قدم رہو۔  
تمہیں کوئی غلط ثابت نہیں کر سکتا۔ تم حق پر ہو۔“ یہ واقعہ آپ کے وصال سے ایک  
ہفتہ پہلے کا ہے اور دو تین دن کے اندر آپ کے وصال سے پہلے ہی اُس کا مسئلہ حل  
ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کو ہر مصیبت سے بچالیا۔

ایک کپ چائے:

محمد ندیم نقشبندی کا بیان ہے کہ 2002ء میں وہ کم از کم اڑتالیس افراد  
مدرسہ جامعہ صدیقیہ غلہ منڈی رائے ونڈ سے آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں  
فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیعت  
ہونے کے لیے رات کو تاخیر سے پہنچے تو آپ نے گھر فون کیا کہ پچاس افراد کے  
لیے چائے تیار کر کے بھجوائیں۔ گھر سے جواب آیا کہ گھر میں دودھ کم ہے۔ آپ نے

دوبارہ فون کیا تو گھر سے وہی جواب ملا کہ دودھ کم ہے۔ آپ نے تیسری بار جلال میں آکر فرمایا: ”جتنی چائے بنتی بنا کر بھیج دیں“۔ تھوڑی دیر کے بعد خادم چائے لے کر آیا تو آپ نے فرمایا: ”چائے گھر میں ہی رکھو اور ایک کپ چائے میرے پاس لے آؤ“۔ خادم نے چائے گھر میں رکھ دی اور ایک کپ چائے لا کر آپ کی خدمت میں پیش کی۔ آپ نے چائے کے کپ میں کچھ پڑھ کر پھونک ماری اور کپ خادم کو واپس کرتے ہوئے فرمایا: ایک ایک کپ چائے لیتے آؤ اور مہمانوں کو پلاتے جاؤ“۔ خادم چائے کا ایک ایک کپ لاتا رہا اور مہمانوں کو پلاتا رہا۔ سب مہمانوں نے اور آپ نے بھی چائے پی۔ محمد ندیم نقشبندی کا بیان ہے کہ اُس نے اپنے پیرومرشد فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقی پوری رحمۃ اللہ علیہ کی یہ پہلی کرامت دیکھی تھی۔ جس سے اُس کا بزرگوں کے متعلق عقیدہ اور پختہ ہو گیا۔

### خواب میں آنا اور بیماری کا علاج فرمانا:

محمد ندیم نقشبندی کا بیان ہے کہ وہ ایک دفعہ سخت بیمار ہو گیا۔ اُس نے بہت علاج کروایا مگر شفاء نہ ملی۔ حضرت ثانی لا ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک تھا مگر وہ بیماری کی وجہ سے عرس مبارک پر بھی نہ جاسکا۔ اُس کے بھائی عرس پر جانے لگے تو اُس نے اپنے بھائیوں سے کہا کہ وہ اُس کے لیے لنگر شریف لے کر آئیں تاکہ وہ کھائے اور بیماری سے شفاء پائے۔ لیکن اُس کے بھائی لنگر نہ لاسکے۔ جب اُس کو پتہ چلا کہ بھائی لنگر نہیں لاسکے تو اُسے بہت دکھ ہوا۔ اسی پریشانی میں رات پڑ گئی اور وہ سو گیا۔ رات کو اُس کے خواب میں اُس کے پیرومرشد فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقی پوری رحمۃ اللہ علیہ آئے اور اُس کے جسم پر مرہم لگائی اور فرمایا: ”جا بیلینا! اللہ خیر کرے گا“۔ اسی دن ہی وہ اپنے پیرومرشد کی دعا سے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت

سے تندرست ہو گیا۔

گُلٹی سے شفا ملنا:

محمد جاوید اقبال کا بیان ہے کہ ماسٹر اشفاق علی بن شیر محمد آف گاؤں مدّر (گاؤں مدّر شر قپور شریف سے لاہور کو جاتے ہوئے پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے) نے اُسے بتایا کہ اُس کی گردن پر شاہ رگ کے اوپر بہت تکلیف دینے وہ گُلٹی تھی۔ M.B.B.S ڈاکٹروں کو چک کرائی تو انہوں نے کہا کہ اس کا اپریشن ہوگا۔ لیکن ہم اپریشن نہیں کروانا چاہتے تھے۔

میرے والد محترم مجھے حضور میاں جمیل احمد صاحب شر قپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لے آئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ساری حقیقت بیان کی۔ میاں جمیل احمد صاحب شر قپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”تھوڑی سی پھٹکری لاؤ“ ایک روپیہ کی بازار سے پھٹکری لی۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اُس کو دم کیا اور فرمایا: ”فجر کی نماز کے بعد 11 مرتبہ بسم اللہ شریف (بسم اللہ الرحمن الرحیم) پڑھ کر لگاؤ، اللہ تعالیٰ شفاء دے گا“۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور آپ کی دعا سے گُلٹی ختم ہو گئی۔ تقریباً 35 سال ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ گُلٹی دوبارہ نہیں ہوئی۔

کھانے میں برکت:

محمد جاوید اقبال کا بیان ہے کہ ماسٹر اشفاق علی بن شیر محمد آف گاؤں مدّر (گاؤں مدّر شر قپور شریف سے لاہور کو جاتے ہوئے پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے) نے اُسے بتایا کہ انہوں نے حضور میاں جمیل احمد صاحب شر قپوری نقشبندی مجددی

رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت کی۔ دعوت میں صرف 5,4 آدمیوں کا کھانا تھا۔ حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ آٹھ دس آدمی اور تھے۔ ہمارے قریبی رشتے دار بھی آئے ہوئے تھے۔ کھانا صرف چار پانچ آدمیوں کا تھا۔ میری والد محترمہ بہت ہی پریشان ہوئیں۔ اب کیا بنے گا؟ میری والدہ محترمہ کے خالو جان حاجی عین دین نے حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ حضور پہلے پانی لائیں یا دودھ لائیں یا کھانا۔ حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”سب کچھ لے آؤ“۔ سب کچھ حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے رکھ دیا۔ حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دُعا فرمائی اور فرمایا کہ سارا کھانا یعنی سب کچھ لے جاؤ۔ ہم واپس لے گئے۔ پھر حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”پانی لاؤ، پھر کھانا لاؤ، پھر دودھ اور فروٹ لاؤ“۔

حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خود بھی کھایا اور اپنے عقیدت مندوں کو بھی کھلایا۔ پھر رشتے داروں اور مہمانوں نے بھی کھایا۔ پھر محلہ والوں نے بھی کھایا۔ پھر صبح کے وقت بھی مہمانوں نے کھایا۔ سبحان اللہ! صبح کے وقت بھی مہمانوں کی فکر نہ ہوئی، مہمانوں نے دعوت والے کھانے کو ہی ترجیح دی۔

پسند کا کھانا ملنا:

میاں محمد اقبال ولد میاں غلام حیدر (4314971-0301) قوم  
 ارائیں آف چک نمبر 7 ڈی۔ این۔ بی، حال مقیم: H بلاک۔ مکان نمبر 81، سبزہ  
 زار سکیم، ملتان روڈ، لاہور کا بیان ہے کہ ان کے ماموں زاد بھائی محمد اسلم ولد محمد  
 یوسف حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا مرید تھا۔ لیکن اُس کا میل جول

اہل حدیثوں سے ہو گیا اور اُس نے اہل حدیثوں کا عقیدہ اختیار کر لیا۔ پورے خاندان کے لوگوں نے اُسے سمجھایا کہ وہ اپنے اصلی اور سچے عقیدے اہل سنت و جماعت پر واپس آجائے۔ لیکن وہ نہ مانا۔ کافی دیر تک وہ اہل حدیثوں کے عقیدہ پر قائم رہا۔ وہ بیل گاڑی چلاتا تھا۔ ایک دن جب گاڑی چلانے کے بعد اُس نے اپنے بیل کو چارہ ڈالا اور پھر بیل کو پانی پلانے لگا۔ جب بیل نے پانی پی لیا تو اُس نے محمد اسلم کو ٹکر ماردی اور اُس کی کمر میں شدید چوٹ لگ گئی۔ اُس نے کافی علاج کروایا مگر اُسے آفاقہ نہ ہوا۔ بیماری لا علاج ہونے کی وجہ سے بہت پریشان ہوا۔ لیکن عزیز واقارب کے کہنے کے باوجود اُس نے اہل حدیثوں کا عقیدہ نہ چھوڑا۔

جب اللہ تعالیٰ مہربان ہوتا ہے تو وہ غیب سے مدد فرماتا ہے اور کوئی نہ کوئی

حیلہ بنا دیتا ہے۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ منڈی یزمان تشریف لائے۔ محمد اکرم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اپنے گاؤں سے بہاولپور شہر آئے۔ محمد اکرم صاحب نے محمد اسلم کو بتایا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ منڈی یزمان تشریف لائے ہوئے ہیں اور تم جا کر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے مل کر معافی مانگوں اور اپنی بیماری کے لیے دعا کرواؤ تا کہ تمہیں بیماری سے نجات مل جائے۔ چونکہ محمد اسلم بیماری سے تنگ آچکا تھا۔ اس لیے اُس نے محمد اکرم کی بات مان لی اور وہ آپ کو ملنے کے لیے منڈی یزمان گیا۔ جب محمد اسلم منڈی یزمان گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ چک نمبر 1 میں تشریف لے جا چکے تھے۔ اُس کی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات نہ ہو سکی۔ جب محمد اسلم کو معلوم ہوا کہ آپ چک نمبر 1 میں تشریف لے گئے ہیں۔ وہ وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ملنے کے لیے گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے چک نمبر 108 میں تشریف لے جا چکے تھے۔ اُس کے چک نمبر 108 میں پہنچنے سے

پہلے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ چک نمبر 7- ڈی- این- بی میں تشریف لے جا چکے تھے۔ اس طرح محمد اسلم کی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے چک نمبر 108 میں بھی ملاقات نہ ہو سکی۔ جب وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ملنے کے لیے چک نمبر 7- ڈی- این- بی میں پہنچا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے چک نمبر 8- ڈی- این- بی سے تشریف لے جا چکے تھے اور اُس کی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے وہاں بھی ملاقات نہ ہو سکی۔ جب وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے چک نمبر 8- ڈی- این- بی میں گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے ہیڈ راجگاں تشریف لے جا چکے تھے۔ جب محمد اسلم ہیڈ راجگاں پہنچا تو آپ وہاں سے احمد پور شرقیہ تشریف لے جا چکے تھے۔ اُس کی ہیڈ راجگاں میں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات نہ ہو سکی۔ وہ وہاں سے احمد پور شرقیہ گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے بھی اُس کے جانے پہلے بہاولپور تشریف لے جا چکے تھے۔ جب محمد اسلم بہاولپور پہنچا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے بہاولنگر تشریف لے جا چکے تھے۔ محمد اسلم کی انتہائی کوشش کے باوجود آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات نہ ہو سکی تو وہ بہت مایوس ہوا اور اُس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کا ارادہ ترک کر دیا اور کہا کہ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے مرشد ہوتے تو مجھے ضرور ملتے۔ محمد اسلم کو کیا معلوم کہ اُس کا عقیدہ بدلنے کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کتنے ناراض تھے۔ جب محمد اسلم نے کہا کہ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے مرشد ہوتے تو مجھ سے کہیں نہ کہیں ضرور ملاقات کرتے تو اُس کی اس بات پر دوسرے مریدین اور عقیدت مندوں نے کہا کہ اگر تو سچے دل سے مرید ہوتا تو تمہاری آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ضرور ملاقات ہو جاتی۔ سب مریدین اور عقیدت مندوں کے اصرار کے باوجود اُس نے بہاولنگر جا کر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقی پوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے اس دورہ کے چند دن بعد حضرت میاں غلام اللہ شرقی پوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک تھا۔ عرس مبارک میں شرکت کرنے کے لیے مریدین اور عقیدت مند بہاولپور پہنچے اور محمد اسلم سے کہا کہ ہمارے ساتھ عرس مبارک میں شرکت کرنے کے لیے شرقی پور شریف چلو۔ لیکن محمد اسلم نے شرقی پور شریف میں عرس میں شمولیت کے لیے یہ شرط لگادی کہ اگر وہاں پر حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ مجھے کھیر کھلائیں گیں تو میں تمہارے ساتھ شرقی پور شریف جانے کے لیے تیار ہوں ورنہ نہیں۔ اگر میری یہ خواہش پوری ہوگئی تو میں حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا مرشد تسلیم کر لوں گا۔ اس نے ایک اور شرط بھی لگائی کہ آپ میں سے کوئی شخص حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو میری اس خواہش کے متعلق نہیں بتائے گا۔ مریدین اور عقیدت مندوں نے یہ دونوں شرائط قبول کر لیں اور عرس مبارک میں شرکت کے لیے شرقی پور شریف کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب یہ لوگ شرقی پور شریف پہنچے اور حضرت صاحب زادہ میاں جمیل احمد شرقی پوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”سب لوگ ہاتھ دھولیں اور لنگر کھائیں“۔ جب سب لوگ دسترخوان پر بیٹھنے لگے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”آپ لوگ لنگر کھائیں اور محمد اسلم کو میرے پاس رہنے دیں۔ یہ کھیر کھائے گا۔ کیونکہ یہ بیچارہ اتنی دور سے صرف کھیر کھانے کے لیے آیا ہے“۔ باقی سب لوگ لنگر کھانے لگے۔ لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے محمد اسلم کے لیے گھر سے کھیر منگوائی۔ محمد اسلم اپنی بات پر بہت نادم ہوا۔ اس کی قسمت جاگ اٹھی۔ محمد اسلم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں میں پڑ گیا اور عرض کرنے



لگا کہ حضرت صاحب مجھے معاف کر دو۔ میں غلطی پر تھا۔ اللہ والے بڑے مہربان ہوتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”صبح کا بھولا ہوا، شام کو گھر واپس آ جائے تو وہ بھولا ہوا نہیں ہوتا“۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”بزرگوں کا امتحان نہیں لینا چاہیے“۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے محمد اسلم سے بڑی محبت اور شفقت کا اظہار فرمایا۔ محمد اسلم کو جب پسند کا کھانا ملا تو اُس کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت کا یقین ہو گیا اور اُس نے اس بات کو تسلیم کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ صاحب کرامت ولی ہیں۔ اُس نے جس بات کا ارادہ بہا و لپور میں کیا تھا۔ اس کے ارادہ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شرق پور شریف میں بیٹھے ہوئے معلوم کر لیا۔ اُس کو دوسرے مریدین نے بتایا کہ انہیں یقین تھا کہ آپ کی خواہش ضرور پوری ہوگی۔ اس لیے ہم نے تمہاری شرائط قبول کر لی تھیں۔ محمد اسلم نے اپنے غلط ارادوں سے توبہ کی اور آپ کا معتقد ہو گیا۔

دانت درد سے نجات:

محمد اقبال ولد غلام حیدر کا ہی بیان ہے کہ حضرت میاں جمیل احمد شرق پوری رحمۃ اللہ علیہ ہمارے گاؤں سے دوسرے گاؤں جانے لگے تو آپ کے ساتھ میرے والد صاحب بھی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بڑی تیزی سے اپنی منزل کی طرف بڑھ رہے تھے کہ چلتے چلتے میرے والد صاحب نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ میرے بڑے بیٹے کو شدید دانت درد ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اُس کو کہو کہ درد والے دانت پر انگلی رکھے اور پھر فوراً تھوک دے۔ میرے بھائی نے ایسا ہی کیا جیسا آپ نے فرمایا تھا۔ میرے بھائی کو اس دن سے لے کر آج تک دانت درد نہیں ہوا۔

## چوری شدہ بیل کا ملنا:

قاری عابد حسین ولد خان محمد (03024752151) امام ”جامع مسجد نور مصطفیٰ راواں، چوک عاشق آباد، مقبول روڑا چھرہ، لاہور مورخہ 20 مئی 2014ء کو بروز منگل بعد نمازِ عشاء میری رہائش گاہ واقع مکان نمبر 18 گلی نمبر 13 کچا راواں روڑ رحمان پورہ اچھرہ، لاہور میں بغرض اپنی کتاب ”بہارِ شریعت“ راقم سے واپس لینے کے لیے تشریف لائے۔ یہ کتاب راقم (ڈاکٹر نذیر احمد شریپوری) نے ایک مسئلہ دیکھنے کے لیے اُن سے لی تھی۔ (راقم اور قاری صاحب دونوں کا روحانی تعلق آستانہ عالیہ شریپور شریف سے ہے یعنی ہم دونوں فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شریپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہیں) سلام و دعا کے بعد گفتگو کا سلسلہ شروع ہوا تو قاری عابد حسین صاحب نے حضرت میاں جمیل احمد صاحب شریپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کرامت اس طرح بیان کی کہ جب وہ ”دارالْمبْلِغِیْن حضرت میاں صاحب“ میں زیرِ تعلیم تھا تو اُن کے استادِ محترم مولانا منصب علی جو ”دارالْمبْلِغِیْن حضرت میاں صاحب“ کے اول مدرس تھے۔ قاری عابد حسین صاحب کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کرامت اس طرح سنائی کہ ایک باباجی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ملنے کے لیے آیا۔ جب باباجی جانے لگا تو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اُسے رات آستانہ عالیہ پر گزارنے کے لیے کہا تو اُس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ کل رات اُس کا ایک بیل چوری ہو گیا تھا۔ اگر اُس نے گھر واپس جا کر دوسرے بیل کی حفاظت نہ کی تو وہ بھی چوری ہو جائے گا۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے باباجی کو دوبارہ رات گزارنے کے لیے

کہا تو باباجی نے پہلے والا جواب دوہرایا اور رُکنے سے انکار کر دیا۔ تیسری بار پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے باباجی کو رات ٹھہرنے کو کہا تو باباجی رات آستانہ عالیہ پر ٹھہر گیا۔ آپ نے فرمایا: ”باباجی فکر نہ کریں بیل مل جائے گا“۔ باباجی صبح کو اٹھا اور فجر کی نماز سے فارغ ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے باباجی کو کھانا کھلایا۔ اسے جانے کی اجازت دے دی اور فرمایا کہ تمہارے گاؤں سے پہلے جو گاؤں آتا ہے وہاں آپ کو ایک آدمی آواز دے گا تو اُس کی بات ضرور سن لینا، ڈرنا نہیں“۔ باباجی اپنے گاؤں کی طرف روانہ ہو گئے۔ جس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا۔ جب باباجی اپنے گاؤں سے پہلے گاؤں میں پہنچے تو کسی نے اُسے آواز دی کہ باباجی میری بات سن کر جانا۔ باباجی ٹھہر گئے۔ ایک نوجوان آپ کے پاس آیا اور اُس نے باباجی کو بتایا کہ رات کو ایک بزرگ آئے تھے، وہ آپ کے بیل کے پیسے ادا کر گئے ہیں۔ آپ اپنا بیل لے جائیے۔ باباجی اُس نوجوان کے ساتھ اُن کی حویلی پر گئے۔ نوجوان نے بیل کو کھولا اور باباجی کے حوالے کر دیا۔ باباجی نے بیل لیا اور چلتا بنا۔

### ویزا (visa) میں توسیع:

حاجی صوفی اللہ رکھا صاحب نے مورخہ 19 مئی 2014ء بروز سوموار فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کرامت اس طرح بیان کی کہ حاجی مہر دین صاحب حج بیت اللہ شریف کے لیے سعودیہ گئے ہوئے تھے۔ ارکان حج پورے کرنے کے بعد وہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ روضہ رسول ﷺ پر حاضری دیتے رہے۔ ویزا کی مدت ختم ہو گئی۔ لیکن وہ

چاہتے تھے کہ اُن کو روضہ رسول ﷺ پر حاضری دینے کا مزید موقع مل جائے۔ وہ ویزا کی مدت بڑھانا چاہتے تھے جو نہ ممکن تھی۔ دورانِ حاضری روضہ رسول ﷺ حاجی مہر دین صاحب کی فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شر قپوری رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حاجی مہر دین صاحب کی خیریت دریافت کی تو انہوں نے آپ کو بتایا کہ اُس کے ویزا کی مدت ختم ہو چکی ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرے ویزا کی کسی طرح مدت میں اضافہ ہو جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دعا کی اور فرمایا کہ اللہ خیر کرے گا۔ حاجی مہر دین صاحب کہتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کی برکت سے میرے ویزا کی مدت میں تین ماہ کی توسیع ہو گئی جو کہ ناممکن تھی۔

کروڑ پتی ہونا:

مورخہ 19 مئی 2014ء بروز سوموار دفتر ماہنامہ نور اسلام کا شانہ شیر

ربانی 5۔ اجمیری سٹریٹ، ہجوری محلہ نزد حضرت داتا دربار، لاہور زیر صدارت میاں ولید احمد جواد شر قپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی مدیر اعلیٰ ماہنامہ ”نور اسلام“ شر قپور شریف کی مجلسِ ادارت و مشاورت کا اجلاس ہوا۔ ممبران ”نور اسلام“ کے علاوہ اور بھی بہت سے مریدین، عقیدت مند اور نیاز مند صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شر قپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی کی خدمت میں قدم بوسی اور اپنی حاجات کے لیے دعائیں کروانے کے لیے حاضر تھے۔

حاضرین میں ایک بابر نامی نوجوان بھی تھا۔ صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد

شر قپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی نے اُس بابر نامی نوجوان سے فرمایا کہ وہ

کھڑے ہو کر حاضرین کو اپنی بیعت کا قصہ سنائیں۔ بابر کھڑا ہوا اور اُس نے اپنی بیعت کا قصہ کچھ یوں سنایا: میں بہت غریب تھا۔ کوئی دوزگار بھی نہیں تھا۔ سر پر بہت قرضہ تھا۔ در بدر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور تھا۔ کوئی رشتہ دار بھی مدد کرنے کو تیار نہ تھا۔ بہت زیادہ پریشان تھا۔ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ ان حالات سے کیسے نکلا جائے۔ پریشانی کے عالم میں آستانہ عالیہ شرقپور شریف کا رخ کیا۔ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی پریشانی سے آگاہ کیا۔ آپ نے فرمایا: ”داڑھی شریف رکھ لو اور پنج وقتہ نماز بروقت ادا کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ کرم کر دے گا“ آپ نے فرمایا: ”حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری سے بھی مل لینا“۔ میں حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے بھی وہی الفاظ دوہرائے داڑھی شریف رکھ لو اور پنج وقتہ نماز بروقت ادا کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ کرم کر دے گا۔ صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ نوجوان ایک سال کے اندر کروڑ پتی ہوگا۔ بابر اپنے گھر واپس آیا اور کاروبار شروع کیا۔ کاروبار میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا سے اتنی برکت ڈالی کہ تین ماہ کے اندر قرضہ بھی اتر گیا۔ کاروبار بھی ٹھیک ہو گیا۔ گاڑی بھی خرید لی اور میں ایک سال سے پہلے ہی تین ماہ کے اندر ہی کروڑ پتی ہو گیا۔

قیمتی کار کا ملنا:

بابر نامی لڑکے نے حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور کرامت بیان کی کہ آپ میرے ساتھ گاڑی (کار) میں سفر کر رہے

تھے کہ میرے قریب سے ایک قیمتی کارگزری اور میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کاش ایسی کار میرے پاس بھی ہوتی۔ آپ نے میرے دل کے خیال کو جان کر کہا کہ میرا یہ خیال تھا کہ تو ہوائی جہاز مانگے گا۔ تو نے تو صرف کار مانگی ہے۔ اگر تو آج ہوائی جہاز بھی مانگتا تو تجھے مل جاتا۔

ٹیلیویشن ٹوٹنے کی خبر:

غلام رسول (0322-4635816) کا بیان ہے کہ اُن کے گھر میں ایک پرانا بلیک اینڈ وائٹ ٹیلیویشن تھا۔ لیکن وہ گھر میں ٹیلیویشن رکھنا پسند نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ ٹیلیویشن پر فحش قسم کے پروگرام نشر کیے جاتے ہیں۔ ایک جمعہ کے روز انہوں نے ٹیلیویشن کو اٹھایا اور زمین پر دے مارا۔ ٹیلیویشن ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ ٹیلیویشن توڑنے کے بعد انہوں نے جمعہ کی تیاری شروع کر دی۔ غسل کیا۔ دھلے ہوئے کپڑے پہنے اور جمعہ کی ادائیگی کے لیے شرقپور شریف میں اپنے پیر و مرشد فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے دیکھتے ہی فرمایا: ”ٹیلیویشن اتنی بری چیز نہیں کہ اس کو توڑ دیا جائے۔ اس پر اچھے پروگرام بھی تو آتے ہیں۔ آدمی وہ دیکھ لے۔ خبریں وغیرہ سن لے تاکہ آدمی کو حالات حاضرہ کا پتہ چلتا رہے۔ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ ٹیلیویشن پر اچھے پروگرام مثلاً نعتیں اور تلاوت قرآن بھی لگتی ہے۔ آدمی وہ سن لے۔“ چوہدری غلام کا کہنا ہے کہ اپنے پیر و مرشد کی باتیں سن کر اسے پتہ چلا کہ اس نے ٹیلیویشن توڑ کر کوئی اچھا کام نہیں کیا بلکہ الٹا نقصان ہی کیا ہے۔

کسی فوق البشر طاقت کا ترتیب دیا ہوا وسیع دسترخوان:

سید جمیل احمد رضوی صاحب، سابق چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی

لاہور کی، لاہور کا بیان ہے ”حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے 31۔ جولائی 2001ء کو پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر کو ایک مکتوب ارسال کیا تھا۔ اس میں انہوں نے اپنا ذخیرہ کتب یونیورسٹی کو بطور عطیہ دینے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ راقم السطور اس وقت چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لاہور کی حیثیت سے کام کر رہا تھا۔ وائس چانسلر آفس کی طرف سے وہ مکتوب مجھے بھیج دیا گیا تاکہ میں اس حوالے سے اپنی رائے دوں۔ میں نے مناسب سمجھا کہ اپنی رائے دینے سے پہلے اس ذخیرہ کتب کو دیکھ لینا چاہیے۔ چنانچہ میں نے 2۔ اگست 2001ء کو اس مقصد کے لیے شرقپور شریف جانے کے لیے وائس چانسلر آفس سے فون پر رابطہ کیا۔ مجھے اس کی اجازت مل گئی۔ اُس وقت چوہدری محمد حنیف صاحب سینئر لائبریرین (موجودہ چیف لائبریرین) کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔ میں نے اُن سے کہا کہ وہ بھی میرے ساتھ چلیں۔

اس وقت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خادم مرید خاص محمد معروف احمد صاحب سے رابطہ کیا اور ان سے کہا کہ ہم آج ہی شرقپور شریف جانا چاہتے ہیں۔ معروف صاحب اس روز پونے ایک بجے بعد دوپہر گاڑی لے کر آگئے اور ہم تینوں شرقپور شریف کے لیے روانہ ہو گئے۔ معروف صاحب نے اس بارے میں حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اطلاع کر دی تھی۔ ہم دو بجے بعد دوپہر کے قریب شرقپور شریف پہنچ گئے۔

جب میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ہماری حاضری کی اطلاع دی گئی تو آپ تشریف لے آئے اور بہت تپاک اور شفقت سے ملے۔ دوپہر کے کھانے

کا وقت تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا انتظام کیا ہوا تھا۔ جب ہم ڈاننگ روم میں پہنچے تو ایسا وسیع و عریض دسترخوان دیکھا جس میں انواع و اقسام کے کھانے رکے ہوئے تھے۔ اس کمرے کی تزئین و آرائش بھی قابل دید تھی۔ اس کو دیکھ کر احساس ہو رہا تھا کہ یہ کسی انسانی ہاتھ نے ترتیب نہیں دیا بلکہ اس کو کسی فوق البشر طاقت نے آراستہ کیا ہے۔ اتنے کم وقت میں اتنا وسیع و عریض اور حیران کن طور پر مزین دسترخوان آراستہ کرنا کسی عام انسان کے بس کی بات نہیں تھی۔ میں نے ایسا وسیع اور حیران کن طور پر مزین دسترخوان کسی میزبان کے گھر میں کبھی نہیں دیکھا۔

دعا اور مشورہ سے مکان کا مکمل ہونا:

سید جمیل احمد رضوی صاحب کا بیان ہے: راقم السطور 9۔ اکتوبر 2001ء کو یونیورسٹی کی سروس سے ریٹائر ہو گیا تھا۔ 2002ء میں ارادہ کیا کہ مکان کی پہلی منزل پر دو کمرے تعمیر کر لیے جائیں۔ یہ کام کسی ٹھیکیدار کو دینے کا ارادہ تھا۔ ذہن پر ایک بوجھ تھا کہ ٹھیکیدار عام طور پر بہت تنگ کرتے ہیں اور کام کو بروقت مکمل نہیں کرتے۔ انہی ایام میں حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہوٹل ”حرفان“ میں تشریف لائے اور مجھے غالباً معروف صاحب نے فون پر اطلاع دی کہ آپ کو حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ملنا چاہتے ہیں۔ میں ہوٹل ”حرفان“ میں گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی۔

دوران گفتگو میں نے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے استدعا کی کہ مکان میں وسعت دینے کا ارادہ ہے۔ دعا فرمائیں کہ کوئی اچھا ٹھیکیدار مل جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میری بات سن کر فرمایا: ”شاہ صاحب! اس کام کے لیے قرض نہ



لینا۔ اتنا ہی کام کروانا جتنی ہمت ہے۔ میں نے کہا کہ ان شاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ پھر آپ نے فرمایا: ”آپ کو اچھا ٹھیکیدار مل جائے گا۔“ ملاقات کے بعد میں نے اجازت لی اور رکشہ میں بیٹھ کر گھر کی جانب روانہ ہوا۔ گھر پہنچنے سے پہلے راستے ہی میں میرے ذہن پر جو بوجھ تھا، وہ ختم ہو گیا اور جلد ہی، دوائی سے معمار جو ٹھیکیداری کا کام کرتے تھے، مل گئے یہ دونوں ہر جمعرات کو داتا دربار میں حاضری دیتے تھے۔ انہوں نے اچھا کام کیا اور وقت پر اس کو مکمل کر دیا۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دعا سے اس کام میں کوئی دشواری پیش نہ آئی۔ تعمیر کے دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ دو تین بار احقر کے مسکن پر تشریف بھی لائے۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو  
ید بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

عین مشورہ کے وقت فون آنا:

سید جمیل احمد رضوی صاحب کا بیان ہے: میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ذخیرہ کتب 9۔ اگست 2001ء کو پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور میں منتقل ہو چکا تھا۔ راقم السطور 9۔ اکتوبر 2001ء کو یونیورسٹی کی سروس سیر ریٹائر ہو گیا تھا۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ذخیرہ کتب کی فہرست سازی کا کام میرے ذمے لگایا اور میری استدعا پر میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خادم خاص محمد معروف احمد شرقپوری صاحب کی ڈیوٹی بھی میرے ساتھ لگادی۔ چند روز کے بعد محمد معروف احمد شرقپوری صاحب نے اس تکنیکی کام کو سیکھ لیا اور میرے ساتھ فہرست سازی کا کام کرنے لگے۔ میں ان کے بنائے ہوئے اندراج کو دیکھ لیتا اور ضروری ترمیم

واصلاح کر دیتا۔ اس طرح 2001ء سے لے کر 2004ء تک ذخیرہ کتب کی دو جلدیں شائع ہو گئی تھیں۔ کام کرتے ہوئے ہم اچانک سوچتے کہ ذخیرہ کتب کی فہرست سازی کے حوالے سے چیف لائبریرین صاحب سے مل لینا چاہیے۔ جب ہم دونوں ملاقات کے لیے ان کے دفتر میں جا کر بیٹھتے تو اسی وقت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا چیف لائبریرین صاحب کو فون آ جاتا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ان سے مختصر بات بھی کرتے تھے۔ میں نے متعدد بار اس واقعہ کو نوٹ کیا تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ اس طرح کے واقعات میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کشف کو ظاہر کرتے تھے۔ کئی بار دیگر امور میں بھی اس کیفیت کا اظہار ہوتا تھا۔

جادو کا اثر زائل ہونا:

سید جمیل احمد رضوی صاحب کا بیان ہے: آج (11۔ اپریل 2004ء) میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ میرے مسکن پر تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ معروف احمد صاحب بھی تھے۔ ایک اور صاحب جو ایک اسکول میں پڑھاتے ہیں یا ان کا اپنا اسکول ہے (غالباً امام علی صاحب) بھی ساتھ تھے۔ عزیز عقیل احمد نے آپ کی آمد کی اطلاع دی۔ میں ڈرائنگ روم کے دروازہ سے باہر نکلا اور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف چلا۔ مجھے دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ آپ کے پیچھے کون پڑ گیا ہے۔ آپ خود سید ہیں فائر کریں۔ ☆

☆ میں نے اس سے پہلے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے گزارش کی تھی کہ ہمارے گھر کے صحن میں ایک روز خون کے چھینٹے پڑے ہیں اور ایک دن گوشت کا لوتھڑا گرا ہے۔ میں نے آپ سے دعا کی درخواست کی تھی۔ اس حوالے سے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بات کی تھی۔ اس کے بعد آپ دو تین روز آتے

رہے۔ الحمد للہ آپ کی تشریف آوری سے اس کا بوجھ ذہن سے اتر گیا۔

پھر اس حوالے سے یہ بات کی کہ ایک صاحب جو ایک کیبن میں بیٹھ کر بڑی فیس لیتے تھے اور لوگوں کو شکار کرتے تھے۔

پھر میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سید محمد عبداللہ قادری کی مرتبہ کتاب مولانا محمد بخش مسلم، بی۔ اے مجھے دی اور اس کا ”مقروض قوم“ والا حصہ پڑھنے کے لیے فرمایا۔ یہ میں نے پڑھا۔ اس میں کچھ حوالوں کا ذکر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ان

حوالوں کو لائبریری سے تلاش کیا جائے۔ اس کے بعد آپ نے فہرست (جلد دوم) کی اشاعت کی بات کی۔ معروف صاحب کی مصروفیات کا ذکر کیا۔ میں نے بھی اشاریہ موضوعات کی تکمیل کا بتایا۔ معروف صاحب نے اشاریہ مصنفین کو الفبائی ترتیب دینے کے بارے میں بتایا۔ میں نے کہا کہ آپ اس اشاریہ کو مکمل کر لیں۔

پھر اشاریہ عنوانات بنانا ہے۔ اس کتاب کو جون تک چھپنا ہے۔ جو حصہ کمپوز ہو چکا ہے اس کا پرنٹ بھی نکالیں اور لائیں تاکہ چیف لائبریرین (عبدالوحید صاحب) کو دکھا دیا جائے اور ان کے مطالبہ کے مطابق جزوی بل بنا دیا جائے۔ باقی حصے کا بل

بعد میں بن جائے گا۔ آخر میں میں نے استدعا کی کہ آپ میرے مسئلے کے بارے میں توجہ فرمائیں۔ میں جو کچھ کر سکتا ہوں کر رہا ہوں۔ آپ کی توجہ کی بھی ضرورت ہے۔ آپ ہنس کر فرمانے لگے دیکھا آپ کچھ کر رہے ہیں۔ باقی رہی میری بات میں

تو دعا گو ہوں۔ میں سب لوگوں سے کہتا ہوں کہ میں تو کچھ بھی نہیں۔ آپ لاہور جا کر

فٹ پاتھ پر بیٹھنے والے سے لے کر بڑے سے بڑے پروفیسر سے پوچھیں تو وہ آپ کو

آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے بارے میں بتائیں گے۔ پھر میاں صاحب رحمۃ اللہ

علیہ تشریف لے گئے۔ اس نشست کے دوران آزاد کشمیر سے آپ کو ایک فون بھی آیا وہ بھی آپ نے سنا۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تشریف لانے سے افسردگی (Depression) میں بہت کمی محسوس کی۔ کام کرنے کے لیے ایک قسم کی توانائی کا احساس ہوا۔ گویا ایک قسم کی راحت اور مسرت کی فضا پیدا ہو گئی جس نے تحریری کام کرنے کی ہمت دلائی۔ آنکھ کی تکلیف اور نزلے کی وجہ سے یہ کام قریباً ایک عشرہ سے رکا ہوا تھا۔ اس کے بعد میں نے تصنیف و تالیف کا کام شروع کر دیا۔ 54

### بیماری کے علاج کے لیے ٹروٹ بھیجنا:

سید جمیل احمد رضوی صاحب کا بیان ہے: آج (2۔ ستمبر 2008ء) کو میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے محمد شیراز فیض بھیٹی صاحب کے ہاتھ فروٹ کی پیٹی بھیجی۔ اس میں دیگر پھلوں کے علاوہ کیلا اور پپیتہ کے دو دانے بھی تھے۔ راقم السطور کی اہلیہ کو ٹائیفائیڈ بخار رہا تھا۔ الحمد للہ چند روز پہلے بخار اتر گیا تھا۔ پیٹ کی سختی کی شکایت کر رہی تھیں۔ اس کے لیے پپیتہ بہت مفید ہوتا ہے۔ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی بار پپیتہ بھیجا۔ اس سے میرا ذہن فوراً اپنی زوجہ کی تکلیف کی طرف مائل ہوا اور پپیتہ کے فوائد ذہن میں آنے لگے۔ چنانچہ ان کو اسی روز دوبار پپیتہ کھلایا گیا جس سے ان کی پیٹ کی تکلیف میں کافی افاقہ ہوا۔ پیٹ کی سختی نرمی میں بدل گئی۔ پھر ہم نے ان کو کافی دنوں تک پپیتہ کھلایا۔ اس سے ان کی تکلیف رفع ہو گئی۔ اس سے اللہ وانوں کی کرامت کا اندازہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ کیلا عزیزہ نقیہ زہراء (راقم کی پوتی) کو کھلانے کے لیے ڈاکٹر نے بتایا تھا۔ اللہ والے صاحبان بصیرت ہوتے ہیں۔ ان کی نظر بہت دور تک دیکھتی ہے۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو  
ید بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

آپ کی دعا سے ترقی پانا:

سید جمیل احمد رضوی کا بیان ہے: آج (یکم اپریل 2009ء) عزیز عقیل احمد  
سلمہ نے مجھے فون پر بتایا کہ اس کے 17 ویں سکیل کے آڈر ہو گئے ہیں اور آرڈر اس کو  
مل گیا ہے۔ میں نے عزیز کو مبارک دی۔ الحمد للہ علی احسانہ۔ میں اس وقت احمد سٹیشنرز،  
کلیا روڈ، لاہور پر موجود تھا۔ گھر آ کر میں نے افراد خانہ کو بھی مبارک باد دی۔

اسی روز چار بجے سہ پہر کے قریب دروازے پر گھنٹی (Bell) بجی۔ جب  
میں دروازے سے باہر گیا تو معروف احمد صاحب، ایڈیٹر روزنامہ شیر ربانی، لاہور  
موجود تھے۔ انہوں نے حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے مٹھائی  
کا ڈبہ پیش کیا۔ میرا میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اس روز (یکم اپریل 2009ء)  
بلکہ کئی روز سے کوئی رابطہ نہیں تھا۔ میں نے معروف صاحب کو عزیز کی ترقی کے آرڈر  
ملنے کی بات کی۔ وہ بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ میاں صاحب کی طرف سے  
شاید شیرینی اسی لیے بھجوائی گئی ہے۔ میں نے معروف صاحب کو بتایا کہ اس  
میں حضرت میاں صاحب کی دعا کا بھی اثر ہے۔ میں نے اس بارے میں میاں  
صاحب سے اس وقت دعا کرنے کی استدعا کی تھی جب آپ میرے گھر پر تشریف  
لائے تھے اور بیس پچیس منٹ تک ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے۔ اگلے روز (یعنی  
2۔ اپریل 2009ء) عزیز کی ترقی کا کیس مجلس انتظامیہ میں پیش ہونا تھا۔  
میاں صاحب نے اس روز دعا کی تھی۔ بلکہ مٹھائی کی ایک ٹوکری بھی لے کر آئے

تھے۔ اس سے میں محسوس کر رہا تھا کہ ان شاء اللہ اچھا نتیجہ نکلے گا۔ اگلے روز یہ کیس پیش ہوا اور عزیز کی ترقی کا فیصلہ ہو گیا۔ اس کی اطلاع اسی روز (یعنی 2۔ اپریل 2009ء) فون پر مجھے چوہدری محمد حنیف صاحب نے دے دی تھی۔ اس تمام واقعہ میں ایک کشف کی سی کیفیت تھی جو حضرت میاں صاحب سے ظاہر ہوئی۔ 56۔

کشف سے ناشتہ کا انتظام فرمانا:

سید جمیل احمد رضوی صاحب کا بیان ہے: آج (23۔ اپریل 2011ء) آٹھ بجے صبح دروازہ پر دستک ہوئی۔ میں باہر گیا تو دیکھا کہ حضرت میاں صاحب کے ایک مرید کھڑے تھے۔ سلام مسنون کے بعد کہنے لگے کہ حضرت صاحب آئے ہیں۔ میں جلدی سے گاڑی کے قریب گیا۔ آپ گاڑی کی اگلی سیٹ پر تشریف فرما تھے۔ میں نے جا کر سلام کیا۔ فرمانے لگے کہ کتابوں کی فہرست دہلی پہنچ گئی ہے۔ پھر پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ایک صاحب سے کہا: شاہ صاحب (راقم السطور) کو دیں۔ میں نے دیکھا کہ انڈوں کی ایک ٹرے تھی جو انہوں نے میرے حوالے کی۔ میں نے میاں صاحب کا بہت شکریہ ادا کیا۔ پھر میاں صاحب تشریف لے گئے۔ رات سے مہمان (عزیز ریاض الحسن سلمہ اور ان کے بچے) آئے ہوئے تھے۔ ان کو ڈبل روٹی فرائی انڈوں کے ساتھ ناشتہ دینا تھا۔ میں نے مہمانوں سے کہا کہ لگتا ہے کہ یہ انڈے آپ کے لیے میاں صاحب نے عطا کیے ہیں۔ پہلے کبھی انڈوں کا تحفہ آپ کی جانب سے نہیں ملا تھا۔ آج میاں صاحب نے بطور خاص انڈوں کا تحفہ عطا فرمایا۔ بے شک اللہ والے کشف سے جان لیتے ہیں کہ آج ہمارے نیاز مند کو کس چیز کی ضرورت ہے۔ سبحان اللہ۔ یہ ولایت کی نشانی ہے اور اس طرح جو دو عطا کا

اظہارِ خدا رسیدہ بزرگوں کا کام ہے۔ یہ میاں صاحب کی نوازش اور خصوصی شفقت ہے جس کا اظہار وہ کرتے رہتے ہیں۔ ہم جیسے گوشہ نشین نیاز مندوں کا اتنا خیال رکھنا یہ ان ہی کا حصہ ہے۔ الحمد للہ علی احسانہ۔ 57

ولی خواہش پوری ہونا:

سید جمیل احمد رضوی صاحب کا بیان ہے: مجھے ایک ہفتہ پہلے اسہال کی تکلیف ہوئی تھی اور ساتھ ایک روز بخار بھی رہا۔ ادویات استعمال کرتا رہا۔ الحمد للہ تین چار روز کے بعد طبیعت ٹھیک ہو گئی۔ کمزوری رہی۔ ان شاء اللہ وہ بھی رفع ہو جائے گی۔ ان دنوں کھانے والی میٹھی چیز کی جانب طبیعت مائل ہوتی رہی۔ یہ دو تین دن سے کیفیت ہے۔ آج (18 ستمبر 2011ء) تقریباً ساڑھے نو بجے باہر ایک صاحب (خالد محمود مجددی) موٹر سائیکل پر آئے۔ ان کو حضرت میاں صاحب نے بھیجا تھا۔ عزیز وصی احمد سلمہ (پوتا) نے آواز دی کہ باہر ایک انکل آئے ہیں۔ میں نیچے آیا۔ دیکھا تو وہی صاحب تھے جو تقریباً چودہ روز پہلے بھی میاں صاحب کی طرف سے شیرینی کا ڈبہ لے کر آئے تھے۔ آج انہوں نے بتایا کہ حضرت میاں صاحب نے آپ کے لیے پلاسٹک کے دو بند برنی کے ڈبے بھجوائے ہیں اور سلام بھی کہا ہے۔ میں نے ان صاحب کی وساطت سے میاں صاحب کا شکریہ ادا کیا اور آنے والا کا بھی۔ میں نے ان سے یہ بھی کہا کہ میرا سلام حضرت میاں صاحب تک پہنچا دینا۔ مزید یہ بھی کہا کہ حضرت میاں صاحب کا فیضان تو ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ اس کے بعد وہ صاحب بایک پر چلے گئے۔

حضرت میاں صاحب روحانی طور پر اپنے نیاز مندوں اور متعلقین سے

رابطہ رکھتے ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ حضرت میاں صاحب کی طرف سے بھجوا دی جاتی ہے۔ حالانکہ میرا ان سے کوئی رابطہ بھی نہیں ہوتا۔ یہ روحانی رابطہ ہے جو شیخ اپنے نیاز مندوں سے رکھتے ہیں۔ 58۔

گاڑی کا خود بخود چلنا:

حاجی ملک محمد حیات مرحوم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کرامت اس طرح بیان کی: میلاد النبی ﷺ کا زمانہ تھا۔ جڑانوالہ کے گرد و نواح میں حسب پروگرام میں حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تھا اور گاڑی چلانے پر مامور تھا۔ دن بھر کئی کئی محافل کی صدارت کرنا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا معمول مبارک تھا۔ بعض دفعہ یہ سلسلہ رات دن جاری رہتا۔ سونے اور آرام کرنے کا وقت بھی بہت کم ملتا تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کئی دن مسلسل میلاد النبی ﷺ کی محافل میں شرکت سے فارغ ہو کر رات گیارہ جڑانوالہ سے نکلے۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ گاڑی میں اگلی سیٹ پر بیٹھے تھے۔ دو میل فاصلہ طے کیا ہوگا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھ لگ گئی۔ ہمارے ساتھ گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بھائی محمد اختر جوان دنوں طالب علم تھا، بیٹھا تھا۔ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو سوئے ہوئے دیکھا تو میری نیند بھی زور پکڑ گئی یعنی میری بھی آنکھ لگ گئی کیونکہ مجھے بھی کافی زیادہ ”جگراتا“ تھا۔ مگر میں سوتے میں گاڑی چلاتا رہا۔ حتیٰ کہ میرے ہاتھ بھی سٹیرنگ پر نہیں تھے۔ بھائی اختر کا بیان ہے کہ ہم دونوں (حیات اور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ) سوئے ہوئے تھے اور گاڑی چلی جا رہی تھی۔ اسی طرح جب گاڑی بچکی پہنچی تو سامنے سے ایک ٹرک آتا دکھائی دیا۔ اختر کہتا ہے کہ میں نے سوچا کہ اگر میں نے حیات کو جگایا تو ساتھ ہی



میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ جاگ جائیں گے۔ میں نے بہ پاس ادب حیات کو بھی نہ جگایا۔ اتنے میں ٹرک قریب آ گیا اور حیات نے بے خودی کے عالم میں ہی اپنے ہاتھ سٹیرنگ پر رکھ دیئے اور ٹرک پاس سے گزر گیا۔ چلتے چلتے موڑ کھنڈا پہنچے تو ہماری آنکھ کھل گئی۔ موڑ کھنڈا سے تین کلومیٹر دور کوٹ جلال میں رائے بشیر احمد کا ڈیرا ہے۔ میں نے گاڑی کا رخ ادھر کو موڑ دیا کہ نیند لینے کے بعد صبح کو شرقپور شریف جائیں گے۔ اتنے میں آپ قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا تم کدھر جا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا۔ حضور! نیند کا غلبہ زیادہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”اب تک سفر میں تم بھی تو سوتے ہی آئے ہو۔ تمہارے تو سٹیرنگ پر ہاتھ بھی نہیں تھے۔ گاڑی خود بخود ہی چلتی آئی۔ گاڑی کا رخ شرقپور شریف کی طرف کر دو اور چلتے جاؤ۔ تم سو بھی گئے تو یہ ان شاء اللہ چلتی ہی رہے گی۔ چنانچہ ہم ”جاگوٹی“ کے اس سفر میں بحفاظت گھر پہنچ گئے۔ 59

چادر کی واپسی کے لیے بلانا:

شفیق احمد ولد صادق علی (آپ کا خادم) (0315-4416925)

موضع اراٹیاں، تحصیل رائے ونڈ، ضلع لاہور کا بیان ہے: ”فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا بیماری کے دوران یہ معمول تھا کہ آپ جمعرات کو غسل کرتے تھے۔ لیکن مورخہ 4 ستمبر 2013ء کو بروز بدھ میں اپنے گاؤں سے اچانک قبلہ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے غسل کرنے کا اشارہ کیا۔ میں (شفیق احمد)، محمد ایوب قصوری اور بابا عبدالغفور نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جمعرات کی بجائے بدھ کو ہی

آپ کے حکم کے مطابق غسل کروادیا۔ اس کے بعد میں باہر جا کر بیٹھ گیا اور میرا دل چاہا کہ گاؤں واپس چلا جاؤں۔ میں گاڑی میں بیٹھ گیا تو میرا دل بے چین ہو گیا۔ میں گاڑی سے اتر کر ”دارالمبلغین حضرت میاں صاحب“ کے قریب پہنچا۔ محمد ایوب قصوری حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے لیے کچھ ضروری چیزیں لینے کے لیے گیا تو اس کی مجھ سے ملاقات ہو گئی۔ محمد ایوب نے مجھے بتایا کہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے تھے کہ شفیق احمد کو بلاؤ۔ پہلے لنگر خانے میں گیا اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت حاضر ہوا۔ آپ فرمانے لگے کہ تم کہاں تھے؟ میں عرض گزار گزار ہوا کہ حضور! میں یہی تھا۔ میری بات سن کر آپ نے خاموشی اختیار کر لی۔ آپ نے اپنے خادم وقاص سے فرمایا: چادر کو پکڑو اور شفیق احمد کو دے دو جو وہ یہاں بھول کر چھوڑ گیا تھا۔ وقاص نے چادر مجھے دی اور مجھے سکون مل گیا۔ میں گاڑی میں بیٹھ کر اپنے گاؤں واپس چلا گیا۔ شفیق احمد کو بے چین ہونے، گاڑی سے اتر کر واپس آنے اور آپ کے یاد فرمانے کی حکمت سمجھ میں گئی۔ درحقیقت آپ شفیق احمد کو اس کی چادر واپس کرنا چاہتے تھے کیونکہ اس کے پاس ایک ہی تھی۔ شفیق احمد کا کہنا ہے کہ والدہ کی وفات کے بعد اس کو سب سے زیادہ پیار حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملا ہے۔“

موشیوں کو دم کرنا:

چوک اعظم لیہ کے قریب چک نمبر 50 کے موشیوں کو پاگل کتنے نے کاٹ لیا۔ وہاں کے لوگوں نے اپنے موشیوں کو بودلہ پیر سے دم کروا لیے لیکن حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید محمد علی نمبردار گھر میں موجود

نہیں تھا۔ اس لیے وہ اپنے مویشیوں کو بودلہ پیر سے دم نہ کروا سکا۔ جب وہ گھر واپس آیا تو گھر والوں نے کہا کہ مویشیوں کو پاگل کتے نے کاٹ لیا ہے اور لوگوں نے اپنے مویشیوں کو بودلہ پیر سے دم کروا لیا ہے۔ آپ بھی اپنے مویشیوں کو بودلہ پیر سے دم کروالائیں۔ اس نے گھر والوں سے کہا کہ وہ تو بودلہ پیر سے اپنے مویشیوں کو دم نہیں کروائے گا۔ وہ تو اپنے مویشیوں کو اپنے پیر سے دم کروائے گا۔ چنانچہ وہ شرقپور شریف میں حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر مویشیوں کو دم کروانے کے لیے عرض گزار ہوا تو آپ فرمانے لگے: ”نمبردار صاحب پاگل کتا کاٹ جائے تو بودلہ پیر دم کرتے ہیں۔ آپ بھی کسی بودلہ پیر سے دم کروالیں“۔ محمد علی نمبردار عرض گزار ہوا اس نے آپ کے علاوہ کسی سے دم نہیں کروانا خواہ اس کے مویشی مر ہی کیوں نہ جائیں۔ وہ چپ کر کے ایک طرف بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ نے محمد علی نمبردار کو بلایا اور فرمایا: ”پانی کی بوتل لے آؤ“۔ وہ پانی کی بوتل لے آیا اور آپ نے پانی کی بوتل دم کر دی تو وہ آپ سے اجازت لے کر گھر کے لیے رخصت ہوا۔ راستے میں اپنے رشتہ داروں کے ہاں ٹھہر گیا۔ وہاں اس کو تین چار دن لگ گئے۔ جب وہ گھر واپس گیا تو اس کی بیٹی نے اسے کہا کہ ابا جی آپ تو شرقپور شریف دم کروانے کے لیے گئے ہوئے تھے۔ آپ کے حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ صبح صبح ہمارے گھر آئے تھے اور فرما رہے تھے کہ نمبردار کہاں گیا ہے؟ میں خود ہی دم کرنے آ گیا ہوں۔ مجھے پہلے ہی علم تھا کہ وہ گھر پر نہیں ہوگا۔ آپ یہ باتیں کرتے ہوئے مویشیوں کے درمیان سے گزر گئے۔ پھر اس کے بعد آپ نظر نہیں آئے کہ کہاں چلے گئے۔ 60

کھانے میں برکت:

چوہدری جھنڈا نے حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت کی۔ چوہدری جھنڈا نے چاولوں کی دو دیکیں ایک نلین اور دوسری میٹھی پکاوائیں۔ جب حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ وہاں پہنچے تو آپ کو ملنے کے لیے بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ جمع ہونے والوں کے حساب سے کھانا بہت کم تھا۔ چوہدری جھنڈا بہت سے لوگوں کو دیکھ کر پریشان ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”چوہدری صاحب پریشان نہ ہونا۔ اللہ تعالیٰ برکت فرمادے گا۔“ آپ نے اپنے ایک بیلے کو اپنا رومال دیا اور فرمایا: ”رومال کو دیگ کے منہ پر ڈال دو اور لوگوں کو کھانا کھلانا شروع کرو۔“

جمع شدہ لوگوں نے کھانا کھایا۔ کھانے کے بعد آپ نے اپنا رومال واپس لے لیا۔ جب دیگوں کو دیکھا گیا تو وہ ویسی کی ویسی بھری ہوئی تھیں۔ 61

اپنا بیج ہونا:

ایک دفعہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ گاؤں ایچی پور سے گزر رہے تھے کہ بہت سے مرد اور عورتیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھنے کے لیے جمع ہو گئے۔ مریم نامی ایک عورت آگے بڑھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جسم پر ہاتھ پھیرنے لگی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”تو اپنا بیج نہ ہوئی میرے جسم پر ہاتھ لگالیا۔“ وہ عورت جلد ہی اپنا بیج ہو گئی اور کئی سال تک زندہ رہی۔ مگر اپنا بیج ہی رہی۔ 62

گاڑی الٹ گئی مگر سوار اور کھانا محفوظ رہا:

ایک دفعہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اپنا قافلہ لے کر ہیڈ

تریمو پہنچے تو ڈرائیور کی غفلت کی وجہ سے ایک گاڑی الٹ گئی۔ جس پر قافلہ کے بہت سے لوگ سوار تھے اور چھت پر گوشت کی دیگ رکھی ہوئی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اگلی گاڑی پر سوار تھے۔ دونوں گاڑیوں میں کچھ فاصلہ تھا۔ پیچھے سے آنے والی کسی اور گاڑی کے ڈرائیور نے اطلاع دی کہ آپ کے ساتھ والی گاڑی الٹ گئی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ خیر کرے گا“۔ آپ نے گاڑی واپس لے جانے کے لیے فرمایا۔ جب آپ واپس پہنچے تو اٹنے والی گاڑی کے تمام سوار اور گوشت کی دیگ بالکل محفوظ تھی۔ 63

جسم کا محفوظ رہنا:

اکبر علی ولد خذرا بخش موضع مدر کا بیان ہے: ”وہ ٹوکے کے ساتھ ٹریکٹر لگا کر مویشیوں کے لیے چارا کتر رہا، ٹوکے کی لٹھ کے ساتھ اس کی قمیض لپٹ گئی اور وہ ٹوکے کی لٹھ کے ساتھ چاکر کھانے لگا۔ اللہ کی قدرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ کرم سے ٹریکٹر خود بخود بند ہو گیا اور وہ بالکل صحیح سلامت رہا۔ ان دنوں اس کا باپ حضرت میاں جمیل شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس رہا کرتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے باپ سے فرمانے لگے: ”خدا بخش تیرا لڑکا اکبر علی ٹوکے وچ آگیا سی پر اللہ نے کہہ کر دیتا اے۔“ تو جاتے اکبر علی دا پتہ کر۔“ 64

بھینس کا دودھ دینا:

برج اٹاری کے گاؤں کے ایک آدمی کا بیان ہے کہ اس کی بھینس دودھ نہیں دیتی تھی اور نہ ہی بچے کو اپنا دودھ پینے دیتی تھی۔ اسی طرح کئی دن گزر گئے۔ بھینس بہت تنگ کر رہی تھی۔ وہ اپنے بیرومرشد حضرت میاں جمیل شرقپوری رحمۃ

اللہ علیہ کے پاس بھینس کے لیے دم کروانے کے لیے گیا۔ مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے چاولوں کی پنیری اکھاڑنے کے لیے بھیج دیا۔ راستے میں اس کے دل میں خیال آتا رہا کہ اگر اور تاخیر ہوگئی تو اس کی بھینس زیادہ تنگ کرے گی۔ اس قسم کے خیال اس کے دل میں آتے رہے۔ جس وقت وہ چاولوں کی پنیری اکھاڑنے لگا اس وقت اس کی کلانی پر گھڑی تھی۔ وہ اسے اتار کر جیب میں ڈالنے لگا تو ٹائم دیکھا تو دن کے بارہ بج چکے تھے۔ شام تک پنیری اکھاڑنے کا کام کیا۔ شام تک پنیری اکھاڑتا رہا۔ پھر وہاں سے وہ اپنے گاؤں اٹاری چلا گیا۔ جب وہ اپنے گھر گیا تو اس کا سالہ (اس کی بیوی کا بھائی) آیا ہوا تھا۔ اسے کہنے لگا: ”بھائی جان آپ کہا گئے ہوئے تھے؟“ میں ٹھیک بارہ بجے آپ کے گھر پہنچا تو آپ کی بھینس مجھے دیکھ کر بولنے لگی۔ میں نے بھینس کا بچہ بھینس کے نیچے چھوڑ دیا۔ بھینس آرام سے کھڑی رہی اور میں دودھ دوہتا رہا۔ بہنوئی نے اپنے سارے کو بتایا کہ وہ ٹھیک بارہ بجے حضرت میاں جمیل احمد شتر قپوری رحمۃ اللہ علیہ کی چاولوں کی پنیری اکھاڑنے لگا تھا۔ اسی لیے میری بھینس نے بارہ بجے دودھ دے دیا ہے۔ 65

کنوئیل کا خود بخود چلنا:

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغفور الوری صاحب حضرت میاں جمیل احمد شتر قپوری رحمۃ اللہ علیہ کی بچن کی ایک کرامت بیان کرتے ہیں کہ ہم میاں صاحب کے درس میں پڑھتے تھے۔ ایک صبح ہم کچھ ساتھی حضرت میاں صاحب کے کنواں پر گئے۔ (جہاں آجکل مویشیوں کی حویلی ہے) کنویں سے تھوڑی دور درختوں کے چھوٹے چھوٹے پودے تھے۔ ہم ان میں کھڑے تھے کہ حضرت میاں

جمیل احمد شرقی پوری رحمۃ اللہ علیہ کنویں پر آئے اور ادھر ادھر دیکھا۔ پھر آپ نے کنویں کی گادی پر اپنا رومال رکھ دیا۔ کنواں خود بخود چل پڑا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پانی پیا اور گادی سے اپنا رومال اٹھالیا تو کنواں رُک گیا۔ 66

اچانک حاضر ہونا:

محمد لقمان چک نمبر ۲۰۳ و ہاڑی کا بیان ہے کہ جن دنوں حضرت میاں جمیل احمد شرقی پوری رحمۃ اللہ علیہ مسجد شیر ربانی وسن پورہ میں نماز جمعہ ادا کیا کرتے تھے۔ وہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے عرس پر آیا اور اپنے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے چھوٹے شہد کی ایک بوتل لایا۔ حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک میں حاضری دینے کے بعد مسجد شیر ربانی وسن پورہ گیا تو ان کی ملاقات مولانا اکبر علی سے ہوئی۔ مولانا اکبر علی نے اسے بتایا کہ وہ ابھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جہاز پر اسلام آباد کی فلائٹ پر سوار کرا کے آیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تین دن کے لیے اسلام آباد گئے ہیں۔ وہ (محمد لقمان) بہت پریشان ہوا کہ اتنی دور سے آیا تھا۔ نہ آپ سے ملاقات ہوئی اور نہ ہی آپ کی خدمت میں شہد پیش کر سکا۔ وہ مسجد کے اوپر چلا گیا اور لنگر کھانے لگا کہ اچانک آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے۔ وہ جلدی سے جلدی سے آپ کو ملا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے: ”جلدی سے شہد مجھے دے دو۔ اس کی مجھے بڑی ضرورت تھی، جلدی کرو، میں نے ضروری کام کے لیے جانا ہے۔“

لقمان شہد کی بوتل آپ کو پیش کی۔ آپ شہد کی بوتل لے کر نیچے اتر گئے اور ایک سکوٹر والے کے پیچھے بیٹھ گئے۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نظروں او جھل ہو گئے۔ 67

## روزِ محشر کا حوالہ:

ماسٹر احمد علی شرفپوری کا بیان ہے کہ وہ شہروالی بیٹھک میں حضرت میاں جمیل احمد شرفپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت حاضر تھا۔ ایک بزرگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت حاضر ہوئے اور باتیں کرنے لگے۔ آپ نے منہ دوسری طرف کرنے کی ہدایت فرمائی۔ ماسٹر احمد شرفپوری نے منہ دوسری طرف کر لیا مگر ان کے کان کھلے تھے۔ بزرگ فرمانے لگے: ”میاں صاحب! آپ کے بہت سے مرید ہیں۔ آپ روزِ محشر کو ان کا بوجھ کیسے اٹھاؤ گے“ میاں جمیل احمد شرفپوری رحمۃ اللہ علیہ اس بزرگ سے فرمانے لگے: ”میں جو مرید کرتا ہوں۔ اُس کا ہاتھ حضور! شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں میں دے دیتا ہوں۔ اس لیے مجھے ان مریدوں کی فکر نہیں“۔ 68

## خواب میں پیغام:

ماسٹر عظمت علی صاحب موضع محلہ چاہ چوہچیانوالہ، شرفپور شریف کا بیان ہے کہ وہ ایک رات سویا ہوا تھا۔ اس کو خواب آئی کہ آستانہ عالیہ کی طرف سے اُسے ایک بچی پیغام دے رہی ہے۔ مجھے حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرفپوری رحمۃ اللہ علیہ بلا رہے ہیں۔ میں اُس بچی سے جھگڑ رہا ہوں کہ تم کیوں آئی ہو۔ اگر آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بلانا ہوتا تو وہ کسی خادم کو بھیجتے۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کسی لڑکی یا عورت کو ایسا پیغام نہیں دیا۔ پھر وہ جاگ گیا اور سحری سے قبل موٹر سائیکل لے کر چوک شیر ربانی آیا تو سحری کی آذان ہونے لگی۔ جب وہ لنگر خانے کے قریب پہنچا اور موٹر سائیکل کھڑی کی تو بابا غفور نے کہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ماسٹر عظمت آ رہا ہے اُسے اندر بھیج دو۔ میں اندر گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے نماز فجر ادا کرنے کے بعد اندر آنے کا حکم فرمایا۔ اس طرح خواب سچ ثابت ہوا۔ 69



## منقبت

ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

روحانیت کے بحر بیکراں حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ  
 دینِ حق کے رازداں تھے حضرت میاں جمیل  
 ایک میرِ کارواں تھے حضرت میاں جمیل  
 رونقِ بزمِ تصوف راہِ سنت کے نقیب  
 دین کے کوہِ گراں تھے حضرت میاں جمیل  
 حاملِ فکرِ مجدد، عاملِ شرعِ شریف  
 عہد کی تاب و توان تھے حضرت میاں جمیل  
 مظہرِ شیرِ محمد، محورِ اہلِ نظر  
 سادگی کا اک جہاں تھے حضرت میاں جمیل  
 زندگی بھر دین کی ترویج میں شاغل رہے  
 فیض کا روشن نشان تھے حضرت میاں جمیل  
 ان کے در پہ درد مندوں کو میسر تھا سکوں  
 ایسا برکت کا سماں تھے حضرت میاں جمیل  
 میں نے آصف ان سے پایا دردِ دل کا ولولہ  
 روحانیت کے بحر بیکراں تھے حضرت میاں جمیل

## منقبت

محمد جہانگیر ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور

حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقی پوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

اپنی ساری زندگی تابع سنت حضور ﷺ میاں جمیل رحمۃ اللہ علیہ کر گئے

جس قدر ہو سکی خدمت اسلام، وہ ضرور، میاں جمیل رحمۃ اللہ علیہ کر گئے

بلاشبہ بڑے مقام و نام ہیں شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ و ثانی لا ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے

حقیقت میں ان ناموں کو زمانے میں مشہور میاں جمیل رحمۃ اللہ علیہ کر گئے

ماہنامہ نور اسلام، اشاعت کثیر اور وقف ذخیرہ کتب اسلام

روشن دنیا میں علم کا نور میاں جمیل رحمۃ اللہ علیہ کر گئے

تحریک ختم نبوت ﷺ، خاتمہ قادیانیت میں تھے آپ پیش پیش

غرق کفر و شرک کا سارا غرور میاں جمیل رحمۃ اللہ علیہ کر گئے

بانی تحریک یوم مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ صرف آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی ٹھہرے

دلوں میں برپا عشقِ مصطفیٰ ﷺ کا سرور میاں جمیل رحمۃ اللہ علیہ کر گئے

ہمیشہ رہے کوشاں جانب منزل دین اسلام

بیدار اک عملی زندگی کا شعور میاں جمیل رحمۃ اللہ علیہ کر گئے

صاحبزادوں اور پیروں کی طرح شاہانہ زندگی نہیں گزارا

پیدا کردار سے شریعت و حقیقت کا دستور میاں جمیل رحمۃ اللہ علیہ کر گئے

بے پناہ وسعت تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اندازِ شفقت و محبت میں

ملنے کی حسرت کی کمی کو دور میاں جمیل رحمۃ اللہ علیہ کر گئے

انوکھا رنگ چڑھایا بیٹوں اور پوتوں کی تربیت میں

شہزادوں کو بچپن میں ہی علم سے بھرپور میاں جمیل رحمۃ اللہ علیہ کر گئے

بھولتے نہیں مرشد کے دیدار و پیار کے جلوے جہانگیر کو

اب بڑھ رہا ہے غم فراق، ایسے رنجور میاں جمیل رحمۃ اللہ علیہ کر گئے

## پیر طریقت

محمد منشا تابش قصوری چشتی سیالوی، مرید کے لاہور

جمیل احمد تھے اک پیر طریقت	عمل پر ان کے نازاں تھی شریعت
صفات شیر ربانی کے مظہر	وہ لاثانی کے تھے فرزند اطہر
تھے اوصاف حمیدہ سے مرصع	کمالاتِ جمیلہ کے مرصع
زبان تر تھی درودِ مصطفیٰ سے	قلب روشن تھا نورِ مصطفیٰ سے
درودِ خضریٰ تھا معمول ان کا	بناء نام تھا مقبول ان کا
مجدد پاک سے عشق و محبت	عظیم المثل تھی ان سے عقیدت
وہ تحریک مجدد کے تھے بانی	ہمیشہ خوش رہے ثانی لاثانی
وہ تھے شیر محمد کے پیارے	عظیم المرتبت قائد ہمارے
رہے پڑھتے علالت میں نمازیں	بزرگوں کی رہے دیتے نیازیں
تھا لنگر شیر ربانی کا جاری	رہے گا تا ابد جاری و ساری
یہ سب شیر محمد کی عطا تھی	جمیل نقشبندی پہ نیک تھی
سراسر عاشقِ شاہِ مدینہ	زباں پر ذکر تھا دل میں مدینہ
دعا کے واسطے جب لوگ آتے	سکونِ قلب کی دولت وہ پاتے
غم و آلام سے دوچار تابش	لکھے پُر درد کیا اشعار تابش

## نشانِ رحمت میاں جمیل احمد شرقپوری قدس سرہ

مولانا محمد نور الدین نقشبندی

نشانِ رحمت جمیل احمد	پیام روشن جمیل احمد
سروں کی غیرت جمیل احمد	دلوں کی دھڑکن جمیل احمد
وہ ناز کرتی ہے جس پہ	اہل نظر کی روحانی زندگی بھی
شعورِ غیرت جمیل احمد	فروع گلشن جمیل احمد
وہ فضل حق کو اٹھانے والا	وہ باغِ جاں کو بسانے والا
برس رہا تھا وفا کی کھیتی	پہ بن کے ساون جمیل احمد
مجھے نظر آ رہا تھا	جس کے جمال میں اک جمال زیبا
یہ کیا ہوا وہ کہاں چھپا ہے	خودی کا آنگن جمیل احمد
وہ نقشبند جہاں کا پیارا	وہ شیر حق کا حسین دلارا
وہ دلِ ربا، دلِ فزا، دلِ آرا	وہ دلِ کا در پن جمیل احمد
ہم ایسے دیوانگانِ شب کو	کسی کے احسان کی کیا ضرورت
گلوں سے بھر کر چلا گیا ہے	ہمارا دامن جمیل احمد
غلامِ دربار مصطفیٰ تھا	مریدِ صدیق باصفا تھا
عمر کا نوکر، غنی کا چاکر	علی کا خرمن جمیل احمد

## منقبت بخضور

قرۃ عیون الاولیاء، فخر بساط نقشبندیہ

حضرت میاں جمیل احمد شرقی پوری نقشبندی مجددی

محمد شکیل جنجوعہ

تو کہ اخلاص کا پیکر، عمل کا کوہِ گراں	یقین نژاد، سراپا کمال، فیض رساں
حیات بخش، منور، حسین، روشن تر	تیری صورت، تیری سیرت، تیرا لہجہ و بیباں
بے بدل خادم ملت ہوئے سرمایہٴ دین	ہو ناز، گاز بزرگاں، مبلغِ دوراں
تمہاری سوچ کا محور حقیقت دنیا	حیات ساری کی ساری فقط فہم کی ازاں
نظر کہ روح کے اندر بھی روشنی کر دے	بیاں کہ تلخی دینا کو بھی کرے آساں
بلا کی دھوپ میں ہو مجھ کو ساہاں جیسے	جہاں کی تیرہ شہی میں ہو روشنی کا نشاں
میں ایک قطرہ عقیدت کا اور تیری مثال	ازل سے فیض کا چشمہ کہ جس طرح ہو رواں
اے ترجمانِ مجدد، اے دین کے معمار	کرم کہ ہم بھی ہوں تقلید دین پرنازاں
جو تیری فکر کو دو لفظوں میں بیان کروں	نبی کی سیرت عالی، حیات مردہ دلاں
بغیر لطف و کرم ہم کبھی نہیں لوٹے	نہ اس دوارے کے منتوں کو ہے کوئی امکاں
نبی کی یاد میں ملبوس اے تنہائی پسند	تیرے وصال کا منظر و رائے فہم و گماں
میں ناز کیوں نہ کروں نسبت مرشد ہی تو ہے	مرا حوالہ، مرا حوصلہ، میری پچاں

## جمیل احمد نامہ

ورد کرمات نیک و اخلاق حمیدہ حضرت آقائی الحاج صاحبزادہ جمیل  
احمد صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی حضرت شیر محمد شر قپوری رحمۃ اللہ  
علیہ شر قپور شریف (ضلع شیخوپورہ)

نتیجہ فکر: دکتر محمد حسین تبسچی "ربا" کتاب خانہ گنج بخش، مرکز تحقیقات فارسی، ایران و پاکستان، اسلام آباد

جمیل احمد بیز نور اسلام	رسد از او محبت ہابہ پیغام
پدر را شیر ربانی فقیر است	فقیری را بود جان دل آرام
پیام شرق ما از قلب اقبال	پیام شر قپور از نور اسلام
جمیل احمد خطیب علم و عرفان	سخن از دل کند پیوستہ اعلام
جمیل احمد جمال پاک اللہ	مبادا در جہانش هیچ آلام
سخاوت پیشہ و آگاہ و دانا	ادیب نکتہ سخ و شیخ اسلام
مجدد الف ثانی را دل آگاہ	کراماً کاتبین اوراست اکرام
صفات عشق ربانی فراوان	صداقت پیشہ و معروف و خوشنام
بخشد آن چه رادر پیش وارد	سخاوت مندودانش مند و بانام
اگر از عشق حق خواہی نشانہ	جمیل احمد بود آغاز و انجام
بنوشید آب عشق و از جام احمد	توانای وحدانی جام گلغام
لبش خندان و قلبش شادمان باد	جمیل است و بود در دست او جام
محبت می کند باہر فقیری	رساند فائدہ بر خاص و برعام
نماز روزہ و حج و زکاتش	بہ قرآن و حدیث و نص احکام
جہان گشتہ، سفر کردہ، ہمیشہ	شناسد ہر کسی را پختہ و خام
بہ شرق و غرب عالم سیر کردہ	حجاز و طیبہ و مصر و دگر شام
طریق عارفان حق سپردہ	بود در اوج عشق نیک فرجام
"ربا" خواند دعا دہر روز دہر شب	جمیل احمد بہ راہ حق زندہ کام

درشان و منقبت فخر المشائخ پیر طریقت سرچشمہ معرفت، مصدر انوار  
شریعت، شہباز حقیقت حضرت صاحبزادہ پیر میاں جمیل احمد شرقپوری،  
زیب سجادہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ (پاکستان)

سروردہ: ابوالبقا قدر آفاقی

آپ ہیں فخر المشائخ خادم دین متین	اپنے ناداروں کے حق میں دولت دنیا و دین
گلشن ثانی و لاثانی کی ہیں فصل بہار	نقشبندی سلسلہ کے رہ نور و فیض بار
مہرمت ماہ شفقت رہبر دنیا و دین	آستان شرقپور کے آپ سجادہ نشین
آپ کو حق نے عطا کردی ہے شان جان فزا	آپ کی برکت سے علم و نور کا ہے در کھلا
ایک ہلچل مچ گئی ہے نعرہ توحید سے	راہ حق پر گامزن ہیں، کل جوتھے بھٹکے ہوئے
سادہ و شاداب و دل کش ہے حدیقہ آپ کا	بو ذر سلمان سے ملتا ہے طریقہ آپ کا
مشرق و مغرب میں پیارا نقشبندی سلسلہ	آپ کی برکت سے پیہم پھیلتا ہے جا رہا
جس نے پایا نقشبندی سلسلہ لاثانیہ	یاد حق میں اس کا گزرے ہر دیقہ ثانیہ
آپ احیائے شریعت کے نقیب باکمال	اور طریقت کے امین عرفاں کے مہر بے مثال
اہل سنت کے گلستان کے ہوشمشاد بلند	معرفت کی بزم دوراں کے ہو رکن ارجمند
”نور اسلام“ آپ کے علمی کرم کا چاند ہے	”مکتبہ“ کے دم سے رعنائی و باطل ماند ہے
ہے سراپا فضل ربی آپ کی نظر کرم	رحمت حق کا ہے چشمہ گفتگو کا زبرد بزم
رحمت حق آگاہ ہو ہر صاحب پندار کو	دفع کر دیتے ہو فوراً آستیں کے مار کو
فضل باری سے پہنچ جاتے ہو اہل دل کے پاس	کامیاب و کامران ہوتے ہیں یکدم اہل یاس
راہ حق پر گامزن رکھتے ہو ہمت سے ہمیں	طے کراتے ہو مراحل بھی محبت سے ہمیں
آپ کے در پر جو آیا جھولیاں بھر کر گیا	آگیا جو کوئی بھوکا سیر ہو کر گھر گیا
شرقپور کے فیض کے بچتے ہیں ڈنکے چار سو	گلشن اسلام کا ظاہر ہے جس سے رنگ و بو

آپ کا در فیض لاثانی کا جام جاں فزا	گلشن شیر محمد کا معتبر سلسلہ
لائے تشریف حضرت آئیے خوش آمدید	کھول دیجیے اک نظر سے رحمت باری کے بھید
کھینچ لیتے ہو دلوں کو منزل حق کی طرف	حوصلہ دیتی ہے بے ظرفوں کو بانگ لاخف
رہنمائی غائبانہ مل گئی ناداں کو	بخش دی عین یقین تک طالب عرفان کو
جلوت و خلوت میں دل کی رہبری کرتے ہیں آپ	اور کرواتے ہیں جسد و روح کارکنین ملاپ
رازدار رشتہ جان و تن و قلب و جگر	آپ جب چاہیں بٹھادیں اک نظر سے بام پر
ناکسوں کو آپ نے بخشا وقار تمکنت	رحمت حق، فضل باری اور بہار و تمکنت
نور اسلام آپ کے فیض و کرم کا سلسلہ	ضوفشاں عالم میں ہے نور حرم کا سلسلہ
بے سراب و سبز و شاداب آپ کا صحرائے فیض	شاداں و فرحاں کناں ہے آپ کا دریائے فیض
کشور جو دو سخا کے آپ سلطان عظیم	کیجیے لطف و کرم ہے آپ کی شان عظیم
روح قرآن جان سنت آپ کا ہر اک عمل	ہے توکل بر خداراہ نبی میں چل سو چل
آپ نے نام ”مجدد“ کو کیا ہے زندہ تر	ہو گیا ”یوم مجدد“ آپ سے تابندہ تر
خواجگاں کے عرس بھی ہر سال کرواتے ہیں آپ	یاد سے ان کی دلوں کو خوب گرماتے ہیں آپ
چشمہ فیض رواں ہے شیر ربانی کا عرس	ہے کرم باری کا مرکز ثانی لاثانی کا عرس
آپ کا فیض و کرم دنیا بھی ہے اور دین بھی ہے	زیر سایہ چل رہا ”دارا لمبلغین“ بھی ہے
علم و دین کی روشنی سے ہیں منور شش جہات	فیض حاصل کر رہے ہیں طالبان و طالبات
آپ بیرونی ممالک میں بھی محو کرم	ہیں علم دار یقین اور دافع وہم و الم
ماشاء اللہ کس قدر جو بن پہ ہے حق کی بہار	جامعہ باطل ہو جاتا ہے جس سے تارتار
آپ سے مخفی نہیں ناچیز کی بے مائیگی	ہو عطا سائل کو بہر ایں نوا ہر اک خوشی
کشت ہو سرسبز و محکم پار ہو بیڑا مرا	کیجیے نظر کرم ہیں آپ میرے ناخدا
آپ میری ڈال ہیں سب پر فتن ادوار میں	ڈوب جائیں سب ستم گرا اپنے ہی منجد ہار میں
سید کونین کا صدقہ عنایت کی نظر	فضل باری تعالیٰ ہو، کرم ہو، رحمتیں ہوں بر قدر



## حواشی

- 1 ماہنامہ نوائے شرقیہ شریف، اکتوبر 2013ء، ص 20  
2 ترمذی شریف ج 2 ص 140
- 3 کبریٰ احمر بر حاشیہ ایو ایت و الجواہر  
4 ماہنامہ نوائے شرقیہ شریف، اکتوبر 2013ء، صفحہ 24
- 5 صفحات الانس فارسی للجمالی  
6 ماہنامہ نوائے شرقیہ شریف، اکتوبر 2013ء، صفحہ 24
- 7 فیوض الحرمین بمعانت: ص 121: ہمعدہ نمبر 21  
8 ماہنامہ نوائے شرقیہ شریف، اکتوبر 2013ء، صفحہ 25
- 9 شفاء العلیل ترجمہ القول الجمیل: ص 59  
10 ماہنامہ نوائے شرقیہ شریف، اکتوبر 2013ء، صفحہ 25
- 11 تفسیر عزیزی: پ 29 سورہ جن  
12 ماہنامہ نوائے شرقیہ شریف، اکتوبر 2013ء، صفحہ 25
- 13 ماہنامہ نوائے شرقیہ شریف، اکتوبر 2013ء، صفحہ 25  
14 حدیث قدسی
- 15 پ 4: العمران 114  
☆ صراط الصالحین جلد اول: 27-28
- 16 ماہنامہ نوائے شرقیہ شریف، اکتوبر 2013ء، صفحہ 33  
17 ماہنامہ نوائے شرقیہ شریف، اکتوبر 2013ء، صفحہ 34
- 18 ماہنامہ نوائے شرقیہ شریف، اکتوبر 2013ء، صفحہ 34  
19 ماہنامہ نوائے شرقیہ شریف، اکتوبر 2013ء، صفحہ 36
- 20 ماہنامہ نوائے شرقیہ شریف، اکتوبر 2013ء، صفحہ 36  
21 ماہنامہ نوائے شرقیہ شریف، اکتوبر 2013ء، صفحہ 37
- 22 ماہنامہ نوائے شرقیہ شریف، اکتوبر 2013ء، صفحہ 37  
23 (ماہنامہ نوائے شرقیہ شریف، اکتوبر 2013ء، صفحہ 8)
- 24 فیضان فخر الشان حضرت میاں جمیل احمد شرقی نقشبندی مجددی  
25 فیضان فخر الشان حضرت میاں جمیل احمد شرقی نقشبندی مجددی: ڈاکٹر نذیر احمد شرقی: ص 201-200
- 26 حضرت میاں شیر محمد شرقی نقشبندی مجددی (توسیقی کتابیات و ضابطی اشاریہ "نوا اسلام" متعدد مقالات و مناقب ص 13-15)
- 27 ماہنامہ نوائے شرقیہ شریف، اکتوبر 2013ء، صفحہ 38  
28 ماہنامہ نوائے شرقیہ شریف، اکتوبر 2013ء، صفحہ 38
- 29 سوانح حیات حضرت میاں ظلیل احمد شرقی: ڈاکٹر نذیر احمد شرقی: ص 57  
30 سوانح حیات حضرت میاں ظلیل احمد شرقی: ڈاکٹر نذیر احمد شرقی: ص 57
- 31 صدائے حق: ص 5  
32 البقرہ 2: 156
- 33 انوار جمیل: از علامہ عبدالستار عاصم: ص 217-18  
34 انوار جمیل: از علامہ عبدالستار عاصم: ص 218-19
- 35 انوار جمیل: از علامہ عبدالستار عاصم: ص 219-220  
36 انوار جمیل: از علامہ عبدالستار عاصم: ص 220-221
- 37 ماہنامہ نوائے شرقیہ شریف، اکتوبر 2013ء، ص 18

- 38 ماہنامہ نوائے شرقیہ شریف: اکتوبر 2013ء: ص 18
- 39 ماہنامہ نوائے شرقیہ شریف: اکتوبر 2013ء: ص 18
- 40 ماہنامہ نوائے شرقیہ شریف: اکتوبر 2013ء: ص 18
- 41 ضیاء القرآن، جلد پنجم، ص 64
- 42 سورة الرحمن 14-15
- 43 ضیاء القرآن، جلد پنجم، ص 70
- 44 ضیاء القرآن، جلد چہارم: ص 494
- 45 ضیاء القرآن، جلد چہارم: ص 496
- 46 اِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا سورة الجن آیت نمبر 1
- 47 سورة الجن آیت نمبر 14-15
- 48 جنات کی حقیقت کے بارے میں مزید معلومات کے لیے دیکھئے ضیاء القرآن جلد پنجم: ص 384-386
- 49 سورة البقرہ: آیت نمبر 320
- 50 تفصیل کے لیے دیکھئے ضیاء القرآن جلد اول: ص 183
- 51 میرے مخدوم حضرت صاحبزادہ میاں جمیل شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ: پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی
- 52 (البقرہ: 256)
- 53 ماہنامہ نوائے شرقیہ شریف: اکتوبر 2013ء
- 54 فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (یادداشتوں کے آئینے میں) ص 104-106
- 55 فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (یادداشتوں کے آئینے میں) ص 147-148
- 56 فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (یادداشتوں کے آئینے میں) ص 169-170
- 57 فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (یادداشتوں کے آئینے میں) ص 202-203
- 58 فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (یادداشتوں کے آئینے میں) ص 203-204
- 59 روحانیت کی جستجو (زیارات مقامات مقدسہ) معد مسلک سالکان طریقت: از حاجی ملک محمد حیات مرحوم: ص 45-46
- 60 کرامات حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی: منظور حسین شاہ: ص 22
- 61 کرامات حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی: منظور حسین شاہ: ص 23
- 62 کرامات حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی: منظور حسین شاہ: ص 23
- 63 کرامات حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی: منظور حسین شاہ: ص 23
- 64 کرامات حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی: منظور حسین شاہ: ص 24
- 65 کرامات حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی: منظور حسین شاہ: ص 24
- 66 کرامات حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی: منظور حسین شاہ: ص 24-25
- 67 کرامات حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی: منظور حسین شاہ: ص 25
- 68 کرامات حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی: منظور حسین شاہ: ص 25
- 69 فخر شیر بان رحمتہ اللہ علیہ: از بشارت حسین گوندل: ص 170-171

# تصرفات، کشف و کرامات

مفتی اعظم پاکستان  
حضرت مولانا محمد شفیع صاحب  
مفتی اعظم پاکستان  
حضرت مولانا محمد شفیع صاحب  
مفتی اعظم پاکستان  
حضرت مولانا محمد شفیع صاحب



مصنف  
نذیر احمد شرپوری  
اسٹنٹ رجسٹرار جامعہ پنجاب، لاہور

297.692  
ج 58 ن  
124917

ناشر: بزم جمیل سمن آباد، لاہور موبائل نمبر: 0300-4355778